Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

محبت رنگ دے جاتی ہے

از آن فاطمہ

اکتیسیوں تا چالیسویں قسط

کیا ہوا صاف نہیں ہوا کیا۔

وہ اسے مسلسل اپنے کرتے کو ملتے دیکھ پریشانی سے گویا ہوا۔پریسہ نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ناجانے کیا لگ گیا ہے پاپا نے اتنی محبت سے دیا تھا اور میں نے ایک لمحے میں ناجانے کیا لگوادیا اس پہ مجھے شدت سے رونا آرہا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دانت پہ دانت جماتے آنسوؤں کو روکتے ہوئے بولی۔عفیفہ نے اس کی جانب دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

ہشش چپ کرجاؤ تمہیں تو ویسے بھی رونے کا بہانہ چاہیے پری کچھ نہیں ہوتا فلحال گھر چل کر دیکھے گے۔مے بی کوئی ٹوٹکا وغیرہ استعمال کریں تو ہوجائے۔

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولی تو پری نے ساری سوچوں کو ایک جانب جھٹکتے اس کے ساتھ ہی قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

لاؤ یہ مجھے دے دو۔

وہ عفیفہ کے ہاتھ سے رجسٹر لیتے ہوئے بولی۔اسی دوران رجسٹر نے پین نکلتے زمین بوس ہوا تھا مگر وہ دونوں اس چیز سے بے نیاز ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف باہر کی جانب بڑھ رہی تھی۔

میں نے کہی سنا تھا کہ جب دو عورتیں آپس میں بات کررہی ہوتی ہیں تو انہیں اردگرد کا کوئی ہوش نہیں ہوتا مگر آج دیکھ بھی لیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اپنے عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ ان دونوں کے بلاک سے باہر جاتے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔ان دونوں نے نا سمجھی سے ایک نظر ایک دوسرے کو اور جھٹکے سے رخ موڑتے عقب میں دیکھا جہاں وہی لڑکا کھڑا انہیں دیکھ کر مسکرارہا تھا۔اسے دیکھ پریسہ کے تو تن بدن میں آگ ہی لگ گئی کیونکہ وہ کوئی نہیں بلکہ کینٹین والا لڑکا ہی تھا۔

ایک منٹ مسٹر۔

اوہو مسٹر عاشر انصاری۔

پریسہ شہادت کی انگلی اٹھا کر کٹیلے لہجے میں اس سے پہلے بات مکمل کرتی عاشر نے مسکراتے ہوئے درمیان میں ہی اس کی بات اچک لی تھی۔پریسہ نے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

یہ عورتیں کس کو بولا آپ نے مسٹر۔آپ کو تمیز نہیں ہے مخاطب کرنے کی۔ایکسکیوز بھی کرسکتے تھے آپ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ کو اس کا خود کو عورت کہنا بے ساختہ برا لگا تھا تبھی اظہار کرنے سے بھی بات نا آئی۔عاشر اس کی بات پہ مدھم سا مسکرایا۔

دراصل محاورہ تھا ہی ایسا اسی لیے بول دیا اب عورتوں کی جگہ اگر لڑکیاں یا بچیاں بولتا تو یقینا وہ آپ کو طنز ہی لگتا کیونکہ کسی محاورے کے مطابق عورت کسی حال میں خوش نہیں ہوسکتی۔

وہ دونوں ہاتھ اپنی جیکٹ کی جیبوں میں اڑستے شان بے نیازی سے گویا ہوا۔عفیفہ کی آنکھیں اس کی بات پہ تحیر سے پھیلی تھی البتہ پریسہ کے چہرے پہ بیزاری صاف رقم تھی۔

بات کو فضول میں طوالت بخشنے کی ضرورت نہیں ہے روکا کس لیے تھا وہ بولیے۔خوب جانتی ہوں میں آپ جیسوں کو۔

وہ تنفر بھری نگاہوں سے اس کا مسکراتا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی۔اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس کی باتوں پہ مسکراتے اس کا مذاق اڑارہا ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اوئے مس کڈو چل برو یہ پین گرگیا تھا بس وہی دینا تھا۔

وہ اس کی ذہر خند بات کو سرے سے نظر انداز کرتے نرم لہجے میں بولتے پریسہ کو دل ہی دل میں نے تحاشہ حیران کرگیا مگر ایک بار پھر خود کیلیے کڈو لفظ سن عفیفہ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی کیونکہ یہ بات اسے اچھے سے ازبر تھی کہ پریسہ کو اس لفظ سے کس قدر نفرت تھی۔

میں نے آپکو پہلے بھی یہ بات باور کروائی تھی اور اب پھر سے کروا رہی ہو کہ اپنی حد میں رہیں اپنی حد پار کرنے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتی دھیمے لہجے میں غرائی۔اس کی غصے سے سرخ ہوتی ناک کو دیکھتے وہ ایک بار پھر کھل کر ہنس دی۔

پری کیا ہوگیا ہے یار انہوں نے بس پین۔

All rights reserved to novelslounge.com

تم اپنی بکواس بند رکھو دیکھا نہیں تم نے کیسے ایک توکڑو بول رہا ہے اور سونے پہ سہاگہ ہنسی جارہا ہے کیسا ڈھیٹ انسان ہے۔

وہ اس کے لبوں کے گوشوں پہ موجود ہنسی دیکھتے تڑخ کر بولی جس کے لب ہنوز پھیلے ہوئے تھے۔

اب کیا تمہیں اس کی ہنسی سے بھی مسئلہ ہے۔

وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی ساتھ ہی اس کا ہاتھ دباتے اسے قابو رکھنا چاہا مگر اس کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

ہاں مسئلہ ہے مجھے بہت بڑا۔ذہر لگ رہا ہے مجھے یہ شخص دیکھو ابھی بھی مسکرارہا ہے۔

اب کی بار پریسہ باقاعدہ روہانسی ہوچکی تھی۔عفیفہ اس کی بات پہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی اور ساتھ ہی اس کی جانب اپنی ہتھیلی پھیلائی تھی تاکہ وہ پین دے کر وہاں سے جاسکے کیونکہ پری نے کوئی بعید نہیں تھا کہ اس کی مسکراہٹ ہی نوچ لیتی۔

All rights reserved to novelslounge.com

مس کڈو مسکرانا سنت ہے۔

وہ لبوں پہ آئی مسکراہٹ کو روکتے اس کی جانب جھکتے جتانے والے لہجے میں بولا۔اس سارے عرصے میں عفیفہ پہلی بار کھل کر مسکرائی تھی کیونکہ پریسہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے مسلسل اپنی ایک ٹانگ ہلارہی تھی معاً وہ مڑی تھی اور عفیفہ کے ہاتھ سے اپنا رجسٹر جھپٹتے اس کی جانب بڑھی جو دلچسپی سے اس کا سرخ پڑتا چہرہ تک رہا تھا۔

اگلی بار سے احتیاط کیجیے گا کیونکہ میں اپنے دوستوں کے علاوہ کسی کو یہ حق نہیں دیتی کہ وہ مجھے عجیب بے ڈھنگے ناموں سے مخاطب کرے۔

وہ اس کے بازو پہ اپنا رجسٹر مارتے سپاٹ لب و لہجے میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس نے مسکرا کر اپنا بازو سہلاتے عفیفہ کی جانب دیکھا جو وہ پین اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی۔

ایم سوری دراصل پری اس نام سے بہت چڑتی ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولی۔اس نے جواب میں اسے کچھ کہنے کی بجائے مسکرانے کا اشارہ کیا تھا۔عفیفہ اس کی حرکت پہ ناچاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنس دی تھی اور اس سے ایکسکیوز کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔کسی نے یہ منظر نہایت چبھتی نگاہوں سے تکا تھا۔ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہورہی تھی۔تنفس بری طرح بگڑا ہوا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ منظر سے ہٹتا چلا گیا۔

لگتا ہے اس چھوٹی سی پری کو دوست بنا کر اسے مسکرانا سکھانا پڑے گا کیونکہ اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا بلکل ساتھ نہیں دیتی۔یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ مس کڈو۔

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے ہوئے بولا۔لبوں کی تراش پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

عفیفہ جو ہنوز اس کی باتوں کو سوچ کر مسکراتے بے دھیانی میں کیفے کی جانب بڑھ رہی تھی کسی نے اچانک اس کی مومی کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اپنی

All rights reserved to novelslounge.com

جانب کھینچا تھا۔اس سے پہلے کہ عفیفہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ پھٹی نگاہوں سمیت چلاتی صدام نے بروقت اس کے لبوں پہ ہاتھ جماتے لہو رنگ نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی تھی۔

کس سے بات کررہی تھی تم وہاں۔

وہ خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔عفیفہ نے کسمساتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا مگر وہ شاید چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

کہاں کی بات کررہے ہیں آپ اور ہاتھ چھوڑیں میرا ہم یونی میں موجود ہیں۔

وہ تڑخ کر بولی۔صدام کو بھی بات کی نزاکت کا احساس ہوا تو خاموشی سے اس کی کلائی اپنی گرفت سے آذاد کرگیا۔

میرا دماغ مت خراب کرو عفیفہ سیدھا سیدھا جواب دو مجھے جس سے اتنا ہنس ہنس کر باتیں کررہی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کی نگاہوں سے تو وہ منظر ہی نہیں ہٹ رہا تھا جب عفیفہ مسکراتے ہوئے اس لڑکے سے مخاطب تھی۔عفیفہ کے دماغ کی گھنٹی اسی لمحے بجی تھی تبھی کسی نتیجے پہ پہنچتے دلکشی سے مسکرادی۔صدام کو اس کی مسکراہٹ بے تحاشہ کھٹکی تھی۔

اچھا وہ عاشر انصاری۔

وہ بولتے بولتے مدھم سا ہنسی۔صدام کو تو پتنگے ہی لگ گئے۔

ہنسنے کو نہیں بولا میں نے تمہیں کون تھا وہ یہ پوچھ رہا ہوں۔

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ضبط کرتے ہوئے بولا۔عفیفہ کا شدت سے جی چاہا اس کی بے بسی پہ ذبردست قسم کے قہقہے لگائے۔

بہت اچھا بندہ تھا صدام۔قسم سے آپ جیسا تو بلکل نہیں تھا بہت سویٹ سا نائس سا نرم خو کیوٹ کول بندہ۔محبت کرنے والا بھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

بکواس بند رکھو اپنی۔

اس کی دھاڑ پہ عفیفہ بدک کر دیوار سے لگی اور اطراف میں نگاہیں دوڑاتے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کرتے ایک گھورتی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔

کبھی یہ سب مجھے تو نہیں کہا تم نے۔

وہ اس کے دونوں اطراف پہ بازو حائل کرتے اس کی فرار کی تمام راہیں مسدود کرگیا۔عفیفہ نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نگاہ اس کے ہاتھوں کو۔

کیونکہ اس میں ایک بھی خوبی آپ میں نہیں ہے۔دوسری بات مجھے جھوٹ بولنا بلکل نہیں پسند۔اس میں سے کوئی ایک بھی خوبی خود میں پیدا کرکے دکھائیں تو مان جاؤں۔

وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی اسے مزید شعلوں کی ذ میں دھکیل گئی مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے مٹھیاں بھینچ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے سرد مہری سے بولا۔ عفیفہ نے ہلکے پھلکے انداز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اور ذرا سا اس کی جانب جھکی۔

چیلنج نہیں اوپن چیلنج مسٹر صدام۔

وہ اپنے لہجے میں مضبوطی لئے بالکل اسی کے انداز میں دوبدو بولی۔صدام کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ بکھری تھی جیسے اسے اس کا یہ انداز پسند آیا ہو۔

مجھے کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ جامعہ پڑھنے نہیں بلکہ میرے پہ نظر رکھنے آتے ہیں ہر جگہ میرے پیچھا کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔

وہ تنک کر گویا ہوئی۔صدام نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

میں پیچھا نہیں کرتا بس یہ دل بڑا دغا باز ہے تمہاری جانب ہی کھینچا چلا جاتا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے دل کا مقام سہلاتے شوخی سے بولا۔عفیفہ اس کی بات پہ ناک منہ چڑھا کر رہ گئی۔

اسی لیے ایسے دل پہ مجھے کوئی بھروسہ نہیں ہے کل کسی اور کی جانب کھینچا چلا جائے گا دغا باز جو ٹھہرا۔

وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولی۔صدام نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے جھک کر اس کے گال کو لبوں سے مس کیا تھا۔اس کی جرأت پہ عفیفہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

اب یہ دل صرف تمہارے معاملے میں دغا بازی دکھاتا ہے جانِ صدام۔

اس کی غیر متوقع بات پہ عفیفہ کا دل ایک الگ پرلے پہ دھڑک اٹھا۔وہ کپکپاتے ہاتھوں سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلتے سر جھٹک کر آگے کی جانب بڑھ گئی۔صدام نے تاسف سے اس کی پشت کو تکا جو ہمیشہ کی طرح اس کے احساسات کی بے قدری کرتے وہاں سے جاچکی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کہاں رہ گئی تھی تم۔

عناب کی آواز پہ عفیفہ نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ وہ کہاں سے آرہی ہے البتہ پریسہ اسے دیکھ کر ناراضگی سے نگاہوں کا ذاویہ بدل گئی۔

یہاں کس متعلق گفت و شنشید ہورہی ہے۔

عفیفہ تھکے تھکے انداز میں بولتے کرسی سے پشت ٹکا گئی اور پریسہ کی بوتل تھامتے لبوں سے لگا گئی۔

ڈانس کے معاملے میں۔

جواب مریم کی جانب سے آیا تھا۔عفیفہ خوشگواری کی کیفیت میں سرعت سے سیدھی ہوکر بیٹھی۔

اوہ واؤ کون کررہا ہے اور سکھا کون رہا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے بولی۔اس سے پہلے کہ کوئی اسے جواب دیتا نزدیک آنے والے شخص کو دیکھ جہاں عناب کی آنکھیں چمکی تھی وہی پریسہ کے چہرے پہ ناگواریت چھاگئی۔عفیفہ اسے وہاں دیکھ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی تھی۔

ارے آپ بیٹھیں نا کوئی کام تھا کیا۔

عناب چہک کر بولی۔اب اتنا حسین لڑکا وہ بھی خود چل کر ان کے میز پہ آیا تھا اب بھلا وہ کیسے اسے دھتکارتی۔

یہ تم کس خوشی میں اتنا چہک رہی ہوں۔بھائی ہے وہ تمہارا۔

پریسہ اس کی کمر میں چٹکی بھرتے ہوئے تنک کر بولی تو وہ اپنی کمر سہلاتے خاموشی سے نیچے بیٹھ گئی مگر پریسہ کے منہ سے اس کیلیے بھائی سن وہ تڑپ ہی تو گئی تھی۔

بہن اتنے ڈیشنگ لڑکے کی بہن بننے سے قبل میں مر نا جاؤں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تڑپ کر بولتی ان سب کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کرگئی۔

تمام لڑکوں کی نگاہوں سے اس کی حرکت مخفی نہیں رہی تھی تبھی چہرہ جھکاتے بمشکل مسکراہٹ کا گلہ گھونٹ گئے۔ان تینوں نے اسے بھی اپنے ساتھ ہی کرسی پہ جگہ دی تھی۔

میرے خیال میں سب سے آخر میں بریزہ اور ہادی کا کپل ڈانس فٹ رہے گا۔

مریم پین لبوں میں دابتے ہوئے بولی۔پریسہ نے مسلسل اس شخص کی نگاہیں خود پہ محسوس کرتے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کی آنکھیں نوچ ڈالے اب کی بار وہ کسی بھی صورت میں کسی کی بھی نگاہوں میں اپنی پوزیشن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

بات وہی آجاتی ہے کہ ہمارے جیسے نلوں کو سکھائے گا کون۔

ہادی اونگھتے ہوئے سر جھٹک کر بولا۔عاشر نے ایکدم کچھ سوچتے ان سب کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

اگر تم سب کو کوئی مسئلہ نا ہو تو میں یہ کام کرسکتا ہوں مگر فنکشن کس کا ہے یہ تو بتاؤ۔

عاشر نے بھی ان سب کی باتوں میں حصہ ڈالا تو عفیفہ نے خاموشی سے ان دونوں کی جانب اشارہ کردیا۔البتہ باقی سب کی آنکھیں چمک اٹھی تھی اب بیٹھے بٹھائے کوئی سکھانے والا مل رہا تھا تو کیسے انکار کرتے۔

تو ٹھیک ہے پھر آج فارس کے گھر پہ تم بھی ہم سے ملو۔باقی چیزیں وہی پہ ڈیسائڈ کرلیں گے۔

ایکدم کسی نتیجے پہ پہنچتے عناب نے حکم صادر کیا تو کسی کو بھی اس بات میں کوئی دقت نہیں معلوم ہوئی تھی۔پریسہ کے ضبط کا پیمانہ اسی لمحے ٹوٹا تھا تبھی ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایک منٹ اگر یہ آج فارس کے گھر آئے گا تو میں نہیں جاؤں گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تنفر بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔عاشر کے لبوں سے مسکراہٹ اس کی بات پہ بھی غائب نہیں ہوئی تھی۔عفیفہ نے سخت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

بی ہیو پری۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولی تو پریسہ کو بھی اپنی جلدبازی کا احساس ہوا تھا۔

مس کڈ۔اوپس سوری مس پریسہ آپ پریشان مت ہو میں وہاں آپ کیلیے بلکل نہیں آرہا بلکہ اپنے دوستوں کیلیے آرہا ہوں۔

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور فارس نے اس کے گھر کا ایڈریس معلوم کرنے لگا۔پریسہ نے مٹھیوں کو سختی سے میچا تھا۔اس کے برعکس باقی سب نے حیرت سے پری کی جانب دیکھا جسے کون آرہا ہے کون جارہا ہے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر آج وہ عاشر سے کس قدر چڑرہی تھی۔عاشر جو پارکنگ ایریا کی جانب بڑھنے لگا تھا کچھ سوچ کر پلٹا اور واپس پریسہ کی جانب آیا تھا جو اب اپنا بیگ شانے پہ لٹکارہی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اے کڈو مسکرایا کریں مجھے یقین ہے کہ آپ مسکراتے ہوئے خوبصورت لگتی ہونگی۔

اپنے عقب سے آنے والی مسکراتی آواز پہ پریسہ کے اپنی بوتل کو تھامتے ہاتھ وہی ساکت رہ گئے۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا جو اب آنکھوں میں گوگلز لگاتے سر کو خم کرتے اپنی گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔لبوں پہ وہی مسکراہٹ جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔

یار کیا ہے یہ بندہ مطلب ہنس ہنس کر تھکتا ہی نہیں ہے۔

بریزہ حیرت سے اس کی گاڑی کو نگاہوں سے اوجھل ہوتا دیکھ کر بولی۔پریسہ نے سر جھٹکا تھا۔

اور ہم جیسے کچھ اس جیسی شفاف مسکراہٹ کو ہی ترس گئے ہیں۔

پریسہ کا اذیت سے بھرپور لہجہ ان سب کی سماعتوں میں گونجتے انہیں ساکت کرگیا۔اگلے ہی لمحے پری ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی کیونکہ وہ بے دھیانی میں بولنے کی کوتاہی ضرور کرچکی تھی مگر اب سب کی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کر وہ سٹپٹا گئی

All rights reserved to novelslounge.com

تبھی ان سب کو پارکنگ لاٹ میں آنے کا اشارہ کرتے آگے کی جانب بڑھ گئی کیونکہ ابھی انہیں فارس کے گھر جانا تھا۔کسی نے بھی اس کی حالت کی پیش نظر کوئی بھی بات کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

****

میں بول رہی تھی کہ کسی پہ مت یقین کرو اب بیٹھے رہو یوں ہی منہ لے کر اپنے اپنے۔ایک دن کا انسان بھلا ہمارا دوست کیسے بن سکتا ہے تم لوگوں نے بہت آسانی سے اسے اپنا دوست مان لیا۔

انہیں فارس کے گھر بھی اکٹھا ہوئے آدھا گھنٹہ ہونے کو آگیا تھا مگر اس کا نام و نشان کہی بھی نہیں تھا۔فارس ہادی اور ارتضی ایک جانب کھڑے اپنی ہی بونگیاں مارنے میں مصروف تھے۔

فارس تو رہنے دے تو ہلتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے دھرتی پہ بوجھ آگیا ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ارتضی نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔فارس نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور دوبارہ گانا چلاتے اس پہ شروع کرگیا۔سب لڑکیوں نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

ارے مجھے تو مت گھماؤ کم از کم۔

ہادی خود کو ان دونوں کے شکنجے میں دیکھ جھنجھلاتے ہوئے بولا تو ان دونوں نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

یار ایسے تو مت دیکھو دولہا ہوں میں۔

وہ مصنوعی شرماتے ہوئے بولا۔اگلے ہی لمحے وہ ان دونوں کے نیچے گرا کراہ رہا تھا۔

بریزہ تجھے بھی ایک ہی نمونہ ملا تھا قسم سے۔

عفیفہ اپنے دکھتے سر کو دباتے جمائی روکتے ہوئے بولی جواب میں وہ دھیما سا مسکرادی تھی۔کچھ ہی دیر میں ملازمہ نے چائے کے ساتھ دیگر لوازمات سے میز کو

All rights reserved to novelslounge.com

بھردیا تھا۔اب وہ سب مکمل طور پہ اس سے انصاف کرنے میں مصروف تھے کہ اسی دوران کسی کی نگاہوں کا ارتکاز خود پہ محسوس کرتے مریم نے جوں ہی ذرا سی نگاہیں اٹھائی تو سامنے کھڑے میکس کو دیکھ اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سمیت سب کی جانب دیکھا جو نہایت پرسکون تھے۔

فارس میں جب بھی تمہارے گھر آتی ہوں یہ تمہارا کتا اتنی بڑی بڑی آنکھوں سے" "مجھے ہی کیوں گھورتا رہتا ہے جیسے کچا چبا جائے گا۔

وہ اپنے سے کچھ ہی فاصلے پہ میکس کو ہمیشہ کی طرح اتنی لمبی زبان لٹکائے بیٹھا دیکھ جھنجھلاتے ہوئے بولی جس کی نگاہیں ہمیشہ سے ہی اسے گھورتی ہوئی ہوتی تھی۔اسے کتا کہنے پہ ایکدم فارس نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سٹپٹا گئی۔سب ہی اس بات سے اچھے سے باخبر تھے کہ فارس کو میکس کو کتا کہنا کس قدر گراں گزرتا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مریم بی بی آپ نے میکس کو کتا کہنے کی گستاخی سرزد کردی ہے اب اس کا"
"خمیازہ آپ کو میکس کا لقمہ اجل بن کر چکانا پڑے گا۔

ہادی کی خوفناک منظر کشی پہ مریم نے دہل کر اس کی جانب دیکھا البتہ وہاں موجود چائے سے انصاف کرتے سب نے اس کی پھٹی ہوئی نگاہیں دیکھ بڑی دقت سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"کیا معلوم میکس کو تم پسند آگئی ہو مریم۔"

عناب معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔مریم نے ایک خشمگین نگاہ اس پہ ڈالتے ایک بار پھر میکس کی جانب دیکھا جو اب اپنے مخصوص انداز میں لمبی زبان کو اطراف میں پھیر رہا تھا۔وہ کھسک کر فارس کے نزدیک ہوگئی جیسے اس کے نزدیک ہونے سے وہ اسے کچھ نہیں کہے گا۔

اب کیا میں اتنی گئی گزری ہوں کہ کسی کت مم میرا مطلب میکس کو پسند"
"آجاؤں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ فارس کی گھورتی نگاہیں خود پہ محسوس کر مسکینیت سے بولی۔فارس نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میکس کو نہیں تو میکس کے مالک کو تو پسند آسکتی ہو نا۔ویسے میکس کو آدھے کپڑے پہننے والی لڑکیاں نہیں پسند اور نا ہی مجھے تو تم پرسکون رہو۔دیکھو وہ پریسہ کے پاس کس قدر سکون سے بیٹھا ہے اسے ایسی لڑکیاں اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں وہ بھی خصوصاً میرے لیے۔"

وہ لبوں پہ مسکراہٹ سجائے معنی خیز لہجے میں بولتے بیک وقت وہاں موجود ہر شخص کو ٹھٹھکا گیا تھا۔پریسہ کا ہاتھ جو مکمل انہماک سے میکس کی پشت پہ گردش کررہا تھا وہی تھم گیا۔اس نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے فارس کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ شرارتی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

گھٹیا انسان۔شکر کرو تمہیں دوست کے روپ میں ہضم کررہی ہوں۔

وہ اس کی جانب کشن اچھالتے ہوئے جسے اس نے بروقت تھام لیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اب اتنا بھی مت نفرت کا اظہار کرو پتیسہ بیگم۔ہم تو سب سے ذیادہ آپ کو ہی چاہتے ہیں۔ابھی بھی وقت ہے سوچ لو۔

وہ ڈرامائی لب و لہجے میں بولتے اسے مزید اشتعال میں مبتلا کرگیا تبھی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔فارس نے بروقت اس کے تیور بھانپتے وہاں سے دوڑ لگائی۔پریسہ نے میز سے پانی کا جگ اٹھاتے اس کے پیچھے دوڑ لگادی۔اب پورے ہال میں وہ آگے آگے اور پریسہ اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

تو صحیح دیہاڑی پہ لگا ہوا ہے میری جان۔

ارتضی ہادی کے شانے پہ بازو حائل کرتے طنزیہ لہجے میں بولا جو یک ٹک بریزہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

تو تیری کیوں جل رہی ہے میری جان۔یہ دیہاڑی مجھے جان سے بھی ذیادہ عزیز ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ جماتے دلفریبی سے گویا ہوا۔ارتضی نے اس کی بات کو سرے سے نظرانداز کرتے ایک اور کپ چائے کا انڈیلا اور خاموشی سے صوفے سے پشت ٹکا کر گھونٹ گھونٹ بھرنے لگا۔اسے چائے کا دیوانہ کہا جائے تو غلط نہیں تھا۔

ارتضی بس کرجاؤ جب سے تم آئے ہو یہ اس وقت سے تمہارا تیسرا کپ ہے کتنی چائے پیو گے۔

عناب کو اس کا بار بار چائے پینا شدید ناگوار گزرا تبھی ٹوک اٹھی۔اس کی بات پہ سب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔فارس کے قدموں کو بھی بریک لگ چکی تھی۔

اور میرے خیال میں جب سے تم آئی ہو تمہاری نگاہیں مسلسل اس کے چہرے کا ہی طواف کررہی ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہادی کی طنز میں ڈوبی آواز سن ارتضی سکون سے آنکھیں موندے موندے ہی مسکرایا تھا۔ان سب کی توپوں کا رخ اپنی جانب مڑتا دیکھ وہ گھبرا گئی۔

بریزہ بھابھی کے بعد پیشِ خدمت ہے عناب بھابھی۔

فارس کی ذبردست قسم کی ہوٹنگ پہ عناب کے وجود کا سارا خون اکٹھا ہوتے چہرے پہ سمٹ آیا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پہ ایک خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔سب لڑکیوں نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔

فارس بکواس نا کیا کرو۔

وہ جھنجھلاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے حقیقت میں فارس سے اس قدر بے باکی کی توقع نہیں تھی۔

دیکھو لوگوں لڑکی ہنسی تو پھنسی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہادی ارتضی کے شانے پہ بازو حمائل کرتے ہوئے مزے سے بولا۔اس سے قبل کہ وہ کوئی جواب دیتا داخلی دروازے سے اندر آتے عاشر کو دیکھ ان سب کو وہی بریک لگی تھی۔

آئی ایم رئیلی سوری دراصل مجھے میری سسٹر کو ایمرجنسی میں کہی لے جانا پڑگیا تھا مگر ابھی بھی دیری نہیں ہوئی ہے شروع کریں پھر۔

وہ فارس کے گلے گلتے معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے یہ لوگ بھی ناچنے کی وقت پہ پہنچے ہیں ورنہ یہ بھی لیٹ لطیف ہی ہیں۔

اس کے الزام پہ کہی نا کہی وہ سب تڑپ اٹھے تھے۔پریسہ اس کی نگاہوں میں آنے سے قبل ہی وہاں سے غائب ہوچکی تھی۔عفیفہ نے حیرت سے عاشر کی نگاہوں کو اطراف میں گھومتے ہوئے محسوس کیا تھا۔

ارے صدام تو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فارس کی آواز پہ عفیفہ نے چونک کر داخلی دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ اپنی شاندار شخصیت لیے مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا تھا۔اسے دیکھتے ہی صبح والا منظر اس کی نگاہوں میں گھوما تھا۔چہرہ بے ساختہ سرخ پڑا۔

چلو اب کپلز ڈن ہوگئے صدام عفیفہ,بریزہ ہادی اور میں سنگل ہی کافی ہوں آگ لگانے کیلیے۔

وہ کپلز بناتے آخر میں فرضی کالر اکڑاتے ہوئے بولا۔عفیفہ اس کی بات پہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔اب ہال میں مدھم سا گانا گونج رہا تھا۔

چلیے میم۔

اپنے سامنے پھیلی چوڑی ہتھیلی کو دیکھ عفیفہ کے دل میں کھلبلی سی مچی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اپنا نم ہاتھ اچھے سے ڈوپٹے سے مسلتے اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا تھا۔صدام کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھرگئی۔

اس کرم نوازگی کیلیے بہت شکریہ میم۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے ہاتھ کو دباتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی ہال کے بیچ و بیچ میں آگیا تھا۔پریسہ بھی ذیادہ دیر اندر نا ٹھہر پائی تھی تبھی واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گئی۔اسے دیکھتے عاشر کی نگاہیں چمک اٹھی تھی اور اس کی یہ چمک عفیفہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

ہے مس کڈو۔

وہ بغیر کسی کا لحاظ کیے اس کی جانب ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا تو پریسہ کا چہرہ صدام کی موجودگی میں اس کی حرکت پہ خوف سے پیلا پڑگیا۔اس نے گھبرا کر صدام کی جانب دیکھا جو پریسہ کے ساتھ ہلکا ہلکا گھومنے میں مصروف تھا۔وہ خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھتی دانت کچکچا کر رہ گئی اور پھر وقتاً فوقتاً وہ اس کی مسکراتی نگاہوں کے حصار میں رہی تھی جس کا اندازہ بخوبی ہوتا رہا تھا تبھی پورے وقت میں ایک جھنجھلاہٹ سی اس کے وجود پہ طاری رہی تھی۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بابا جان کل نواب یہاں کیا کرنے آیا تھا وہ بھی رات کے اس پہر۔

وہ جو مردان خانے میں جانے کیلیے نک سک سے تیار تھے اپنے نزدیک سے آنے والی سپاٹ آواز پہ ان کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔واقدار یوسف ذئی کے چہرے پہ الجھن اور گھبراہٹ ایک ساتھ نمودار ہوئی۔

نن۔نواب یہاں پہ نہیں تو۔مجھے نہیں معلوم تم کب کی بات کررہے ہو۔

وہ اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہکلاتے ہوئے بولے۔شہرام کے لبوں پہ ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔وہ مضبوط قدم اٹھاتے ان کے نزدیک آیا تھا۔

کیا آپ کو سچ میں نہیں معلوم کہ میں کس بابت بات کر رہا ہوں۔ اتنی جلدی فراموش کرگئے آپ۔

وہ کرخت لہجے میں بولتے ان کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا گیا۔واقدار یوسف ذئی کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شہرام ہم سچ میں جانتے کہ تم کس متعلق بات کررہے ہو۔

وہ اسے جتانے والے انداز میں بولے۔ان کی بات پہ شہرام کی پیشانی پہ لاتعدار شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

کیا کل رات گیارہ بجے آپ کی ملاقات نواب سے باہر دالان میں جو بڑا سا پیر ہے وہاں نہیں ہوئی تھی کیونکہ اس کے کہے کے مطابق واقدار یوسف ذئی نے اسے یہاں ملاقات کیلیے بلایا تھا تاکہ وہ پرخہ کے متعلق جان سکے۔اب یہ بھی کہ دیں کہ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔

وہ سرد لہجے میں پھنکارا۔انہوں نے نا سمجھی سے شانے اچکائے تھے۔

ہاں تو ام یہی کہے گا کہ امارے کو نہیں معلوم۔اماری تو اتنے دنوں سے کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی کسی سے بھی۔

وہ الجھن آمیز لہجے میں بولتے اسے ٹھٹھکا گئے۔شہرام نے پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ ایک الجھن سی رقم تھی۔اسے ایسا ہی محسوس ہوا کہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس بات سے بے خبر ہے تبھی حلق تر کرتے اثبات میں سر ہلاگیا۔دل ہی دل میں وہ نواب کی آخری سانسوں کو گنتا بپھر چکا تھا۔وہ کس قدر سکون سے اسے چکمہ دیتے فراموش ہوچکا تھا۔کیا اس کے دل سے شہرام کا خوف مٹ چکا تھا۔

کیوں تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو شہرام سب ٹھیک ہے نا۔

ان کی زیرک نگاہوں سے شہرام کا پریشان چہرہ مخفی نہیں رہ سکا تبھی نہایت سنجیدگی سے گویا ہوئے۔شہرام نے انہیں کسی بھی بات نا بتانے کے متعلق فیصلہ کرتے نفی میں سر ہلایا تھا کیونکہ ابھی وہ کسی بھی بات کے متعلق خود بھی شیور نہیں تھا اسی لیے وہ کسی کو بھی اس سب میں الجھانا نہیں چاہتا تھا۔

میں نکلتا ہوں بابا جان۔

اس نے شکست خورد لہجے میں بولتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شہرام بیٹا ناشتہ تیار ہے ام نے آج اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے بنایا ہے کھاؤ گے نہیں کیا۔ بھابھی گئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ امارے کو تیرے دکھ درد کا اندازہ نہیں ہے۔آجا میرا بچہ۔

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولی جواباً صدام نے بغور ان کی جانب دیکھا کی طبیعت اسے اب قدرے بہتر محسوس ہوئی تھی۔وہ چاہ کر بھی انہیں انکار نہیں کرسکا۔اس سے پہلے کہ وہ اندر کی جانب بڑھتا دھڑام کی آواز پہ ان سب نے گھبرا کر پیچھے رخ پھیرا جہاں باورچی خانے کے بیچ و بیچ پشمینہ اوندھے منہ گری پڑی تھی۔

مینہ اماری بچی۔

غنچہ بری طرح چیختے ہوئے اس کی جانب بڑھی اور حواس باختگی سے اسے سیدھا کرتے اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔شہرام نے اس کی نبض سہلائی جو بہت ہولے ہولے چل رہی تھی۔

انہیں اچانک کیا ہوگیا کل تک تو ٹھیک تھی چچی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پریشانی سے مینہ کا گال تھپتھپاتے ہوئے غنچہ سے مخاطب ہوا جس نے روتے روتے نفی میں سر ہلایا تھا۔شہرام نے اپنے دکھتے سر کو پس پشت ڈال کر اسے باہوں میں بھرتے قدم عجلت میں باہر کی جانب بڑھائے تھے۔اتنی دیر میں غنچہ بھی اچھی طرح خود کو چادر میں لپیٹتے باہر آگئی۔اگلے ہی لمحے گاڑی تیزی سے حویلی کی حدود پار کرتی چلی گئی۔تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے وہ لوگ قریبی ہسپتال میں پہنچ چکے تھے۔

چچی آپ فکر مت کریں ہوسکتا ہے اس ٹینشن ذدہ ماحول کی بدولت یہ سب ہوا ہو۔ڈاکٹر چیک کررہی ہے سب ٹھیک ہوجائے گا۔

شہرام روتی ہوئی غنچہ کو بازوؤں کے حصار میں لیتے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

شہرام وہ ڈاکٹرنی ٹھیک سے کچھ نہیں بتاتی۔ناجانے اماری بیٹی کو کیا تکلیف ہے جس کا وہ اظہار نہیں کرپارہی۔امارے پاس صرف مینہ ہی امارا واحد رشتہ ہے ام اس کو کسی قیمت میں کھونا نہیں چاہتے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ روتے ہوئے اذیت سے بولی۔شہرام نے اسے بغیر کوئی جواب دیے خاموشی سے انہیں اپنے سینے سے لگالیا۔

مسٹر شہرام آپ میرے ساتھ آیئے۔آپ پیشنٹ سے مل سکتی ہیں۔

وہ سنجیدگی سے شہرام کو اپنی تقلید میں آنے کا اشارہ کرتے غنچہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تو وہ سرعت سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔

بیٹھیے مسٹر شہرام۔

انہوں نے شہرام کو کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود سنجیدگی سے وہ فائل کھول کر بیٹھ گئی جس میں پشمینہ کے متعلق تمام معلومات موجود تھی۔شہرام نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا تھا جن کے چہرے پہ ایک سردپن چھاتا جارہا تھا۔

مجھے حیرت اس بات پہ ہے کہ سب کچھ جان کر بھی آپ بے خبر ہیں یا پھر شروع سے ہی کسی چیز سے واقف نہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ان کی بات پہ شہرام کے چہرے پہ الجھے ہوئے تاثرات ابھرے۔

میں کچھ سمجھا نہیں ڈاکٹر۔

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔ڈاکٹر نے دونون ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھایا اور ان کی جانب جھکی تھی۔

دراصل آپ کی وائف پشمینہ کی بلکل ارلی پریگنینسی ہے اور شاید وہ اس بات سے باخبر ہے۔

ان کی بات پہ شہرام کے چہرے کا رنگ زرد پڑگیا۔وہ ساکت نگاہوں سے یک ٹک ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

پریگنینٹ۔

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔وہ سختی سے اپنے لبوں کو بھینچ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مگر انہوں نے یہ سب ختم کرنے کی کوشش کی ہے شہرام۔شاید وہ یہ نہیں چاہتی یا کسی کی جانب سے کوئی دباؤ۔

پوری بات اس کے گوش گزار کرتے ہی وہ فائل اس کی جانب بڑھاچکی تھی۔شہرام نے فق چہرے سمیت گردن جوں ہی فائل پہ جمائی تو اس میں لکھی تحریر پڑھتے اس کے وجود میں سے جیسے کسی نے جان نکال لی تھی۔

وہ ایسا کیسے کرسکتی ہے مم۔میری جانب سے تو کوئی دباؤ نہیں ہے اور میں تو سرے سے ہی اس بات سے بے خبر ہوں۔

یہ بات تو اب آپ ہی اپنی بیوی سے جان سکتے ہیں میرا مقصد آپ تک صرف اس بات کو پہنچانا تھا۔صد شکر تھا کہ آپ نے کچھ بھی ہونے سے قبل انہیں ہسپتال میں ایڈمٹ کروایا ورنہ آپ اس بچے کو کھو بھی سکتے تھے خیر اب آپ یہ بہتر جانتے ہیں کہ کیسے آپ نے ان سے اس بابت بات کرنی ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ شہرام کے اڑے اڑے حواسوں کو دیکھتے تسلی آمیز لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔شہرام کے چہرے کے تاثرات یک لخت بحال ہوئے تھے۔وہ بمشکل مسکراتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی لڑکھڑاتی چال پہ قابو پاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔چلتے چلتے اس کی آنکھوں کے سامنے بارہا بار اندھیرا چھایا تھا۔اس نے خود پہ ضبط کرتے جوں ہی کمرے میں قدم رکھا وہ غنچہ کے سینے میں چہرہ چھپائے رونے کا شغل فرمارہی تھی۔نفرت کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں کوندی تھی۔

کیا کہا ڈاکٹر نے شہرام۔

غنچہ اسے کمرے میں آتا دیکھ بے قراری سے اس کی جانب بڑھی۔

اسے لے کر باہر آئیں آپ گھر جاکر اس متعلق بات کرتے ہیں ہم بہت سے حساب چکتا کرنے باقی ہیں ابھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ زہرخند لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جانے کا یقین کرتے ہی پشمینہ نے سہم کر ان کی جانب دیکھا تو غنچہ کی نگاہیں بھی اسی کے چہرے پہ جمی تھی۔

مورے امارے کو بچالینا ان سے وہ امارے کو جان سے مار ڈالیں گے۔

وہ ان کا ہاتھ تھام کر بھیگے لہجے میں بولتی آخر میں ذبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔غنچہ کے لبوں پہ بھی ایک شیطانیت بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔

اداکاری تو ام بہت خوب کرلیتے ہیں کیوں مورے۔

وہ بائیں آنکھ دبا کر بولتی آخر میں ایک بار پھر کھل کر ہنس دی۔غنچہ نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا۔

چل اب اٹھ یہاں سے اس سے پہلے وہ واپس آجائے۔

وہ اسے سہارہ دے کر اٹھاتے ہوئے بولی۔اس نے بری طرح ان کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سب سے پہلے تو اس عذاب سے اماری جان چھڑوا تو مورے قسم سے ایک جھنجھٹ سے نکلتے اس عذاب میں ڈال دیا ہے تو نے امارے کو۔ابھی تو ام کسی طرح اسے سمجھالے گا مگر جلد از جلد اسے ختم کرنا ہے۔آج بھی کوشش ناکام گئی ہے۔

وہ بیزاری سے بولتے خود ہی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ غنچہ نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے اسے تسلی دی تھی۔

وہ جو ڈھیلے ڈھالے قدموں سمیت باہر کی جانب بڑھ رہا تھا غیر معمولی ارتعاش پہ اس نے چونک کر جیب سے اپنا موبائل نکالا تو وہاں کسی ان نون نمبر سے آیا میسج پوری شان سے جگمگارہا تھا۔اس نے سرعت سے میسج کھولتے اسے کوئی پانچ چھ بار پڑھا تھا۔

2:00am blast(SH)

Yours wellwisher

یہ کون ہوسکتا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بڑبڑانے والے انداز میں بولتے ساتھ ہی اس نمبر پہ فون ملا نے لگا مگر دوسری جانب سے سم ہی بند آرہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ غصے سے موبائل دیوار پہ مارتا کچھ سوچ کر ایکدم ٹھہر گیا۔

اگر اس کا میسج دوبارہ آیا تو۔

وہ سوچتے ہی نفی میں سر ہلاگیا۔اتنی دیرمیں اسے دور سے ہی مینہ اور غنچہ آتے ہوئے دکھائی دیے تو اس کے چہرے پہ ازلی سردمہری عود آئی۔وہ موبائل کو سختی سے مٹھی میں بھینچتے گاڑی کا اگلا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

اس حویلی کے مکینوں کو یوں بے بس بلکتا ترستا ہوا دیکھ سینے میں جل رہی آگ پہ ایک پھوار سی برستی ہے اور یہ سب صرف تیری ہی بدولت ممکن ہوا ہے۔

وہ مینہ کی جانب دیکھتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی تو اس کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔آنکھوں میں ایک شیطانیت سے ناچ رہی تھی۔اس کے برعکس شہرام کا دماغ مسلسل اس میسج کے متعلق سوچنے میں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مصروف تھا اس نے کچھ سوچ کر تیزی سے وہ میسج کسی کو فارورڈ کیا تھا۔کچھ کچھ ذہن اس کا اس جانب مائل ہوچکا تھا۔

وقت مینشن ہے مطلب جو بھی ہوگا اس دوران ہی ہوگا بلاسٹ مطلب کہ کچھ برا ہوگا مگر ایس ایچ کا مطلب ایس

مطلب سیو مگر ایچ اگر ایم ہوتا تو لازماً می ہوتا مگر ایچ مطلب ہر اس پوری بات کا مطلب سیو ہر۔

پوری بات سوچتے ہی اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔سٹئیرنگ پہ موجود اس کے ہاتھ کپکپائے تھے۔

پرخہ۔

اس کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی۔اس نے تیزی سے گاڑی حویلی کی جانب دوڑائی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

****

"کہاں گئے تھے تم سب۔"

ان کی گاڑی کے پہیے جوں ہی بڑی حویلی کے دالان میں چرچڑائے واقدار یوسف زئی جو پریشانی سے یہاں سے وہاں ٹہل رہے تھے عجلت میں ان کی جانب بڑھے اور متفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئے۔شہرام نے ان کی بات پہ گاڑی سے نکلتے سپاٹ نگاہوں سے غنچہ کے ساتھ لگی پشمینہ کو دیکھا تو وہ سمٹ کر مزید غنچہ کے ساتھ جالگی البتہ دل ہی دل میں وہ بیزار ہونا نا بھولی تھی۔

"بابا جان اندر چلیے سب بتاتا ہوں۔"

وہ سرد مہری سے انہیں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔انہوں نے تعجب سے اس کی پیشانی پہ ابھری ہوئی رگوں کا ملاحظہ کیا تھا جو اس کے اشتعال میں ہونے کی نشانی تھی۔اس کے جاتے ہی اب ان کا رخ پشمینہ کی جانب تھا۔

"کیا ہوا ہے اسے بہت عجیب سا برتاؤ کر کے گیا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بغیر کسی بات کی تمہید باندھے سخت لہجے میں بولے تو انہوں نے ان کے انداز پہ تمسخر سے دل ہی دل میں قہقہہ لگایا تھا مگر جب بولی تو لہجہ ہنوز کانپتا ہوا تھا۔

"معلوم نہیں امارے کو خان بابا۔وہاں سے آتے ہوئے بھی ان کا چہرہ ایسے ہی پھولا ہوا تھا۔گھور بھی ایسے رہے تھے جیسے کوئی انہونی کام کردیا ہو۔"

وہ چہرہ جھکاتے ازلی معصومیت بھرے لہجے میں بولتی انہیں ہلکا پھلکا کرگئی۔انہوں نے بے ساختہ آگے بڑھتے اس کا سر تھپتھپایا۔

"تم جانتی ہو اچھے سے اس کو۔وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو سر پہ سوار کرتے سب کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتا ہے مگر تم پریشان مت ہو ام ہمیشہ کی طرح اس کو سنبھال لیں گے آخر کو میرے آگے ہی اس کی زبان کو لگام لگتی ہے بس۔"

وہ اسے سمجھاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئے۔ان کے منظر سے ہٹتے ہی پشمینہ نے سرعت سے اطراف کا جائزہ لیا ایک ٹھنڈی آہ فضا کے سپرد کرتے گلہ کھنکھارا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مورے خود کا اتنا معصوم ہونا امارے کو ہضم نہیں ہوتا اس قصے کو جلد از جلد" ختم کر کے اپنا حصہ لو اور ہم کہی دور چلتے ہیں جہاں ان جیسے لوگوں کا سایہ بھی نا "ہو امارے پہ۔

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں بولتی اسے خائف کرگئی۔ان کا سر باقاعدہ نفی میں ہلتا دیکھ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

نہیں مینہ اتنے سالوں کی محنت کو ام یوں ایکدم سے مٹی میں نہیں" ملاسکتے۔جلدبازی سے کام لینا درست نہیں ہے۔امارے کو ایک ایک کو تڑپا کر مارنا ہے۔ان کی بدولت جو کچھ امارے نے سہا ہے وہ معافی لائق قطعی نہیں ہے اور اگر تو نے امارا ساتھ شروع سے دیا ہے امارے ہی اشاروں پہ چلی ہے تو اب بھی "بس امارا ہی حکم مان۔سب جیسے چل رہا ہے چلنے دے۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں نہایت سنجیدگی سے گویا ہوئی۔ان کے لہجے میں نفرت کا ایک الاؤ سا تھا جو کسی کو بھی بھسم کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔پشمینہ نے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ان کی آنکھوں کے ڈورے سرخ ہوتے صاف محسوس کیے تھے تبھی ہولے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلا گئی۔وہ اس وقت سرگوشی کی کیفیت میں ایک دوسرے سے مخاطب تھے تاکہ غلطی سے بھی کوئی ان کے درمیان ہونے والی گفتگو نا سن لے۔

"امارے کو سمجھ آگئی مورے تو پریشان نا ہو۔جب یہاں تک پہنچے ہیں تو اپنا بدلہ بھی بہت جلد پورا ہوجائے گا۔"

وہ آنکھوں میں ایک چمک لیے پراسرار سے لہجے میں بولی۔غنچہ کے لبوں کے تراش پہ ایک کٹیلی مسکراہٹ ابھر کر سرعت سے معدوم ہوئی تھی۔

"بی بی جی اندر شہرام صاحب آپ کو بلارہے ہیں۔:

اپنے نزدیک سے انے والی ملازم کی آواز پہ وہ سرعت سے ہوش کی دنیا میں لوٹتے ڈوپٹے کو مضبوطی سے تھامتے اپنا چہرہ ڈھکتے ایک دوسرے کی تقلید میں قدم اندر کی جانب بڑھا گئی۔اس کے ہاتھ میں موجود فائلیں اور پین غنچہ نے تھام لیا تھا اور

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اسے آنکھوں کے اشارے سے مزید ڈھیلا ڈھالا نظر آنے کا اشارہ کیا تھا۔پشمینہ نے فوری طور پہ ان کے حکم کی تعمیل کی تھی۔چند ساعتوں بعد وہ دونوں جوں ہی حویلی کا داخلی دروازہ پار کرتی اندر داخل ہوئی شہرام کو دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے غیض کے عالم میں پورے برآمدے میں ٹہلتا پایا۔البتہ واقدار یوسف ذئی حیران پریشان کھڑے اس کے کھردرے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے۔ان کے اندر آتے ہی شہرام نے ایک خون آشام نگاہ پشمینہ کے جھکے سر پہ ڈالی اور تمسخر سے ہنس دیا تھا۔

اب بول بھی دو شہرام امارے کو عجیب و غریب وسوسے آرہے ہیں سب ٹھیک" "ہے نا اور اس قدر غصہ کس لیے ہو۔

وہ اپنی حیرت پہ قابو پاتے سخت لہجے میں بولے جواباً اس نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے وہی روک دیا تھا۔

"آج آپ میرے معاملات میں نہیں بولیں گے بابا جان۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے جتانے والے لہجے میں بولا تو وہ دونوں اب سچ مچ دم سادھ گئی۔

ہوا کیا ہے شہرام اماری تو سمجھ سے باہر ہے ہسپتال میں بھی تم نے کوئی بات" "نہیں کی۔امارا دل بیٹھا جارہا ہے۔

غنچہ وہ فائلز اور پین میز پہ رکھتی سینے پہ ہاتھ رکھتی اس کی جانب بڑھی اور اس کا بازو تھامتے ہوئے بولی۔

یہ آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں چچی جا یہ بات تو آپ کو اپنی بیٹی سے پوچھنی" چاہیے کہ میں ایسا برتاؤ کیوں رکھ رہا ہوں کیوں میں اسے گھور رہا ہوں اور کیوں میں "اس سے سخت نالاں ہوں۔

وہ سرد لہجے میں پھنکارا۔مینہ نے دل ہی دل میں ان کی اداکاری کو بے ساختہ داد دی جو اس کی سائیڈ چھوڑتے اب شہرام کی جانب ہوچکی تھی۔اس کے یوں پھنکارنے پہ واقدار یوسف ذئی نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تم اس سے ایسے بات نہیں کر۔

بس بابا جان بس میں نے کہا کہ آج آپ نہیں بولیں گے کچھ بھی نہیں بچپن" سے اب تک خاموشی سے کسی کٹھ پتلی کی مانند آپ کی ہی سنتا آیا ہوں ضبط کرتا آیا ہوں اپنی خواہشات کا گلہ گھونٹتا آیا ہوں مگر آخر کب تک۔اب نہیں اپنی حق تلفی اب میں قطعی برداشت نہیں کروں گا کبھی نہیں اسی لیے خاموش رہیے اور مجھے اپنی بیوی سے بات کرنے دیجیے آپ نے ہی اسے یہ حق دلوایا ہے نا اب میں بتاؤں گا اس جیسی شاطر اور چاپلوس عورت کو کہ بددماغ ہونا کسے کہتے ہیں۔میں اس کی جان فنا کردوں گا جان سے مارڈالوں گا اسے میں اور آپ مجھے روک نہیں سکتے "کیونکہ میں اس کا شوہر ہوں۔

وہ بپھرے شیر کی مانند ان سب کی سماعتوں میں صور پھونک رہا تھا۔جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔واقدار یوسف ذئی نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کی زبان ان کے سامنے کبھی نہیں کھلی تھی اور آج کیسے وہ ان کے

All rights reserved to novelslounge.com

مقابل کھڑا زبان درازی کررہا تھا۔وہ شدید طیش کے عالم میں گہرے گہرے سانس بھرتے اس کی جانب بڑھے اور اسی لمحے ان کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا تھا مگر بیچ راہ میں ہی وہ برفیلی نگاہوں سے انہیں دیکھتے ان کا وہی ہاتھ سختی سے تھام گیا۔ان کی آنکھوں میں بے یقینی در آئی۔

"گستاخی معاف بابا جان مگر اب نہیں۔اب نہیں۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت انہیں باور کرانے والے انداز میں بولتے نرمی سے ان کا ہاتھ وہی چھوڑ گیا۔اس کی جرأت پہ غنچہ اور پشمینہ نے اپنے لبوں پہ ہاتھ جمایا تھا۔یہ وہ شہرام تو نہیں تھا جو خاموشی سے سب کا حکم بجا لایا کرتا تھا یہ تو کوئی اور ہی شہرام تھا جس کیلیے اب شاید کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

"تت۔تم نے امارا ہاتھ روکنے کی کوشش کی ہے شہرام خان۔"

وہ ہانپتے ہوئے بے یقینی سے بولے۔شہرام کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ ابھری۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جی آج میں نے آپ کو روکنے کی کوشش کی ہے اور افسوس ہے مجھے خود پہ کہ"
کاش میں نے بہت پہلے ہی یہ کوشش کرلی ہوتی تو آج میری ہی ذات میری ہی
"آنکھوں کے سامنے یوں بے مول نا ہورہی ہوتی۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے ان سب کے لبوں پہ قفل لگواگیا۔پشمینہ ایک جانب کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی کیونکہ شہرام کے بگڑے تیور اسے درست معلوم نہیں ہورہے تھے اور اس لمحے اس سے زرا بھی بعید نہیں تھا کہ اسے جان سے ہی مار ڈالتا۔

اس بچی کی حالت دیکھو بن باپ کی بچی پے وہ تم اس پہ یہ ظلم کے پہاڑ توڑ"
"رہے ہو ام نے تمہیں اس کی نگرانی اس لیے نہیں دی تھی۔

وہ مزید دکھ سے بولے۔شہرام نے۔مصنوعی افسوس سے اس کی جانب دیکھتے اسی جانب قدم بڑھالئے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مت کرتے اس کی شادی میرے سے۔مت جوڑتے مجھے اس جیسی عورت کے" ساتھ اس بندھن میں مگر آپ نے کبھی مجھے اتنا عزیز رکھا ہوتا تو پھر نا جو میرے بارے میں سوچتے۔میں تو محض آپ کیلیے آپ کی خواہشات کی تکمیل کا ایک مہرہ ہوں جسے چلانا آپ بخوبی جانتے ہیں۔"

وہ گستاخانہ لہجے میں بولتے انہیں گڑبڑانے پہ مجبور کرگیا۔مینہ نے سرخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں من من پانی بھرا ہوا تھا جو شہرام کو مزید اشتعال کی جانب دھکیل گیا۔

دیکھو شہرام وہ اماری اولاد ہے تم اس کی کوتاہی تو بتاؤ ام اس کو سمجھائے گا اور" امارے کو یقین ہے کہ وہ سمجھ جائے گی۔ایسے گھر خراب مت کرو اپنا امارے بچے۔"

وہ معاملے کو حل کرنے کی خاطر بولی مگر وہ سرعت سے ان کی گرفت سے ہاتھ آزاد کراتے ایک کڑی نگاہ مینہ کے جھکے سر پہ ڈال گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تو سنیں پھر جانتے ہیں کیا کیا ہے آپ کی اس پاکباز بیٹی نے کیونکہ میرے"
نزدیک یہ کسی مکار عورت سے کم نہیں۔اس نے غلط دوائیوں کو ذیر استعمال
میں لاتے اپنا حمل ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔میرے بچے کو اس دنیا میں
"لانے سے قبل ہی جان سے مارنا چاہا ہے آپ کی اس قاتل بیٹی نے۔

وہ پشمینہ کے دونوں بازوؤں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیتے تنفر بھرے لہجے میں
دھاڑ اٹھا۔مینہ کو اس کی مضبوط انگلیاں اپنی بازوؤں میں پیوست ہوتی محسوس
ہوئی۔پشمینہ کا سانس سینے میں ہی کہی اٹک گیا۔اس نے خوفزدہ نگاہوں سے واقدار
کی جانب دیکھا جن کی آنکھیں شہرام کی بات پہ لہو رنگ ہوئی تھی۔

بچے کی جان مطلب تم اس حویلی کے آنے والے سپوت کا نام و نشان مٹانا"
"چاہتی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ان کی سرسراتی ہوئی بے یقین آواز پہ غنچہ تن فن کرتی اس کے سر پہ پہنچی اور کھینچ کر اس کے چہرے پہ ایک تھپڑ مارا تھا۔مینہ کا دماغ اس اچانک ہوئی افتاد پہ سائیں سائیں کرنے لگا۔

"کیسی گستاخ اولاد ہے اماری۔جس حویلی کے مکین نے تجھے اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہا اتنا پیار دیا تو ان کی ہی جان کی پیاسی بنی ہوئی ہے مینہ۔تو اماری اولاد نہیں ہوسکتی۔شہرام ڈاکٹرنی نے اب کیا کہا۔کیا مینہ اس مقصد میں کامیاب ہوگئی ہے یا نہیں۔"

وہ ڈوپٹے میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر روتے آخر میں شہرام کا بازو تھامتے ہوئے بولی۔

"کوشش تو بہت کی تھی اس نے مگر کچھ کر نا پائی شاید میری ہونے والی اولاد بھی میری طرح بہت ڈھیٹ ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ زہرخند لہجے میں بولتے سر جھٹک گیا۔ غنچہ اسے ذبردستی کھینچتے ہوئے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ان کے جاتے ہی شہرام نے اپنے دکھتے سر کو دباتے رخ ان کی جانب پھیرا جو چہرہ جھکائے ناجانے کونسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔

بابا جان بچپن سے اب تک آپ نے جو کہا میں نے سنا پھر اس پہ عمل بھی" کیا۔آپ کی کسی فرمائش کو رد کرتے میں نے آپ کو سر نہیں جھکنے دیا ورنہ تو آج کل بیٹے بہت بدنام ہے کہ اپنی خواہش کے آگے کسی کی نہیں سنتے مگر میں نے یہاں آپ کا مان رکھتے اپنی خواہشات کا خون کردیا۔چاہے پھر اس کیلیے میں تنہا بلکتا رہا ہوں آپ کو فکر نہیں تھی آپ بس کروفر سے اپنی انا کے زعم میں تھے جو صرف میری بدولت برقرار رہی۔ خود کو آپ پہ سے وار دیا میں نے بابا جان اور ایک اچھا بیٹا بن کر دکھایا مگر اس دنیا کی نگاہوں میں میرے سے برا انسان شاید کوئی نہیں ہوگا۔اس سب کے باوجود اپ کو میں کبھی بھی جان سے پیارا نہیں ہوسکتا چاہے میں آپ کیلیے اپنی جان ہی کیوں نا قربان کردوں اسی لیے سوچا کہ کیوں نا

All rights reserved to novelslounge.com

گستاخی کر کے دیکھ لیا جائے برا تو دونوں صورت میں ہی ہوں نا میں اور کیوں نہیں ہوں یہ بھی بہت اچھے سے اذبر ہے۔"

وہ دھیمے پردرد لہجے میں بولتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ ابھی پشمینہ سے اس سب کے جواب بھی تو مانگنے تھے۔کمرے میں داخل ہوتے اس کے وجود پہ ایک تھکن سی اتر آئی کیونکہ وہ صوفے پہ بیٹھی رونے کا شغل فرمانے میں مصروف تھی۔وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے نزدیک پہنچا اور اس کی کلائی کو ایک جھٹکے میں کھینچتے اسے اپنے مقابل کیا تھا۔ شہرام کی اس اچانک حرکت پر پشمینہ کی قلعی میں ٹیس سی اٹھی مگر وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے لب بھینچ گئی کیونکہ اس بپھرے ہوئے انسان کے آگے فالوقت کچھ بھی بولنا اپنی جان نکلوانے کے مترادف تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

کیوں کیا یہ سب جواب دو مجھے اور سچ جاننا ہے مجھے کسی فریب میں رکھنے کی"
جرأت بھی مت کرنا ورنہ یہ جو منہ میں زبان ہے نا اس کے ٹکرے ٹکرے کر کے
"بے زبان جانوروں کو ڈال دوں گا۔

وہ اس کے بازو کو مزید مضبوطی سے جکڑتے درشت لہجے میں بولا۔مینہ نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔

"مجھے مت دیکھو یوں پشمینہ مجھے جواب دو۔"

وہ اسے بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔جواباً اس نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔شہرام نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر اپنے خالی ہتھیلی کو۔

سچ سننا ہے نا آپ کو سچ جاننا چاہتے ہیں نا آپ تو سنیں پھر میں ام نے ایسا"
کیوں کیا ہم نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ تم ایسا نہیں چاہتے تھے امارے
سے۔تمہارے نزدیک جب اماری ہی کوئی اہمیت نا تھی تو امارے بچے کی کیا ہوتی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اسی لیے بہتر یہی تھا کہ اس کے آنے سے قبل ہی ام اس کی جان لے لیتے کم ازکم وہ ساری زندگی کیلیے اس ایندھن میں تو نا جلتا جس میں شادی کے بعد سے اب تک اماری ذات مبتلا ہے۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی حلق کے بل دھاڑی۔اس جے گستاخانہ لہجے پہ شہرام کی پیشانی پہ بے تحاشہ بل نمودار ہوئے جس کی بدگمانیاں عروج پہ تھی۔

تم اپنے گناہوں کا الزام میرے سر نہیں ڈال سکتی۔نفرت مجھے تم سے ہے" اپنی اولاد سے نہیں ہونی تھی کیونکہ میری خواہشات کی سب سے بڑی قاتل تم ہو نا کہ آنے کا بچہ۔میں تو اتنی نفرت کے باوجود بھی تم سے غافل نہیں رہا تو اس ننھے وجود سے کیسے رہ سکتا تھا تم نے بنا کسی چیز کی تصدیق کیے اتنا بڑا قدم اٹھالیا۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں پریشانی سموئے بولا۔مینہ نے بیزاری سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک خالی پن کا عود آیا تھا یکلخت اس کے چہرے کے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تاثرات اگلے ہی لمحے بگڑے تھے۔اس نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری اولاد بچ گئی ہے میرے لیے یہی بہت ہے مگر جیسے ہی یہ بچہ ہوگا اس کے بعد تم جیسی دوغلی عورت کیلیے اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔اگر بابا جان نے میرے اس فیصلے سے اختلاف کرتے اگر تمہیں یہاں رکھنا چاہا تو پھر میں چلا جاؤں گا مگر تمہیں اس نام و نہاد بندھن سے آذادی بخش کر۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں اسے باور کراتے پیچھے ہٹا مگر ایکدم کچھ یاد آنے پہ دوبارہ اس کی جانب مڑا تھا جس کے چہرے کا رنگ فق ہورہا تھا۔

"اس دوران ایک آنچ بھی نہیں آنی چاہیے اس پہ کیونکہ اگر اسے ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو پھر جو نقصان تمہارا ہوگا نا اس کی تلافی پھر شاید تم زندگی بھر نا کرسکو۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ میز پہ رکھا اپنا سیاہ رنگ کا پین اٹھا کر اسے اوپری جیب میں ڈالتے تیز تیز قدم اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی پشمینہ نے ذہر آلود نگاہوں سے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے اپنا سر جھٹکا تھا۔نفرت کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں اٹھی تھی۔شہرام اپنی کلائی میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھتا بے دھیانی میں آگے کی جانب بڑھ رہا تھا جو شام کے چھ بجارہی تھی۔اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔ناجانے ابھی کن کن رازوں سے پردہ اٹھنا تھا۔اس نے بے ساختہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے سوچا۔

"کہاں جارہے ہو تم اب۔"

اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ شہرام کا چہرہ تن گیا مگر اس بار اس نے واقدار یوسف ذئی کی بات کا جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔وہ کیونکر یہاں مزید ٹھہرتے اپنے لیے مشکلات پیدا کرتا۔اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ آج جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ لازماً پرخہ والے معاملے سے جڑا ہے اور آج اس کا شاید نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

یقیناً اس دنیا میں آخری دن ہونے والا تھا۔وہ سر جھٹک کر حویلی کا خارجی دروازہ عبور کرگیا۔واقدار کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں ابھری تھی۔ان کیلیے یقین کرنا مشکل تھاکہ یہ وہی شہرام ہے جو کبھی بھی ان کی حکم عدولی نہیں کرتا تھا۔ان کی بات کے مکمل ہونے کے قبل ہی ان کے آگے بچا چلا جاتا تھا۔گاڑی کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے نوفیل کا فون ملایا تھا۔

ناجانے یہ انسان وقت پہ فون کیوں نہیں اٹھاتا۔

وہ گاڑی کے بونٹ پہ ذور سے ہاتھ مارتے کٹیلے لہجے میں بولا۔دو تین بار مسلسل فون نا اٹھائے جانے پہ اس نے اپنی گاڑی کا رخ ہی آفریدی حویلی کی جانب کیا تھا۔

****

آفریدی حویلی پہ ایک خوشگوار شام اتری تھی۔لہراتے دراز قامت درختوں کی جھرمٹ میں عین وسط میں جگمگاتی حویلی ایک حسین منظر پیش کررہی تھی۔حویلی کے

All rights reserved to novelslounge.com

ملازمین اپنے اپنے کاموں میں محو تھے۔ایسے میں لالہ رخ جو باغیچے میں بیٹھی پھولوں کے ہار بنانے میں محو تھی کچھ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ آسمان پہ کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھی۔بارش ہونے کے امکانات کسی بھی وقت کے تھے۔اس نے روح کو معطر کرد ینے والی ہوا میں ایک گہرا سانس بھرا اور چادر سے چہرے کو اچھی طرح سے ڈھکتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس کا رخ سیدھا نوفیل کے کمرے کی جانب تھا تاکہ پرخہ کو بھی باہر اس باغیچے میں لاسکے۔

"لالہ رخ کہاں جارہی ہے تو۔"

زر بی بی کی پکار پہ اس کے کمرے کو جاتے قدم وہی تھمے تھے۔اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

"مورے ام بھاجائی کے پاس جارہے ہیں۔تمہارے کو کوئی کام تھا کیا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی اور نا سمجھی سے استسفار کیا تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔ان کے چہرے پہ تکلیف کے ابھرتے تاثرات دیکھ وہ پریشانی سے ان کے نزدیک ہی جگہ سنبھال گئی تھی۔

"مورے آپ ٹھیک ہو نا۔یہ چہرہ اتنا پیلا کیوں پڑرہا ہے۔"

وہ ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی تفکر بھرے لہجے میں بولی تو وہ اسے تسلی دینے کی خاطر نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

نہیں ام بلکل ٹھیک ہے بس پورے جسم میں درد تھا۔تو جا اس کے پاس صبح"
"سے میں بھی اس سے ملنے نہیں گئی۔

وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے محبت بھرے لہجے میں بولتے اپنی تمام تر توجہ اپنے سامنے رکھی ٹوپیوں کی جانب مبزول کرا گئی۔لالہ رخ اپنی جگہ سے اٹھتے پرخہ کے کمرے کی جانب چل دی۔اس کی پریشانی ختم تو نہیں ہوئی تھی مگر کسی حد تک کم ہوگئی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔وہ جیسے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوئی وہ کھڑکی سے باہر تانکا جھانکی کررہی تھی۔

"بھاجائی۔"

لالہ کی پکار پہ وہ ایکدم سے سہمتت اس کی جانب متوجہ ہوئی اور باقاعدہ دل کے مقام پہ ہاتھ جمایا تھا۔اب تو وہ ویسے بھی چھوٹی موٹی آہٹ پہ ڈر جایا کرتی تھی۔

"کیا ہوا تمہارے لالہ آگئے کیا رخ۔"

وہ بے چینی سے اس کی جانب بڑھتے بے قراری سے بولی۔لالہ رخ اس کی بات پہ شرمندہ شرمندہ سا مسکراتے نفی میں سر ہلاگئی۔

لالہ تو نجانے کہاں چلے گئے ہیں اچانک مگر آپ ان باتوں کو چھوڑو اور امارے" ساتھ چلو ام تمہیں اپنا باغیچہ دکھاتے ہیں جو امارے نے خاص طور پہ سجایا ہے اور "اس سب کام میں لالہ نے اماری سب سے ذیادہ مدد کی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ چہک کر بولتی باقاعدہ اس کا ہاتھ تھام گئی۔پرخہ کے چہرے پہ اس کی بات پہ ایک سایہ سا لہرایا۔شہرام کی یاد شدت سے آئی تھی۔وہ بھی تو اس کی خواہشات کے لیے سب کے آگے ڈٹ جایا کرتا تھا۔اس بدولت ناجانے کتنی بار اسے خود کو زخمی ہونا پڑا تھا۔وہ دل ہی دل میں سوچتے سختی سے لبوں کو بھینچتے ناچاہتے ہوئے بھی اس کی خوشی دیکھتے قدم باہر کی جانب بڑھاگئی۔اب وہ مسلسل مسکراتے ہوئے اس سے باتیں کررہی تھی جس کا جواب وہ بس ہوں ہاں میں دے دیتی۔نوفیل اور لالہ رخ کے دیے گئے اعتماد کی بدولت وہ کچھ حد تک بہتر ہوگئی تھی مگر ابھی بھی دل ہی دل میں وہ سیاہ رات وہ فراموش نہیں کرپاتی تھی جو کسی آسیب کی مانند اس سے چمٹ کر رہ گئی تھی۔وہ جوں ہی باغیچے میں داخل ہوئے وہاں کی خوبصورتی دیکھ ایک لمحے کو دھنگ دہ گئی۔چاروں اطراف میں پھولوں کی بیلیں لگی ہوئی تھی درختوں کے عین وسط میں بستا چھوٹا سا باغیچہ دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ کردیتا تھا۔لالہ رخ کو تو وہاں کوئی پورے دن بھی بٹھادیتا تو وہ کبھی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کسی سے شکایت نا کرتی۔وہ تو گھنٹہ گھنٹہ بھر وہاں بیٹھ کر پھولوں کی مالا وغیرہ بنانے کی عادی تھی۔

"یہ کس قدر حسین ہے رخ۔"

وہ ستائشی لب و لہجے میں بولتی اسے دلکشی سے مسکرانے پہ مجبور کرگئی۔وہ کھل کر ہنستے وہی گول گول گھومنے لگی۔یکایک ایک منظر پہ اس کی آنکھیں ٹھٹھکی تھی۔

قدم خود بخود اس جانب اٹھے تھے جہاں ایک بڑے سے پنجرے میں بہت سے پنچھی قید تھے وہ خود کو اس جانب جانے سے روک نہ پائی تھی مگر زیادہ حیران کی اسے ایک جانب رکھے چھوٹے سے سنہری رنگ کے پنجرے کو دیکھ کر ہوئی کیونکہ اس نے مختلف رنگوں کی حامل دو انتہائی خوبصورت چڑیا چہچہارہی تھی جیسے اس قید سے آذادی چاہتی ہو۔اس نے چونک کر اس پنجرے کو جیسے ہی چھوا اندر موجود پنچھی پھڑپھڑانے لگے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ لالہ نے رکھے ہوئے ہیں۔یہ باقی سارے اماری پسند کے ہیں مگر یہ والے دو" لالہ نے شکار کر کے حاصل کیے تھے۔لالہ کو شکار کرنا بہت پسند ہے مگر وہ چاہ کر بھی ان دونوں کو کچھ کہہ نا پائے تھے تبھی اسے یہاں سنبھال کر رکھ لیا۔"

لالہ رخ اسے مزید بھی کچھ بتارہی تھی مگر اس کا دھیان تو فقط لالہ نام کی پکار پہ ہی تھم سا گیا تھا۔آنکھوں میں جلتی جوت نجانے کیوں بجھ گئی تھی۔اس کے بعد اس کا جی باغیچے میں بلکل نہیں لگا تھا۔وہ افسردگی سے واپس حویلی کے اندر آگئی۔لالہ رخ کو حیرت تو ہوئی مگر وہ خاموشی اختیار کرگئی۔اندر قدم رکھتے ہی اس کی نگاہ صوفے پہ بیٹھی تڑپتی ہوئی ذر بی بی کی جانب اٹھی تو وہ بھاگتے ہوئے ان کے نزدیک پہنچی تھی۔

"مورے کیا ہوا مورے۔"

وہ ان کا گال سہلاتے ہوئے بولی تو وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ارے کچھ نہیں ہوا امارے بچے بس درد ہے تھوڑا سا اور یہ تو ویسے بھی بڑھتی"
"عمر کا تقاضا ہے۔یہ تو پھر ساتھ ساتھ ہی ہے نا۔

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولی۔اس دوران لالہ رخ بھی اندر آچکی تھی۔پرخہ کے ذہن میں ایکدم سے جھماکہ سا ہوا۔آنکھوں میں مخصوص چمک لہرائی۔

رخ تو مورے کو لے کر کمرے میں جاؤ۔ ام ابھی آتا ہے اور دیکھیے گا مورے"
"آپ کی یہ تکلیف منٹوں میں دور ہو جائے گی۔

وہ نرم لہجے میں اسے تاکید کرتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔رخ نے اس کی بات پہ عمل کیا تو وہ بھی کچن کی جانب چل دی۔

چھوٹی بیوی آپ کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہے نہ آپ امارے کو"
بتائے ورنہ صاحب بہت غصہ کریں گے کہ ہم نے آپ کو باورچی خانے میں کیوں
"آنے دیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ایک ادھیڑ عمر ملازمہ اپنی چھوٹی سی بی بی کو دیکھ متانت سے بولی مگر پرخہ نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔اسے ان کا خود کو بی بی کہنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"پہلی بات دی جان آپ امارے کو بی بی مت کہیں آپ ہمارے کو آج سے پرخہ ہی کہہ کر مخاطب کریں گی ورنہ امارے کو اچھا نہیں لگے گا اور آج جو میں یہاں کرنے آئی ہوں وہ صرف ام ہی کرسکتا ہے۔آپ بس امارے کو وہ سب چیزیں دیتی جائیے جو میں مانگتی ہوں۔"

وہ ان ست گزارش کرنے والے انداز میں بولی تو وہ جلدی سے مان گئی۔اسی طرح ان کے ساتھ مل کر اگلے بیس منٹ میں اس نے وہ قہوہ بہت اچھے سے تیار کرلیا تھا۔اسے ایک بڑے سے پیالے میں انڈیلتے اس کا رخ اب ذر بی بی کے کمرے کی جانب تھا۔

"بھلا کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی پرخہ۔ابھی دوا لیتے تو ٹھیک ہوجاتے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرزنشی لہجے میں بولی مگر پرخہ نے کوئی جواب نا دیا بلکہ ایک جانب رکھا چھوٹا سا پیڑھا اٹھاتے ان کے آگے رکھا تھا۔

"دوا کا کیا ہے مورے وہ ہمیشہ کھانی پڑے گی مگر اس قہوے میں بہت شفا ہے یہ امارے کو مورے نے بنانا سکھایا تھا۔کاش میں ان سے مل پاتی مگر امارے کو کوئی لے کر ہی نہیں جاتا اور آپ جانتی ہیں مورے کہتی ہیں کہ میری بیٹی کے ہاتھوں میں شفا ہے اس قہوے سے دیکھیے گا آپ بلکل ٹھیک ہوجائیں گی۔یہ ذیادہ کڑوا بھی نہیں ہے۔میں ایسے بناتی ہوں۔"

وہ ساتھ ساتھ انہیں پلاتے نم لہجے میں بول رہی تھی۔اس کے لہجے کا بھاری پن ان دونوں نے صاف محسوس کیا تھا۔ابھی تو وہ ان کی موت سے ہی باخبر تھی ناجانے جب اس راز سے پردہ اٹھنا تھا تو اس کی کیا حالت ہونی تھی۔وہ پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھررہی تھی۔

"ارے یہاں کیا ہورہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نوفیل جو کسی ضروری کام کی بدولت صبح سویرے ہی کہی نکل گیا تھا اب واپس لوٹا تو اب سب کو ایک ہی کمرے میں بسیرا کیے دیکھ کر گویا ہوا۔جواباً لالہ رخ نے پوری بات اس کے گوش گزار دی۔

مورے اگر آپ کہتی ہو تو ام ڈاکٹر پہ چلتے ہیں وہ علاج کریں گے آپ کا۔اب"
"کیسی طبیعت ہے آپکی۔

وہ پریشانی کے عالم میں ان کی پیشانی چومتے ہوئے بولا تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

نہیں پرخہ نے یہ قہوہ پلایا ہے اس سے دیکھو گی شفا ملتی ہے یا نہیں۔تو پریشان"
"نا ہو اور جا نہا دھولے صبح سے تھکا ہارا اب لوٹا ہے۔

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے بولی تو وہ ایک نظر پرخہ پہ ڈال کر اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

جا میرا بیٹا اپنے کمرے میں جا لالہ پلادیتی ہے امارے کو یہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے اس کی اداسی کو بھانپتے اسے منظر سے ہٹانا چاہا تو وہ لبوں کو آپس میں پیوست کرتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے باہر کی جانب چل دی۔کمرے میں قدم رکھتے ہی وہ اسے اپنی گھڑی اتارتا ہوا دکھائی دیا تھا۔اسے دیکھتے مدھم سا مسکرایا تو وہ چاہ کر بھی مسکرانا سکی۔

"کیا ہوا پرخہ سب ٹھیک ہے نا کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔"

وہ اپنی چادر کھونٹے پہ لٹکاتے اس کی جانب مڑا جو انگلیاں چٹخانے میں مصروف تھی۔اس کی جانب سے کوئی جواب نا پاکر وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آیا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"کیا ہوا ہے اداس کیوں ہو۔بات کیوں نہیں کررہی امارے سے۔"

وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا تو اس کی آنکھوں میں نمی سی چھاگئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مورے کے پاس جانا ہے امارے کو۔آپ لے جائیں نا لالہ نہیں لے کر گئے"

تھے۔ام جانتا ہے ان کو بھی اب اماری ضرورت نہیں ہے جیسے بابا جان نے

امارے کو مارنا چاہا ویسے ہی انہوں نے بھی گردن میں اٹکی ہڈی کی طرح ہم کو نکال

"باہر کیا ہے۔امارے سے اب کوئی پیار نہیں کرتا۔سب بھول گئے ہیں۔

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھ نوفیل نے ہولے سے اسے اپنے

ساتھ لگایا تھا۔

"پرخہ ام دونوں چلیں گے نا بہت جلد اور کسی کے متعلق غلط سمجھنے۔"

غلط کو غلط ہی کہا جاتا ہے جب امارے گناہ کو گناہ کہا جاتا ہے تو پھر غلط بھی تو"

غلط ہی ہوتا ہے نا۔امارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔کیوں امارے کو چکی میں پیسا

"جارہا ہے۔

وہ روتے ہوئے اپنی ہی قسمت پہ ماتم کناں تھی۔گھاؤ ہی اس قدر گہرا تھا جو بھولے

نہیں بھلایا جارہا تھا۔نوفیل نے ایک تھکی تھکی سی سانس فضا کے سپرد کی۔ابھی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس حالت میں قطعی نہیں تھی کہ اسے کسی بھی قسم کا جھٹکا دیا جاتا ورنہ وہ اسے ایک سیکنڈ کی بھی دیری نا کرتے برتخنہ کی موت کے متعلق بتا چکا ہوتا۔

"میں نے کیا کہا تھا تمہارے کو کہ جب میں پاس ہوں تو کسی تیسرے فرد کے متعلق بات نہیں کرو گی تم تو پھر کیوں کسی شخص کو درمیان میں لایا جارہا ہے۔اپنی بات کرو اماری بات کرو مگر کسی کے متعلق نہیں ٹھیک ہے نا۔"

وہ اس کی متورم آنکھوں کو پونچھتے اس کی نم پیشانی پہ ہولے سے لب مس کرتے پیچھے ہوا تو وہ اثبات میں سر ہلاگئی اور سختی سے گالوں کو رگڑتے بمشکل مسکرادی۔

"چلو پھر بتانا شروع کرو کہ آج سارا دن کیا کیا۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولتے اپنی آستین فولڈ کرنے لگا۔پرخہ نے بغور اس کی جانب دیکھا تھا۔

"آپ کو پتہ ہے لالہ رخ ابھی امارے کو اپنے باغیچے میں لے کر گئی تھی وہ بہت خوبصورت تھا مگر امارے کو ایک چیز اچھی نہیں لگی وہاں پہ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے دھیانی میں بولتے بولتے رکی تو اس نے ٹھٹھک کر اس کیجانب دیکھا جس کے چہرے پہ ناپسندیدگی صاف واضح تھی۔

"کیا نہیں اچھا لگا اماری پرخہ کو۔"

وہ مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ کر بولا جو اب اپنے لبوں پہ دونوں ہاتھ جماچکی تھی۔چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑچکا تھا۔وہ جلدبازی میں بول تو چکی تھی مگر ناجانے اس کی بات پہ اب وہ کیا رد عمل ظاہر کرتا۔

"نہیں کچھ بھی نہیں سب کچھ اچھا تھا۔"

وہ گڑبڑاتے ہوئے بے ساختہ تصحیح کر اٹھی۔

"جھوٹ نہیں پرخہ۔"

اس کی تنبیہی پکار پہ وہ گہرا سانس بھرتے اس کے نزدیک آئی اور سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"ایک بات کہوں آپ سے۔"

وہ یک ٹک اس کے چہرے کو تکتے ہوئے بولی جس کے لب اس کی بات پہ خوشگوار مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"سو باتیں کہو سکون میرے۔"

وہ اس کی جانب جھکتے زندگی سے بھرپور لہجے میں بولتے اس کے دل کی دنیا میں ادھم مچاگیا۔

"وہ جو باہر باغیچے میں پنجرہ ہے جس میں آپ نے دو رنگ برنگے پنچھیوں کو قید کیا ہوا ہے۔وہ امارے کو اس قید میں بلکل اچھے نہیں لگے۔"

وہ ایک ایک لفظ سوچ سوچ کر بول رہی تھی تاکہ اس کی بات نوفیل کو ناگوار نا گزرے۔نوفیل نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ناپسندیدگی پھیلی ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہاں وہ امارے دل کے انتہائی قریب ہیں مگر تمہاری خواہش بھی ام سے رد نہیں"
"ہوگی تو چلو پھر۔

وہ اپنی تمام تر مصروفیات رد کرتے اس کی جانب چوڑی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔

"کہاں چلیں۔"

وہ بے دھیانی میں بولتے زبان دانتوں تلے دبا گئی۔نوفیل نے دلچسپی سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا تھا۔

انہیں ایک نئے سرے سے زندگی دینے۔انہیں آزادی دینے۔اب تمہیں نہیں"
"پسند تو پھر یہ بات تو کسی صورت رد نہیں ہو سکتی۔

اس کی بات پہ پرخہ نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا یکلخت اس کے لبوں کے گوشوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ ابھری تھی۔اس نے جلدی سے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اپنا ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا جسے نوفیل نے کسی اعزاز کی مانند تھامتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

"چلو یہ کام بھی میں تمہارے کو سونپتا ہوں کردو انہیں آزاد آج اس قید سے۔"

اس نے لاک سے پنجرہ کھولتے یہ کام بھی اسے سونپا تھا۔پرخہ نے ہنوز مسکراتے ہوئے نرمی سے اسے ہاتھ میں تھاما تو وہ مزید چہچہانے لگی۔اسے یوں اپنی گرفت میں پھڑپھڑاتا دیکھ وہ کھل کر ہنس دی تھی اور اس کی اسی ہنسی کے نوفیل خان صدقے اتارتا رہ گیا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ان پنچھیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کیلیے اس قید سے نجات دلادی تھی۔اس کے چہرے پہ بچوں جیسی خوشی تھی۔

"اب خوش ہو۔"

وہ پرخہ کو اپنے حصار میں لیتے بھاری لہجے میں بولا۔ان دونوں کی نگاہیں آسمان میں اڑتے پنچھیوں پہ ٹکی ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"بہت ذیادہ۔"

اس کی آواز کسی سرگوشی سے کم نا تھی۔

آئندہ دل میں کوئی بھی خواہش ہو نا پرخہ تو بلا جھجک میری سماعتوں میں اتاردینا"

"میں جی جان لگادوں گا اسے پورا کرنے میں۔یہ امارا وعدہ ہے تم سے۔

وہ انگلیوں کے پوروں سے اس کے گال کو چھوتے گھمبیر لہجے میں بولتے پرخہ کے دل میں اپنے لیے عزت و احترام مزید بڑھاگیا تھا۔

صاحب باہر شہرام خان آئے ہیں اور وہ آپ کے ملنے کی خواہش ظاہر کررہے ہیں۔

اپنے نزدیک سے آنے والی آواز پہ نوفیل نے چونک کر پرخہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ایک سردپن عود آیا تھا۔

انہیں مردان خانے میں بٹھاؤ شیردل۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے سخت لہجے میں بولتے پرخہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا۔وہ خاموشی سے ایک بے قرار نگاہ اس پہ ڈالتے مریل قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔نوفیل نے بنا کسی دیری کے وہاں جانا مناسب سمجھا تھا۔

تم یہاں خیریت۔وہ بھی اس وقت۔

نوفیل نے اس کے گلے لگتے سامنے صوفے پہ جگہ سنبھالی تھی۔

دیکھو نوفیل تمہیدیں باندھنا مجھے نہیں پسند میں سیدھی بات کروں گا۔صبح مجھے ایک میسج موصول ہوا ایک الجھی ہوئی پہیلی سا میں نے تمہیں ہزار بال فون کیا مگر تم اٹھانا پسند نہیں کرتے اس میں کیا مطلب اخذ کروں۔امارا دماغ پھٹا جارہا ہے ام نے اس میسج کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور کچھ حد تک ہم اسے سلجھانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

وہ مزید بھی کچھ بول رہا تھا مگر نوفیل کے چہرے کے عضلات تنتے جارہے تھے۔صوفے کی ہتھی پہ اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

2:00am blast(SH)

کہی اس میسج کی بات تو نہیں کررہے تم شہرام۔

نوفیل نے موبائل کی سکرین اس کی جانب کی تو شہرام کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے مٹھیوں کو اس قدر شدت سے بھینچا کہ ہاتھوں کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوگئی۔

تمہیں بھی یہی میسج مطلب میرا شک درست ہے پرخہ۔

وہ بگڑے تنفس سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

تم صبح سویرے نواب کو بھی یہاں بھیج سکتے تھے تاکہ امارے کو خبر ہوجاتی۔

وہ جتانے والے لب و لہجے میں گویا ہوا۔

کل سے نواب کا کچھ اتا پتہ نہیں ہے یہاں تک کہ اس کا نمبر بھی بند ہے۔ناجانے کیا ہونے والا ہے مگر جو بھی ہونا ہے وہ اسی حویلی میں ہونا ہے رہی

All rights reserved to novelslounge.com

بات اس میسج کی تو لازماً یہ ہمارا کوئی خیر خواہ ہی ہے ورنہ اس قسم کے میسج ہمیں موصول نا ہورہے ہوتے۔

اس کی آنکھوں میں ایک مخصوص چمک لہرائی تھی۔

پرخہ تم سے ملنا چاہتی ہے شہرام۔وہ اپنی مورے سے بھی ملنا چاہتی ہے۔

نوفیل کی آواز پہ شہرام نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں ایک واضح تنبیہہ تھی۔

جب تک اس کے گنہگاروں کو اس کے سامنے نہیں لے کر آتا میں اس وقت تک اس کے سامنے نہیں جاؤں گا اور رہی مورے کی بات تو میں اس کی حالت کی پیش نظر نہیں چاہتا کہ ابھی اسے اس متعلق کچھ بھی معلوم ہو۔

اس کی بات بھی کسی حد تک درست تھی تبھی خاموشی اختیار کرگیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آج رات ہمارے دشمنوں پہ بہت بھاری گزرنے والی ہے اور میں سوچ چکا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔جہاں سے اپنی جیت کی تیاری کررہے ہو اسی مقام پہ لاکر ایسی مات سے روشناس کرواؤں گی کہ زندگی تنگ پڑنے لگے گی۔سانسوں کی روانی میں دقت پیش آئے گی۔

وہ پراسرار انداز میں بولتے نوفیل کو بھی اپنے ساتھ ہی مسکرانے پہ مجبور کرگیا۔ایکدم کچھ یاد آتے ہی اس نے اپنی جیب سے پین نکالتے شہرام کی جانب بڑھایا تھا جو اس نے سرعت سے تھامتے اپنی جیب میں ڈالا تھا۔

تم نے دیکھا واقدار یوسف ذئی اود پشمینہ کے پین کو۔

وہ کچھ سوچ کر بولا۔شہرام نے سہولت سے نفی میں سر ہلایا۔

وقت نہیں ملا مگر اب دیکھو تم میری گاڑی سے لیپ ٹاپ منگوادو ذرا۔

وہ ان تین سیاہ رنگ کے پین کو موڑھے پہ رکھتے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے بولا۔نوفیل نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

دشمنوں کو لگتا ہے ہم ہر معاملے سے بے خبر ہے مگر کیا شہرام خان بے خبر ہوسکتا ہے۔؟وہ شاید شہرام خان کو فراموش کر گیا ہے اسے لگتا ہے کہ اپنی ماں بہن کے ساتھ اس نے مجھے بھی مار دیا ہے۔جو شہر میں بیٹھ کر ایک ایک چیز پہ نگاہ رکھتا ہے تو کیا وہ ان چھوٹے موٹے دشمنوں سے بے خبر ہوگا۔

وہ شاطرانہ مسکراہٹ سمیت بولا۔

شہرام خان روز ملنے والی موت کے بعد دوبارہ ایک نئے سرے سے سر اٹھاتا ہے ایک نئے عزم اور طاقت کے ساتھ۔

نوفیل نے اس کے دماغ کے آگے سر خم کیا تھا جس کے چہرے پہ جیت کا جنون واضح تھا اور اس بات کو نوفیل سے بہتر کون جان سکتا تھا۔اب انہیں بس رات کے دو بجے کا انتظار تھا جب اصل میں اس کے ہاتھ جیت کا تغمہ لگنا تھا۔سب سمجھ رہے تھے کہ شاید وہ بکھر کر مسکرانا بھول گیا ہے مگر وہ تو کبھی

All rights reserved to novelslounge.com

بکھرا ہی نہیں تھا بلکہ وہ اس کے خلاف جال بننے والو کو اپنے بنائے گئے جال میں ہی اتارنے کی تیاری کررہا تھا۔وہ مقابل کو فریب دینا بہت اچھے سے جانتا تھا۔

****

پورے گھر میں سناٹے کا راج تھا گھڑی رات کے بارہ بجارہی تھی۔سناٹے کی بدولت گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک کی آواز پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی۔ایک جانب صوفے پہ لاپرواہی سے بیٹھا ارتضی سیب کھاتے ٹی وی دیکھنے میں مگن تھا البتہ اپنی ماں کی نگاہیں وہ بار ہا بار دروازے کی جانب محسوس کررہا تھا اور ایسا کیوں تھا یہ بھی وہ بخوبی جانتا تھا تبھی تاسف سے نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔

کیا ہوگیا ہے ماں اجائے گی وہ بچی تھوڑی نا ہے جو اتنی رات کو آپ اس کیلیے جاگ رہی ہیں۔

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا۔انہوں نے جواب میں غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کس قدر لاپرواہ تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اتنی لاپرواہی بھی اچھی نہیں ہوتی ارتضی۔اس کی جگہ اگر تمہاری بہن ہوتی تو پھر کیا کرتے۔

وہ کرخت لہجے میں بول کر سر جھٹکتے زمین پہ گرے کشنز اٹھانے لگی۔ارتضی نے ان کی بات پہ تمسخرانہ مسکراہٹ وہی روکی تھی اور ایک جھٹکے میں سیدھا ہوکر بیٹھا۔

میری پیاری ماں تو میں اپنی بہن کو گھر سے باہر اس وقت قدم بھی نا نکالنے دیتا اور دوسری بات نا ہی ہم لوگ اسے بچپن سے اس قدر آزاد خیال بناتے۔ایک لڑکی اچھی لگتی پے آزاد خیال مگر ایک حد تک۔جب حدیں ٹوٹ جائیں تو پھر اللہ ہی وارث ہوتا ہے۔خالہ نے بچپن سے ہی اکلوتی اکلوتی کرکے اسے سر پہ چڑھالیا ہے اور ابھی بھی وہ خالہ کی اجازت سے ہی گئی ہے نا تو اپ کیوں پریشان ہورہی ہیں۔

اسے اب شدید غصہ آیا تھا تبھی بغیر کسی لحاظ کے بولا۔وہ بھی اس کی بات سے کسی حد تک صحمت تھی۔

مگر وہ اس گھر میں فلحال رہ رہی ہے ہماری ذمہداری۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ارتضی ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہی ٹوک گیا تھا۔

ماں ایک کپ چائے پلادیں پلیز۔شہزا نامہ سننے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔

وہ سر جھٹک کر بولتے دوبارہ اپنی توجہ دوسری جانب مبذول کراگیا۔

یہ کیا طریقہ ہے ارتضی یونی ختم ہونے والی ہے مگر لگتا ہے ساتھ عقل بھی ختم ہونے والی ہے۔

اپنے عقب سے آنے والی اپنے دشمن اول کی سخت آواز پہ اس نے یوں ہی آڑھا ترچھا لیٹے لیٹے پیچھے کو گردن گرائی اور انہیں دیکھتے بائیں آنکھ دبائی تھی۔وہ دانت کچکچا کر رہ گئے۔

ڈیڈ آپ بھی کریں نا میری طرح بہت مزہ آتا ہے یقین کریں۔اب بھائی بہن تو دیا نہیں آپ نے مجھے کس کے ساتھ انجوائے کروں آجائیں آپ میرے ساتھ دونوں مل کر کرتے ہیں۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان کی جانب باہیں پھیلاتے ہوئے بولا۔

تمہیں دیکھ کر شکر کررہا ہوں کہ بہت اچھا کیا جو دوسری اولاد نہیں لی ہم نے۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتے جھنجھلا کر ون سیٹر صوفے پہ براجمان ہوگئے۔

بہت گندی بات اپنی بیوی کا بھلا کردیا آپ نے جو میرے بعد ہی فل سٹاپ لگوادیا اور اب آپ کی بیوی ابھی سے ہی میری بیوی پہ تشدد کرنے کا سوچتی ہے مجھے بارہ لڑکوں کی دعائیں دے دے کر۔اٹس ٹوٹلی ان فئیر ڈیڈ۔

وہ مصنوعی شکوہ کناں لہجے میں بولتے انہیں گڑبڑانے پہ مجبور کرگیا۔وہ ٹھیک ٹھاک شرمندہ کرکے رکھ دیتا تھا۔

ویسے ماں آپ کی دعا ایک صورت میں قبول ہوسکتی ہے مگر ایک شرط پہ چھ بہن بھائی آپ مجھے لادیں چھ پوتے پوتیاں میں آپ کو لادوں گا۔رونق کی رونق اور آپ کی خواہش بھی پوری ہوجائے گی۔بارہ بچوں والی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ نواز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ان کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑگیا۔اس سے قبل کہ وہ کوئی جواب دیتے بیل بجنے کی آواز پہ وہ ایک جست مین اٹھتے باہر کی جانب بھاگا تھا تاکہ شزا بیگم کا استقبال کرسکے۔

اوہ ہیلو ارتضی تم ابھی تک جاگ رہے ہو۔اوہ آپ دونوں بھی میں نے منع بھی کیا تھا خالہ کہ مجھے دیری ہوجائے گی آپ سوجائیے گا۔

وہ اپنا بیگ میز پہ رکھتے ہوئے بے نیازی سے گویا ہوئی۔ارتضی نے بمشکل چہرہ جھکاتے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

تم اس گھر کی بیٹی ہو شزا تمہاری حفاظت ہمارے ذمے ہے اور اگر تمہیں ساری زندگی ارتضی کی بیوی بنا کر میں یہاں لانا چاہوں تو یہ چیز قطعی برداشت نہیں کروں گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ غیض بھرے لہجے میں بولی۔ارتضی کے مسکراتے لب ان کی بات پہ فوراً سے بیشتر سمٹے تھے البتہ شنزا نے ہونق پن سے ان کی جانب دیکھا۔ارتضی کو اپنے اطراف میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ویٹ واٹ خالہ کیا ہوگیا ہے ارتضی کو میں نے کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا وہ صرف میرا دوست اور کزن ہے آپ پلیز اس بابت سوچتے اپنی بے لگام سوچوں کو بڑھاوا مت دیں۔

وہ ہنستے ہوئے بولی۔اس سارے قصے میں پہلی بار ارتضی ذبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔اس کی تو باچھیں ہی کھل گئی تھی مطلب وہ شنزا سے اس قسم کے جواب کی توقع نہیں کررہا تھا۔

اوہ شنزا یو آر مائی بیسٹ فرینڈ۔

وہ شنزا کو ساتھ لگاتے نادیدہ آنسو پونچھ کر بولتے نائمہ کو دیکھ بائیں آنکھ دیا۔البتہ وہ صدماتی کیفیت میں شنزا کی جانب دیکھ رہی تھی جس نے ایک لمحے میں ان کی

All rights reserved to novelslounge.com

بچپن کی خواہش کا فالودہ بنادیا تھا۔وہ اپنا بیگ اٹھاتے ان سب کو گڈ نائٹ بول کر زینوں کی جانب بڑھ گئی۔

ماں تمہاری خواہش تو رد ہوگئی ماں۔اب کیا ہوگا ری ماں۔

اس کے جانے کے بعد وہ مستقل ہنستے لوٹ پوٹ ہوتے ان کا مذاق بنارہا تھا اور وہ جلتے کڑھتے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

ایک یہی نمومہ ملا تھا اد دنیا میں لانے کیلیے۔

نواز کی ناگوار آواز پہ نائمہ نے غصیلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

مجھ اکیلی کو کیوں زمہدار ٹھہرارہے ہیں۔ویسے بھی سب کہتے ہیں کہ یہ صورت میں مجھ پہ اور حرکتوں پہ آپ پہ گیا ہے تو پھر نمونے کی اولاد نمونہ ہی ہوگی نا۔

وہ غصے سے بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔پیچھے وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

چچ چچ چچ ڈیڈ میری طرح آپ کی بھی کہی عزت نہیں ہے۔کاش شروع سے اپنی عزت بنوائی ہوتی تو آج آپ کی بدولت میری بھی عزت ہوتی مگر خود تو رلے ہینوں بھی ساتھ ہی رول دیتا ظالم باپ۔خیر کوئی گل نہیں تیرا غم میرا غم ایک جیسا صنم۔

وہ ذبردستی ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ان کے دونوں گالوں کو چومتے قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔نواز نے طیش بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو انہین ہنستا ہوا انتہائی ذہر لگ رہا تھا مگر فلحال وہ افسوس کرنے کی بجائے کچھ نہیں کرسکتے تھے۔

****

ویسے آپ کا کیا خیال ہے مطلب اگر میں آپ سے اس متعلق پوچھو کہ شادی گھر والو کی مرضی سے کرنی چاہیے یا اپنی مرضی سے تو اس متعلق آپ کی رائے کیا ہوگی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ لڑکی شاید اپنا کوئی ولاگ بنارہی تھی تبھی ان تینوں کے نزدیک آتے بڑے کونفیڈینٹ سے گویا ہوئی۔فارس نے چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ہاتھ کا مائیک بنائے اس سے یہ سوال کررہی تھی۔فارس ایک جست میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ہائے مائے سیلف فارس شیخ آج اس ولاگ میں ایز ا گیسٹ میں آیا ہوں تو اس بات کی گارنٹی میں دے سکتا ہوں کہ آپ کا یہ ولاگ ہزاروں میں نہیں لاکھوں میں نہیں بلکہ کڑوڑوں میں لوگ دیکھیں گے۔آخر کو میں جس چیز کو شرف بخشتا ہوں وہ تو آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہی ہے خیر آپ اپنا سوال ایک بار پھر سے دہرائیں محترمہ۔

وہ مکمل طور پہ اپنا تعارف کرواتے آخر میں پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ اڑستے ایک ادا سے بولا۔ہادی اور ارتضی نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی سج دھج ہی نرالی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شادی گھر والو کی مرضی سے کرنی چاہیے یا اپنی مرضی سے تو اس متعلق آپ کی رائے کیا ہوگی۔

اس نے ایک بار پھر سے اپنا سوال دہرایا۔

بس شادی ہونی چاہیے۔گھر والوں کی یا اپنی مرضی سے کیا ہوتا ہے۔

ارتضی فارس کے کندھے سے اچک کر مسکراتے ہوئے بولا تو وہ لڑکی کھل کر ہنس دی۔فارس اس کی حرکت پہ دانت پیس کر رہ گیا۔مطلب اتنا اچھا موقع تھا فیمس ہونے کا اور اس ٹھگ باز نے وہ بھی چھین لیا۔

اچھا اس کے علاوہ ایک لڑکی میں آپ کس چیز کی ڈیمانڈ کرتے ہیں جسے آپ کی بیوی بننا چاہیے۔

وہ ایک بار پھر فارس سے مخاطب ہوئی۔

بس سانسیں چلتی ہو برابر باقی تو ہماری موجودگی ہی اسے حسین بنادے گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ایک بار پھر اچک کر بولتے قہقہہ لگا اٹھا۔فارس نے اگلے ہی لمحے اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

تو بھونک لے میری خیر ہے۔چل دفعہ ہوجا خبیث انسان تجھے تو ویسے بھی شادی کی بہت جلدی ہے ندیدے انسان۔

وہ اس کے اوپر گرتے اس کی گردن پہ دباؤ بڑھاتے ہوئے بولا۔وہ مسلسل قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔مریم نے حیرت سے ان دونوں کو ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے دیکھا تھا۔

بس کرجاؤ فارس تم تو میکس سے بھی برے ہو۔کس قدر ڈراؤنی انکھیں لگ رہی ہیں تمہاری۔

وہ اس کی گھورتی آنکھوں پہ چوٹ کرنے والے انداز میں باقاعدہ جھرجھری لیتے ہوئے بولی۔فارس کے حرکت کرتے ہاتھ اس کی بات پہ تھمے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ویسے کاش یم یم تم میکس کی نگاہوں کی طرح میری نگاہوں سے بھی خوفزدہ ہوتی۔میں قدم بقدم چلتے تمہارے نزدیک آتا تو تم سہم جاتی۔ہائے کیا دن ہوتا وہ۔"

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کر جھکتے دلفریبی سے گویا ہوا۔مریم نے اس کی بکواسیات پہ خونخوار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

خیال کرنا فارس میاں کہی یہ مریم ڈر ہی نا جائے وہ بھی تم سے۔نا تمہارے پاس ڈرانے والی شکل ہے اور نا ہی عقل۔"

وہ ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے بیزاری سے بولتے اپنی تمام تر توجہ عناب کی جانب مبذول کرا گئی جو اس سے نجانے کونسے رازونیاز کرنے میں مصروف تھی۔فارس کی آنکھیں اس کی بات پہ کسی احساس کی تحت چمک اٹھی۔وہ ذرا سا اس کی جانب جھکا۔

"مطلب تم مانتی ہو کہ میں اچھا خاصہ ہینڈسم ہوں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ شرارتی مسکراہٹ لبوں میں دبائے مزے سے بولا۔مریم اس کی بات پہ گڑبڑا کر سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

"اب میری بات کا مطلب یہ بھی نہیں تھا۔"

وہ خاصہ منہ بگاڑ کر بے ساختہ اس کی تصحیح کرتے ہوئے بولی جسے صرف اپنی تعریف کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا۔

اٹس اوکے یم یم ویسے بھی میں صرف اپنے مطلب کے ہی معنی اخذ کرتا"

"ہوں۔

وہ دلکشی سے مسکرا کر دایاں آئبرو اچکاتے بے نیازی سے بولتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔مریم نے ہونق پن سے اس کی پشت کو تکا جس کی باتوں کے مطلب بھی اسی کی طرح بے ڈھنگے ہی تھے۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ تمہاری شاپنگ مکمل ہوگئی پرسوں تو نکاح ہے ان کا۔یہ نا ہو کہ کل جلدبازی میں کچھ خریدنا پڑجائے۔

عافیہ رات کے کھانے کیلیے سلاد تیار کرتے مصروف سے انداز میں گویا ہوئی۔عفیفہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

نہیں آنٹی سب کچھ ڈن ہے آپ پریشان مت ہو۔پری تمہیں کچھ چاہیے کیا اب یہ سمیٹ دوں۔

وہ مسکرا کر انہیں جواب دیتے پریسہ کی جانب متوجہ ہوئی جو پوری دلجمعی سے پاستہ بنانے میں مصروف تھی۔اس کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تمام چیزیں سمیٹنے لگی۔ساتھ ہی ان تینوں نے مل کر رات کے کھانے کا میز لگایا تھا۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی پریسہ تو عادل کو بلانے ان کے کمرے کی جانب چل دی۔عفیفہ نے اس کی پشت کو ایک نظر دیکھتے خاموشی سے کرسی کھینچی۔اس سے قبل کہ وہ اس پہ براجمان ہوتی عافیہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ جاؤ صدام کو بلا لاؤ کھانے کیلیے۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔پہلے تو اس نے انہیں ایسے دیکھا جیسے انہوں نے کوئی انہونی بات کردی ہو مگر پھر جی کڑا کر کرسی کھینچتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اب اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔عافیہ نے دل ہی دل میں ان دونوں کا رشتہ سنور جانے کا شدت سے دعا کی تھی کیونکہ ان دونوں کا الجھا الجھا رویہ تو وہ شروع دن سے محسوس کررہی تھی۔کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی نگاہ صدام کی جانب اٹھی جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بالوں کو سنوارنے میں مصروف تھا۔اس پہ نگاہ پڑتے ہی صدام کے لبوں پہ ایک خوشگوار مسکراہٹ پھیلی تھی۔

ارے تم کیوں آئی میں نیچے آنے ہی والا تھا۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔عفیفہ نے اس کے مسکرانے پہ دل ہی دل میں دانت کچکچائے تھے۔

ناچنے آئی ہوں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تڑخ کر بولی۔جس کے ہونٹوں میں دبی مسکراہٹ اسے مزید آتش فشاں بنارہی تھی تبھی جو منہ میں آیا بول گئی۔اس کی بات پہ صدام نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

تم نچوانے کے ساتھ ساتھ ناچتی بھی ہو۔حیرت کی بات ہے ویسے بیگم صاحبہ۔

وہ طنزیہ انداز میں بولتے اس کا پور پور سلگا کر راکھ کرگیا۔اس نے مٹھیاں بھینچتے بمشکل اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا۔

میری بات کان کھول کر سن لیں میری اتنی اوقات نہیں ہے کہ میں آپ کو اپنے اشاروں پہ نچواؤں۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی اور دل میں خود کو کوسنا نا بھولی تھی بھلا کیا ضرورت تھی اوپر اس شخص کے پاس آنے کی۔اس سے پہلے کہ وہ غیض کے عالم میں وہاں سے نکلتی صدام کی آواز نے اس کے قدم وہی روکے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مگر میں نے تو اپنا ذکر ہی نہیں کیا۔میں تو بس ایک سرسری سی بات کررہا تھا۔اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔

وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سمیت بولتے اس کے کندھے سے کندھا ٹکراتے بائیں آنکھ دباگیا۔عفیفہ نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالتے تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔صدام نے اس کے جاتے ہی پریشانی سے اپنے دکھتے سر کو مسلا اور خود بھی اس کی تقلید میں قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ڈائننگ ٹیبل پہ پہنچتے ہی ان سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی تھی۔

یہ تمہارے چہرے کو کیا ہوا ہے۔

عادل پاستہ پلیٹ میں ڈالتے۔مصروف سے انداز میں صدام سے مخاطب ہوئے تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا اور ایک نگاہ عفیفہ پہ ڈالی تھی جو ناچاہتے ہوئے بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بس ڈیڈ آپ کی بہو کی کرم نوازگی ہے۔

اس کی بات پہ جہاں سب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا وہی عفیفہ بری طرح سٹپٹائی تھی۔ سب کی نگاہوں کا ارتکاز اپنے چہرے پر محسوس کرتے اسے اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ سب کچھ غلط معنی اخذ کرچکے ہیں۔

صدام تم سے مجھے ایسی حرکتوں سے قطعی توقع نہیں تھی مگر تم ہمیشہ سے ہی میری توقع کے برعکس جاتے ہو۔

عادل تنک کر بولتے اسے گھورنا نہ بھولے۔

میرا مطلب تھا کہ آپ کی بہو مجھے ہمہ وقت غصہ دلاتی رہتی ہے تو چہرہ تو سرخ ہوگا ہی نا۔

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے جتانے والے انداز میں بولا تو اب کی بار سٹپٹانے کی باری ان سب کی تھی۔ کچھ ہی دیر میں خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہیں عادل اور صدام تو لاؤنج کی جانب بڑھ گئے جبکہ باقی تینوں برتن سمیٹنے لگی۔

آنٹی آپ جائیں ہم دونوں کرلیں گے۔آپ بابا کو چائے دے دیں جاکر۔

عفیفہ ان کے ہاتھ میں ٹرے تھماتے ہوئے بولی تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب بڑھ گئی مگر سامنے سے آتے صدام کو دیکھتے ان کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔

ارے کہاں جارہے ہو میں چائے لارہی تھی وہ پی کر جانا۔

وہ سنجیدگی سے بولی مگر وہ ان کا ماتھا چومتے ہولے سے نفی میں سر ہلاگیا۔اس کے وجود میں حرارت محسوس کر عافیہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

صدام تمہاری طبیعت ٹھیک ہے اتنے گرم کیوں ہورہے ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولتی ٹرے وہی سلیب پڑ رکھ گئی۔ان سب کی توجہ بھی عافیہ کی بات پہ ان کی جانب مبذول ہوچکی تھی۔

نہیں کچھ نہیں ہوا ماما بس ہلکا سا سر درد ہے تبھی باڈی ٹمپریچر بڑھ گیا ہے آپ فکر مت کریں میں بس کچھ دیر کی نیند لوں گا تو سکون آجائے گا۔

وہ مدھم سا مسکرا کر ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے زینوں کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی انہوں نے اپنا رخ عفیفہ کی جانب کیا تھا جو پہلو بدلتے اب ان کے عتاب سے خود کو بچانے کی کوششوں میں تھی۔

پری آپ باہر جاؤ اپنے ڈیڈ کے پاس مجھے بات کرنی ہے عفیفہ سے کچھ ضروری۔

وہ براہراست پریسہ سے مخاطب ہوئی تو وہ خاموشی سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔عفیفہ نے الجھی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

اب اسے میں کیا سمجھو عفیفہ۔یہ کیا طریقہ ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولی۔

مگر آنٹی میں نے کچھ نہیں کیا۔آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔

وہ الجھن آمیز لہجے میں بولی۔عافیہ نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

عفیفہ وہ تمہارا شوہر ہے اور شوہر سے اتنی لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے تمہیں تو ہمہ وقت اس کا خیال ہونا چاہیے اس کا چہرہ پڑھ کر سب جان لینا چاہیے مگر ابھی تک تم دونوں کے درمیان یہ جو سرد مہری کی دیوار حمائل ہے نا یہ مجھے اب بے تحاشہ کھٹک رہی ہے۔صدام مجھے اب اپنی لائن میں آتا دکھائی دے رہا ہے مگر اب تمہارا رویہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔یہ سب کیا ہورہا ہے۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے متانت سے گویا ہوئی۔عفیفہ کا چہرہ ان کی بات پہ سپاٹ ہوا تھا۔اس نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔

آنٹی وہ اب راہ راست پہ آرہے ہیں مگر میرے کردار کی میری ذات کی دھجیاں اڑانے والے بھی وہی تھے میں کیسے وہ سب فراموش کردوں میری ذات ان کے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

لیے ناقابل برداشت تھی جیسے مجھے کسی قسم کی اچھوت کی بیماری ہو۔میرا کیا قصور تھا بھلا اس سب میں۔

وہ تلخ لہجے میں بولتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔عافیہ نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

اس متعلق کوئی بات مت کرو عفیفہ کیونکہ اگر رویہ شروع میں اس کا برا تھا تو تمہارا بھی برا ہی تھا۔تم نے اس کے برے رویے کو اچھائی کی جانب نہیں دھکیلا بلکہ تم نے اس کے برے رویہ کو جواب میں اپنی بدتمیزیوں سے بڑھاوا دیا ہے۔مجھے آج بھی یاد ہے جب میں تمہیں کمرے میں چھوڑنے گئی تھی صدام کے تو تم نے مجھے کہا تھا کہ آنٹی اپنی بے عزتی کے جواب میں تم خاموش نہیں رہو گی اور تم خاموش نہیں رہی تم بولی برابر چوٹ پہ بولی ڈنکے کی چوٹ پہ بولی اور تمہیں شہہ دینے والی سب سے بڑی ذات میرے شوہر کی ہی تھی۔ٹھیک ہے میں تمہیں غلط نہیں کہتی مگر میں تمہیں ٹھیک بھی نہیں کہوں گی۔تم دونوں اپنی اپنی جگہ غلط

All rights reserved to novelslounge.com

تھے۔میں اپنی اولاد کو بھی غلط نہیں کہونگی کیونکہ وہ بھی تمہارے طرح ایک بہت بڑے ٹروما سے ہی گزرا ہے نا ہی میں تمہیں غلط بول رہی ہوں کیونکہ تمہارا دکھ بھی کوئی چھوٹا نہیں تھا۔

وہ سنجیدگی سے بولتے بولتے وہی تھمی تھی۔عفیفہ یک ٹک ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جنہوں نے اس عرصے میں پہلی بار اس سے اس متعلق بات کی تھی۔

ایم سوری آنٹی۔

وہ شرمندگی سے بولتے چہرہ جھکا گئی۔عافیہ گہرا سانس بھرتے نفی میں سر ہلا گئی اور ہولے سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا ہرگز نہیں تھا عفیفہ میں بس ایک ماں ہونے کی حیثیت سے تمہیں سمجھانا چاہ رہی ہوں کہ اگر وقت تمام زخموں پہ مرہم رکھنا چاہ رہا ہے زندگی سنور رہی ہے تو اسے سنورنے دو اسے ضائع مت کرو اس جھوٹی انا کے پیچھے کیونکہ رشتوں میں انا انہیں دیمک کی طرح کھاجاتی ہے۔کچھ اعتماد یا پسندیدگی وہ

All rights reserved to novelslounge.com

تمہاری جانب دکھارہا ہے تو کچھ تم اس کی جانب پہل کرو۔ زندگی کی گاڑی دو پہیوں سے چلتی ہے مگر جب ایک پہیہ ناکارہ ہی رہے گا تو پھر زندگی کیسے چلے گی بچے۔

وہ نرمی سے بولتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکا گئی۔ عفیفہ نے سختی سے آنکھوں کو بھیچتے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا۔

آنٹی وہ بہت اچھے ہونگے مگر میں اس گھر اس سٹیٹس اور ان کی بیوی کہلانے کے شایان شان نہیں ہوں مجھے بس اس گھر سے چلے ہی جانا ہے سب ایک نا ایک دن ختم ہوجانا ہے تو پھر اس گاڑی کا چلانے کا فائدہ۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ اب کی بار عافیہ کو اس لڑکی پہ شدید غصہ آیا تھا تبھی سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

میرا مقصد تمہیں سمجھانا تھا میں نے سمجھادیا۔ تم سمجھتی ہو یا نہیں اب یہ تم پہ منحصر ہے۔ یہ بچگانہ باتیں چھوڑو اور پریٹیکل ہوکر سوچو۔ نہیں سوچ سکتی تو کوئی مسئلہ نہیں فیصلہ پھر بھی تمہارا ہی ہوگا اور اگر میرے بیٹے کو دیکھ سکتی ہو تو

All rights reserved to novelslounge.com

ٹھیک ہے نہیں تو اطلاع دے دو مجھے میں خود ہی اس کی دیکھ بھال کر سکتی ہوں۔

وہ اشتعال آمیز لہجے میں بولی۔عفیفہ ایکدم ان کے بگڑے تیور دیکھ بوکھلا گئی تبھی ان کی بات کا کوئی بھی جواب دیے بغیر بھاگنے والے انداز میں زینوں کی جانب بڑھی تھی۔اس کے منظر سے ہٹتے ہی انہوں نے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے بے ساختہ تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

واؤ ماما کیا غضب کی اداکاری کرتی ہیں آپ تو آئی سوئیر آپ کو اداکارہ ہونا چاہیے تھا۔عفیفہ کے تو طوطے اڑ گئے۔

وہ عقب سے ہی ان کی گردن میں بازو حمائل کرتے کھلکھلاتے ہوئے بولی جواباً وہ بھی کھل کر ہنس دی تھی۔

بہت ٹیڑھی ہڈی ہے سیدھا ہونے میں وقت درکار ہے۔خیر آپ نے صدام سے بات کی۔کیا بات ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تمام تر باتوں کو ترک کرتے بے چینی سے بولی۔

ویسے اگر ان دونوں کو ذرا سی بھی بھنک پڑی نا کہ یہ ہم دونوں کی پلیننگ ہے تو یقین کریں انہیں لڑائی کرنے کا ایک اور موقع مل جائے گا اور آپ پریشان مت ہو ہمارے پلین کے مطابق میں بھائی کی سماعتوں میں لڑکی کو پٹانے کی ترکیبیں ڈال آئی ہوں بھائی بیٹھے اب سوچوں کی وادیوں میں گم تھے ناجانے کونسے پلین پہ عمل درآمد کریں گے وہ۔ خیر جو بھی ہو ہمارا اصل مقصد تو ان دونوں کو ساتھ دیکھنا ہی ہے نا۔

وہ ان کے سینے سے لگتے ہوئے ہنس کر بولی جواباً انہوں نے اپنی نم آنکھوں کو پونچھتے اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ ہولے سے لب مس کیے تھے جو اپنا درد بھلا کر نجانے کس طرح ان کے سامنے ہنستی تھی حالانکہ وہ ناجانے اسے کتنی بار چپکے سے روتا ہوا دیکھ چکی تھی۔کیا ان کی بیٹی اس قدر مضبوط تھی کہ اپنے آنسو

All rights reserved to novelslounge.com

چھپانا سیکھ چکی تھی وہ اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے گہری سوچ میں غلطاں تھی۔پریسہ نے ان کا ہاتھ تھامتے نرمی سے اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

وہ ڈھیلے ڈھالے قدموں سے چلتی کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے جیسے ہی اندر داخل ہوئی وہ اسے صوفے پہ سکون سے لیٹا دکھائی دیا تھا۔اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی اور ایک تشکر بھرا سانس خارج کیا۔صد شکر تھا کہ وہ خود ہی صوفے پہ لیٹ گیا تھا۔بیڈ پہ لیٹنے کا کوئی سوشہ نہیں چھیڑا تھا اس نے۔وہ سرعت سے اپنے بالوں کی چوٹی بنانے میں مصروف ہوگئی گاہے بگاہے اس کی نگاہ سوئے ہوئے صدام کی جانب بھی اٹھ رہی تھی۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی اس نے بیڈ پہ جگہ سنبھالتے ہی سائیڈ لیمپ آن کیا اور سوئچ بورڈ کی مدد سے بتی گل کرتے چت لیٹ گئی۔چند لمحے عافیہ کی باتیں سوچ سوچ کر ہی سڑک گئے۔وہ کروٹ پہ کروٹ بدل رہی تھی بے چینی اس کے چہرے سے صاف عیاں تھی۔معا سوئے ہوئے صدام کا خیال آتے ہی اس سے پہلے کہ وہ اپنی جگہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سے اٹھتی کسی چیز سے ذور دار تصادم کی صورت میں اس کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی۔اس نے اپنا ماتھا سہلاتے سہم کر جوں ہی نگاہیں اوپر اٹھائی صدام اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اس پہ جھکا مسکراتے ہوئے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔عفیفہ کا سانس سینے میں ہی کہی اٹک گیا۔

آپ یہاں کیا کررہے ہیں۔

وہ بدک کر اس سے فاصلہ قائم کرگئی۔صدام نے بھی سکون سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے انگڑائی لی تھی۔

بیڈ پہ انسان کیا کرنے آتا ہے یار۔

وہ اس کے عجیب و غریب سوال پہ تنک کر بولا۔

آپ تو وہاں سورہے تھے نا صوفے پہ پھر بیڈ پہ کیا کرنے آئے ہیں صدام۔

وہ مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کھسک کر اس سے دور ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں سونے آیا ہوں یہاں اور اب تم مجھ سے کوئی سوال نہیں کرو گی۔یار پہلے ہی بیمار بندہ ہوں تھوڑا سا تو ترس کھاؤ۔

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں بولا۔عفیفہ نے چند ساعتیں سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور ایکدم کسی فیصلے پہ پہنچتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ٹھیک ہے میں پھر صوفے پہ سو جاتی ہوں آپ یہاں لیٹ جائیں۔

وہ اپنی بات بولتی اس سے قبل کہ صوفے کی جانب قدم بڑھاتی صدام نے کلائی سے کھینچتے اسے واپس بیڈ پہ بٹھایا تھا۔

آج سے ہم دونوں اسی بیڈ پہ سویا کریں گے اینڈ ناؤ نو مور آرگیومنٹس۔اتنے دنوں تک میرے ساتھ رہتے ذیادہ نا سہی مجھ پہ تھوڑا سا یقین تو ہو ہی گیا ہوگا تمہیں۔

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔آنکھوں میں لالی سی پیدا ہورہی تھی۔اس کے وجود سے نکلتی حرارت عفیفہ سے شدت سے محسوس کی تھی مگر وہ چاہ کر بھی اس سے پوچھ نا پائی تبھی خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مسٹر صدام آفندی شاید آپ بھول گئے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے یاد کروادیتی ہوں۔آپ نے کہا تھا کہ جس جس چیز یا جگہ پہ میرا نقش ہوگا اس سے آپ کو شدید نفرت ہوگی۔

اس کے لہجے میں ایک ان کہا دکھ ہلکورے کھارہا تھا۔صدام گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

مسز صدام آفندی میں آج اپنے اس جملے کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں تو بات دراصل یہ ہے کہ اب سے جس جس چیز پہ تمہارا نقش ہوگا اس چیز سے محبت کرنا اب مجھ پہ فرض ہے۔

وہ نرم گرم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اس کی سمت جھکا اور اس کے دائیں گال پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔عفیفہ اس کی اچانک حرکت پہ دم بخود رہ گئی۔یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ اسے کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔صدام ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر کے نیچے رکھتے چت لیٹ گیا۔

مم۔میں صوفے پہ۔

All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ پلیز کین یو پلیز کیپ کوائٹ۔

اس کی بیزار آواز پہ عفیفہ کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی نہیں کیا وہ اس سے خوشی سے بات کررہی تھی۔

خاموشی سے سو جاؤ فضول کے چونچلوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کھا نہیں جاؤں گا میں۔

وہ تند لہجے میں بولا۔عفیفہ نے اب کی بار کوئی مزاحمت کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ خاموشی سے سکڑ کر کونے سے لگ کر بیٹھ گئی۔اس کے برعکس نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔کچھ ہی دیر میں اس کی مدھم سانسوں کی آواز سن اسے اندازہ ہوا کہ صدام سوچکا ہے تبھی دل پہ بھاری پتھر رکھتے آنکھیں موند گئی۔

ناجانے رات کا کونسا پہر تھا اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسے کوئی پکار رہا ہو۔بیڈ پہ ہلکی ہلکی جنبش سی ہورہی تھی۔اس نے آہستہ سے اپنی موندی موندی آنکھیں کھولی۔

All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ۔ عفیفہ۔

یہ تو صدام کی آواز تھی۔وہ ایک جھٹکے سے کروٹ بدلتے اس کی سمت متوجہ ہوئی۔وہ اس کا وہم نہیں تھا بلکہ اصل میں کمفرٹر میں لپٹا اس کا وجود بری طرح لرزرہا تھا۔وہ ایک جھٹکے میں اپنی جگہ پہ اٹھ کر بیٹھی اور گھوم کر اس کی سمت آئی تھی۔سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اے سی کا ریموٹ اٹھاتے سب سے پہلے اسے بند کیا اور وارڈروب سے کمبل نکالتے اسے اوڑھایا تھا۔اس کے کانپنے سے صاف ظاہر تھا کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

مجھے بہت سردی کا احساس ہورہا ہے۔

اس کی آواز شدت سے کانپ رہی تھی۔عفیفہ کو پریشانی سے آن گھیرا۔وہ اس کے اوپر جھکی اور کمفرٹر کے اندر سے ہی اس کا ہاتھ نرمی سے سہلانے لگی جو نہایت گرم ہورہا تھا۔

صدام مم۔میں کسی کو بلالیتی ہوں آپ کی طبیعت۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نن۔ نہیں مم۔ میں ٹھیک۔

اس کے بعد اس کی آواز بلکل بھی نہیں آئی تھی۔شاید نہیں یقیناً وہ سو چکا تھا۔وہ جی کڑا کر اس کے پاس ہی بیٹھ گئی اور مسلسل آیت الکرسی کا ورد کرتے اس کے پھونکنے لگی۔ساتھ ساتھ اس کا ایک ہاتھ مسلسل اس کا سر دبارہا تھا۔اس کا وجود ابھی بھی لرزرہا تھا۔

چند لمحے یوں ہی گزر رہے یہاں تک کہ کمرے میں چھائی خاموشی سے تنگ آتے عفیفہ کو نیند کے جھونکے آنے لگے وہ وہی بیٹھے بیٹھے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گئی۔صدام کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو اس نے اپنے چہرے سے کمفرٹر ہٹاتے سانس بحال کرنا چاہا مگر اپنا ہاتھ کسی کی گرفت میں محسوس کر وہ جی جان سے چونکا تھا۔اس نے ذرا سی گردن باہر نکالتے دائیں جانب دیکھا تو وہ تفکر سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ شاید اس کے کسمسانے پہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آپ کی طبیعت اب کیسی ہے۔

اس کے لہجے میں ایک پریشانی سی تھی جو صدام کے وجود میں ایک نئے سرے سے خوشی دوڑا گئی۔بے قراری اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

میں بہتر ہوں اب تم سوجاتی۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ رات یوں ہی بیت جائے گی۔

وہ آنکھوں کو انگلیوں سے دباتے شرمندہ شرمندہ سا بولا۔عفیفہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ہر کسی کو اپنی طرح بے حس نہیں سمجھنا چاہیے ویسے بھی میں آپ کو طعنے دینے کا کوئی فضول موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔اس دن آپ نے میری تیمار داری کی تھی اج میں نے کردی اب جب بھی میں واپس لوٹوں گی تو کم از کم میرے سر پہ کسی کے احسانات کا بوجھ نہیں ہوگا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دوائیوں والے ڈبے میں سے بخار کی دوائی نکال کر اس کی پھیلی ہتھیلی پہ رکھتے دھیمے لہجے میں بول رہی تھی۔اس دوران اس نے ایک بار بھی صدام کی جانب نہیں دیکھا تھا البتہ صدام کی نگاہیں اس کی سرخ ہوتی آنکھوں پہ ہی جمی تھی جس میں نیند کا خمار صاف واضح تھا۔وہ اس کے ماتھے کو چھو کر اس کے بخار کا اندازہ لگاتے واشروم کی جانب بڑھ گئی جو قدرے کم تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ ڈوپٹے کو حجاب کی صورت میں لپیٹتے باہر آئی تھی۔

ایم سو سوری میں نے تمہاری نیند خراب کی۔دراصل تمہاری آنکھیں ابھی بھی نیند کی وجہ سے بوجھل ہیں۔

وہ بغور اس کی آنکھوں میں دیکھتے وضاحت دینے والے انداز میں بولا جس کے چہرے پہ صاف تھکن واضح تھی۔عفیفہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جس نے اس کی تلخ باتوں کو کس قدر آسانی سے نظرانداز کردیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ہوسکتا ہے کسی دن آپ کو میری وجہ سے جاگنا پڑجائے پھر حساب چکتا ہوجائے گا۔

وہ الماری سے جائے نماز نکالتے بلا سوچے سمجھے بولی۔صدام نے معنی خیز مسکراہٹ سمیت بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے ایک گہری نگاہ عفیفہ پہ ڈالی تو ایک لمحے میں اسے اپنی کہی گئی بات کے مفہوم کا اندازہ ہوا۔یکلخت اس کے وجود کا سارا خون سمٹتے اس کے چہرے پہ سمٹ آیا۔بیڈ کی جانب بڑھتے اسے قدم من من بھاری لگنے لگے۔

آپ انتہائی گھٹیا انسان ہیں ویسے۔

وہ شرمندگی کا اثر ذائل کرنے کی خاطر قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے چیخ کر بولی۔صدام کا بلند بانگ قہقہہ کمرے کی فضا میں گونجا تھا۔

ارے یہ سراسر الزام ہے میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں۔ویسے اب میں سوچ رہا ہوں کہ اتنے دن میں کیوں اس بیماری سے دور رہا مگر کوئی نہیں دیر آئے درست

All rights reserved to novelslounge.com

آئے۔بس جیسے تم نے اس ساری بیماری میں میرا ہاتھ تھاما ہے نا پوری زندگی کیلیے ایسے ہی تھام لو گی تو زندگی حسین لگنے لگے گی۔

وہ دلفریب لہجے میں بولتے اس کے وجود میں سنسناہٹ دوڑاگیا۔عفیفہ نے اس کی بے لگام نگاہوں سے نظریں چڑاتے بے ساختہ اپنی نم ہتھیلیاں مسلی تھی اور خاموشی سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔

میرے خیال میں آپ کو آرام کرلینا چاہیے کیونکہ شاید آپ کی بیماری سر پہ چڑھ چکی ہے۔

وہ کمرے سے جاتے جاتے بھی اس پہ طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔صدام نے اس کے کمرے سے نکلتے ہی سکون سے لیٹتے آنکھیں موندی تھی۔اب وہ سوچ چکا تھا کہ اسے آگے کیا کرنا ہے۔بس جلد از جلد اس پہ عمل پیرا ہونا باقی تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ میں نماز کیلیے اٹھی تو کمرے کی لائٹ ناجانے کب سے چل رہی تھی اور اب تک چل رہی تھی سب ٹھیک تھا نا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی اس کی سماعتوں میں عافیہ کی آواز گونجی تو وہ لب بھینچ گئی۔

جی آنٹی وہ بس صدام کو بخار تیز۔

کیسا ہے اب وہ۔میرے ذہن میں ہی نہیں آیا بھلا میں اسی وقت پوچھ لیتی۔میں ابھی دیکھ آتی ہوں۔

وہ اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی تڑپ کر اس سے پہلے کچن سے باہر نکلتی عفیفہ نے انہیں تسلی دی تھی۔

آنٹی میں نے دوا دے دی تھی وہ اب آرام کررہے ہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کے لہجے میں ناجانے ایسا کیا تھا کہ وہ وہی تھم گئی تھی اور مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اس کے گال پہ ہاتھ جمایا تھا۔

بہت اچھا کیا جو اپنے رشتے کو ایک موقع دیا دیکھنا یہی موقع تمہارے رشتے کو ایک نیا موڑ دے دے گا۔بس ایسے ہی خوش رہو۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولتے کچن سے باہر نکل گئی۔عفیفہ نے ساکت نگاہوں سے ان کی پشت کو تکا جو ایک بار پھر بات کے غلط معنی اخذ کرچکی تھی۔وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔

****

آسمان میں سیاہ بادلوں نے اپنا ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔چاند بادلوں سنگ چھپن چھپائی کھیلنے میں محو تھا۔بجلی ذوروں سے کڑکتے ماحول میں موجود ہولناکی میں اضافہ کررہی تھی۔ہوا کے ذور سے لہراتے درختوں کی آواز فضا میں سرسراہٹ پیدا کررہی تھی۔ایک عجیب سی رات آفریدی حویلی میں اتری تھی۔سب خاموش تھا بلکل

All rights reserved to novelslounge.com

ساکت جیسے کچھ بہت برا سوچے ہوئے ہو۔دور کہی کتوں کے بھونکنے کی آوازوں پہ سب سہم کر اپنا دل تھام لیتے ناجانے کیا ہونے والا تھا۔ایسے موسم میں وہ بھی بے چین دل سمیت کھڑکی سے لگ کر کھڑی تھی۔نگاہیں گاہے بگاہے ناجانے کیوں آسمان کی جانب اٹھ رہی تھی۔معاً بجلی کڑکنے کی آواز پہ وہ سہم کر اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔اسی دوران اپنے شانے پہ کسی کا ہاتھ محسوس کرتے اس نے بھیگی نگاہیں نوفیل کی جانب اٹھائی تو وہ الجھی نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا سوئی کیوں نہیں ابھی تک۔

وہ اس کے چہرے پہ بکھرے بالوں کو سنوارتے نا سمجھی سے گویا ہوا تو اس کی آنکھوں میں تیرتا پانی گالوں پہ لڑھک آیا۔

وہ امارے کو بہت ڈر لگ رہا ہے ناجانے کیوں شاید موسم سے خوف آرہا ہے۔دل بہت گھبرارہا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھرائے لہجے میں بولتے ایک بار پھر کھڑکی کے پار دیکھنے لگی۔نوفیل نے تاسف سے اس کی جانب دیکھتے کھڑکی کے پٹ کو بند کیا اور اسے اپنے حصار میں لیتے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے تھے۔

جس چیز سے خوف محسوس ہو اس چیز کا چیپٹر کی بند کردینا چاہیے۔اعصابوں پہ ہاوی نہیں کرنا چاہیے اور ویسے بھی جب اماری ذات ہمہ وقت تمہارے ساتھ ہے تو یہ ڈرنا ڈرانا چھوڑ دو۔

وہ اس کے ہاتھ کی پشت کو چھوتے بھاری گھمبیر لہجے میں بولا تو پرخہ کی نم پلکیں سرخ عارض پہ جھک گئی۔نوفیل نے ہولے سے اس کی پیشانی کو لبوں سے مس کرتے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور خود نیم دراز ہوتے اس کے سیاہ گیسوؤں میں دھیمے دھیمے سے انگلیاں چلانے لگا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پتہ ہے پرخہ جو ڈرتے ہیں نا یہ دنیا اسے مزید ڈراتی ہے اس لیے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا سیکھو اور اگر پھر بھی نہیں کرسکتی تو سب امارے پہ چھوڑ دو۔یقین رکھو کچھ بگڑنے نہیں دوں گا میں۔

وہ ایک نظر گھڑی کو دیکھتے سرد لہجے میں بولا جو رات کا ڈیڑھ بجارہی تھی۔اس کے لہجے میں ایک آگ سی تھی جو کسی کو بھی جلانے کا ارادہ رکھتی تھی۔اب وہ جان بوجھ کر بات کو طوالت بخشتے اسے سلانے کی تیاریوں میں تھا۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد اس کی مدھم سانسوں کی آواز پہ اس نے چونک کر گردن پرخہ کی جانب موڑی جو آنکھیں موندے پرسکون نیند سورہی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔وہ بے ساختہ جھکا اور اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مہکاتے سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی انگلیاں تیزی سے کسی کا نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھی۔چند ساعتوں بعد دوسری جانب سے فون اٹھالیا گیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ٹائم از اوور۔

نوفیل کی بات سن شہرام استہزائیہ مسکرایا اور تیزی سے فون کاٹتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھا تھا۔چہرے پہ ایک کرختگی چھائی ہوئی تھی۔آنکھوں میں سب کچھ فتح کرلینے کی چمک ہاں آج وہ سب چیڑ پھاڑ کرد ینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

****

چائے دے دی تھی تو نے اپنے خان بابا کو۔

وہ تمسخرانہ انداز میں گویا ہوئی۔مینہ جو کمرے میں داخل ہورہی تھی ان کی بات پہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

مورے امارے سے آج تک کوئی کام خراب نہیں ہوا ہے۔تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو۔ابھی بھی سب کام کر آئی ہوں چائے بھی دے آئی ہوں مگر ذہر ڈال کر اور ساتھ پیارے بابا جان کے نام کا ایک چھوٹا سا خط بھی لکھ ڈالا ہے تاکہ ان کے مرنے کے سب کو ان کے مرنے کی وجہ بھی معلوم ہوسکے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مغرورانہ انداز میں جتانے والے لہجے میں بولی۔ غنچہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس کے لب ستائشی انداز میں پھیلے تھے۔

یہ بات تو امارے کو اچھے سے اذبر ہے۔پھر چاہے وہ سب کی نظروں کا تارا بننا کو خان بابا کو اپنا گرویدہ بنانا ہو۔اپنی معصومیت سے سب کا دل جیتنا ہو کسی کو بھروسے میں لینا ہو اور بیمار پڑ کر شہرام کو اپنے قبضے میں کرنا ہو یا پھر پرخہ کی زندگی کا فیصلہ کرنا ہو سب کام تو نے بہت اچھے سے کیا ہے۔اسی لیے تو امارے کو تجھ پہ فخر ہے۔

وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے بولی۔ان کی بات پہ وہ دونوں بھرپور انداز میں مسکرادی تھی مگر ان کی مسکراہٹ میں بھی فقط ایک ہی جذبہ تھا فقط نفرت کا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مگر بدلہ ابھی بھی پورا نہیں ہوا۔ابھی اتنی تکلیف کہاں ملی ہے ابھی تو تکلیف دی جائے گی سب ختم ہوگا ابھی تو درد کی شروات ہے درد کی انتہا جانے گے اب یہ سب لوگ۔

وہ پراسرار لہجے میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔

سب تیار ہے نا۔

بلکل مورے سب کچھ تیار ہے کیونکہ آج اس کہانی کا آخری پہلو اور آخری دن ہے اس کے بعد بس جیت امارے مقدر میں آئے گی۔

وہ سردلب و لہجے میں گویا ہوئی۔اس کا لہجہ بھسم کرد ینے والا تھا۔معاً باہر دالان میں گاڑی کے پہیوں کے ٹائر چرچڑائے تھے۔ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

لگتا ہے وہ آگیا ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس کے سرسراتے لہجے پہ غنچہ نے ٹھٹھک کر اس کی سمت دیکھا تھا۔ان کی آنکھوں میں پنپتا سوال وہ بخوبی سمجھ گئی تھی۔

پریشان مت ہو مورے۔شہرام بابو اس بلاسٹ میں ہی گم ہے ابھی اور نوفیل خان تو ویسے بھی سویا ہوا شیر ہے جو وقت پہ بلکل نہیں غراتا اس سے قبل امارا کام بھی ہوجائے گا اور ام یہاں سے فرار بھی ہوجائیں گے۔

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولتی اپنے چہرے پہ نقاب لگاتی باہر کی سمت بڑھ گئی۔ناجانے کیوں جاتے جاتے بھی غنچہ ایک نظر واقدار یوسف ذئی کے کمرے میں ڈالنا نہیں بھولی تھی۔

ایک شکار تو ہم نے کرلیا اب دوسری کی باری۔

اس نے بھی مضبوط لہجے میں بولتے قدم اس کی تقلید میں دالان کی جانب بڑھائے تھے۔ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھے شخص کو دیکھ وہ دونوں پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

سب تیاریاں پوری ہے نا۔کسی قسم کا کوئی شک تو نہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ کھردرے لہجے میں بولی مگر جواب میں اس کا سر نفی میں ہلتا دیکھ وہ سر جھٹک گئی۔مینہ مسلسل اس سے کسی نا کسی متعلق بات کررہی تھی مگر وہ ہوں ہاں کرنے کے بجائے کوئی بات نہیں کررہا تھا۔

یہ تم نے آج ٹوپی کیوں پہن رکھی ہے اور یہ منہ سے بول کیوں نہیں رہے تم امارے سامنے آج۔

وہ کرخت لہجے میں بولی جواباً اس نے فرنٹ مرر کو سیٹ کرتے ہولے سے گلہ کھنکھارا۔

وہ میم دراصل میرا گلہ خراب ہے ذرا سا اور چہرے پہ ٹوپی اس لیے ہیں تاکہ بیچ راہ میں بھی کوئی مجھے نا پہچان لے۔

شاید گلہ خراب ہونے کی بدولت اس کی آواز بھی بھاری ہورہی تھی۔اس کی بات سے وہ دونوں ہی کسی حد تک متفق تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ لو یہ بلیو ٹوتھ تھامو۔ناجانے امارے کو شہرام کی چوری کرنے کیلیے کہاں کہاں خوار ہونا پڑا ہے اب یہ تم لگاؤ اور یہ ام لگائیں گے اسی سے ہی ہم رابطے میں رہے گے۔

وہ مسلسل اسے کسی نا کسی متعلق تنبیہہ کررہی تھی۔کچے پکے راستوں سے گزرتے تقریباً اگلے دس منٹ میں ان کی گاڑی آفریدی حویلی سے کچھ فاصلے پہ رکی تھی۔ غنچہ کی آنکھوں میں کیا کیا نا لہرایا تھا۔ بچپن کی تلخ یادیں اپنی بہن کی چیخیں اس کا خون میں لپٹا وجود اس کے باپ کی بے یقینی سب کا اس سے تعلق توڑنا بیٹیوں سے نفرت۔اس کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے۔آنکھوں سے چنگاڑیاں سی پھوٹنے لگی۔آج پورے بائیس سال بعد وہ اس مقام پہ دوبارہ کھڑی تھی جہاں سے اس نے سب کچھ تباہ و برباد نیست و نابود کرنے کی قسم کھائی تھی۔

باجی ام نے تم سے وعدہ کیا تھا نا۔اپنی جان لگادیں گے مگر واقدار یوسف ذئی کو ایسی موت دیں گے کہ سانس سانس کو تڑپے گا وہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولتی آنکھوں کو میچ گئی۔

چلیں مورے۔تم باہر ہی رہنا اور اگر کچھ بھی گڑبڑ ہو تو امارے کو لازمی بتانا سمجھ گئے نا۔نوفیل کمرے میں نہیں ہوگا کیونکہ ام نے ان سب کو ایسا الجھایا ہے جس جال سے نکلنا ان کیلیے ناممکن سی چیز ہے۔رابطے میں رہنا اور امارے کو کمرے کے متعلق بتاتے رہنا۔اتنی بڑی حویلی کی بابت امارے کو تو بلکل نہیں معلوم۔

وہ باور کرانے والے انداز میں بولتی درخت کی اوٹ میں ہوگئی تاکہ کسی کی نگاہوں میں نا آجائے۔

جی بہتر میم۔

وہ تابعداری سے بولا۔مینہ نے غنچہ کو لیتے چھوٹے چھوٹے قدم آگے کی جانب بڑھالئے۔

جوں ہی ام پچھلے دروازے پہ پہنچے گے تم بتیاں بجھادینا اور اس کے کمرے کی متعلق بتانا شروع کرنا۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ بلیو ٹوتھ کے ذریعے ہی اس سے مخاطب تھی۔کچھ ہی دیر میں اس کے حکم کے مطابق اس نے بتیاں بجھادی۔

مورے ام دونوں اپنے مقصد کے بے حد نزدیک ہے۔ام سب کچھ کرلیں گے اس خاندان کا نام و نشان مٹادیں گے اتنے سالوں کی محنت ہے اماری اس سب میں رائیگاں نہیں جانے دیں گے روتے بلکتے ایک اس دن کا انتظار کیا ہے۔

وہ ان کا ہاتھ سختی سے جکڑتے سرگوشی کی کیفیت میں خوشی سے بول رہی تھی ساتھ ساتھ اس کے بتائے گئے راستے پہ بھی چل رہی تھی۔

جی میم بس یہی ہے پرخہ بی بی۔

اس کی آواز پہ پشمینہ نے الجھ کر اس کی بات سنی کیونکہ یہ تو کوئی ہال نما کمرہ تھا۔اس کے چہرے پہ غصیلے تاثرات ابھرے تھے۔یکلخت چہرے پہ سرخی چھاگئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

لگتا ہے تمہارا دماغ چل گیا ہے جو یہ فضول قسم کی بکواس بک رہے ہو۔امارے پاس وقت کی بے حد کمی ہے دو بجنے ہی والے ہیں صرف دو منٹ ہیں اور امارے کو ان دو منٹوں میں ہی ان سب کے اعصابوں پہ دھماکہ کرنا ہے۔

وہ حلق کے بل ناگواری سے دھاڑی۔یہ آدمی آخری وقت میں اس قسم کی فضول باتیں کرے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

دھماکہ تو ہوگا اور بہت ذور سے ہوگا مینہ بی بی مگر ہمارے نہیں بلکہ تمہارے سر پہ جس کی بازگشت شاید قبر تک جاتے جاتے بھی تمہاری سماعتوں میں ہوگی۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی اپنے عقب سے آنے والی پراسرار تمسخرانہ آواز پہ اس کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔کانوں سے بلیو ٹوتھ نکلتے زمین بوس ہوئی۔غنچہ کی حالت بھی کچھ مختلف نہیں تھی۔انہیں اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے کیونکہ یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ شہرام خان کی تھی۔اس نے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جھٹکے سے گردن پیچھے کی جانب موڑی مگر اندھیرا ہونے کی بدولت وہ ڈھنگ سے اسے دیکھ نا پائی تھی۔

شہرام۔

اس کے لہجے میں پنہاں خوف اور کپکپاہٹ اس کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔

جی میم شہرام خان۔دراصل یہ کھیل شہرام خان نے کھیلا ہے اور مجھ جیسا کھلاڑی چھوٹے موٹے کھیل نہیں کھیلتا۔اپنے بچھائے گئے جال میں خود ہی پھنسنا تمہیں مبارک ہو پشمینہ خان۔

وہ اس کے چہرے پہ جھکتے برفیلے لہجے میں پھنکارا۔پشمینہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔گردن میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔اگلے ہی لمحے شہرام کے چٹکی بجاتے ہی پوری حویلی روشن ہوئی تھی۔لائٹس آن ہوتے ہی ان دونوں کی نگاہیں اطراف کا جائزہ لیتے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔آنکھوں میں بے تحاشہ خوف اتر آیا۔اس

All rights reserved to novelslounge.com

نے گھبرا کر جوں ہی شہرام کی جانب دیکھا تو وہ اسی لباس میں موجود تھا جو کچھ دیر قبل اس کے ساتھ موجود لڑکے نے پہنا ہوا تھا۔

خان بابا۔

غنچہ کی سرسراتی آواز پہ پشمینہ نے ان کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ قہربرساتی نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔کچھ ہی دیر میں سپاٹ چہرے سمیت نوفیل خان کی وہاں آمد ہوئی تھی۔اس کی غیر متوقع آمد پہ پشمینہ کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

شش۔شہرام وہ ام تو یہاں خان بابا کے پیچھے آئے تھے۔میں نے ان کو ابھی نواب سے بات کرتے سنا تھا پرخہ کے بابت۔یہ اسے جان سے مادنے کی تیاری کررہے تھے۔امارے کو لگا کہ شاید آپ حویلی سے دور ہونگے تبھی ام خود ہی مورے کو لے کر تاکہ ان کو ایسا کرنے سے ٹوک سکیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سب کی نگاہوں کا ارتکاز اپنے چہرے پہ محسوس کرتے صفائی دینے والے انداز میں بولی۔شہرام نے سمجھنے والے انداز میں سکون سے صوفے پہ جگہ سنبھالتے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی تھی۔

وہی خان بابا جسے تم ابھی چائے میں ذہر ملا کر دے کر آرہی ہو۔

اس کی سرد آواز پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا مگر فلحال اسے بلکل بھی کمزور نہیں پڑنا تھا۔دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بےتاب تھا۔نوفیل شہرام کی بات پہ کھل کر ہنسا تھا۔وہاں موجود باقی سب افراد ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

ام ایسا کیوں کریں گے شہرام۔آپ امارے بارے میں اس قدر گھٹیا بات کیسے سوچ سکتے ہیں۔کیا ام جس تھالی میں کھا کھا کر بڑے ہوئے ہیں اسی تھالی میں چھید کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔اس دوران غنچہ بلکل خاموش تماشائی بنی اس کے ساتھ چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔واقدار یوسف زئی نے بے ساختہ صوفے کی ہتھی کو تھامتے سہارہ لیا۔ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جن سے انہوں نے سب سے زیادہ محبت کی وہ اس کو یہ دن بھی دکھائیں گے۔

پشمینہ کی بات پہ شہرام ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مضبوط قدم اٹھاتے اس کے نزدیک آتے اس کی ٹھوڑی کو مضبوطی سے اپنی گرفت میں لیا۔اس کے وجود میں ٹیسیں سی اٹھنے لگی۔

تم نے جس تھالی میں کھایا ہے اسی میں چھید کیا ہے۔آستین کا سانپ نکلی ہیں آپ دونوں اور اس کی وجہ بھی تم ہی بتاؤ گی مجھے اور وہ بھی بلکل سچ اگر ایک لفظ بھی جھوٹ نکلا نا تو تمہاری جان لینے سے بھی گریز نہیں کروں گا میں پشمینہ خان۔تمہیں کہا لگا تھا کہ تم شہرام خان کی پیٹھ کے پیچھے سے وار کرو گی اور وہ خاموشی اختیار رکھے گا نہیں وہ سانس سانس کی کمی کردے گا تڑپائے گا تمہیں

All rights reserved to novelslounge.com

وہ۔جانتا تو میں ایک ایک بات ہوں تمہارے متعلق بس اب اس کا اعتراف ان سب لوگوں کے سامنے ہوگا اور تم خود اپنے منہ سے کرو گی۔

وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔غنچہ نے آگے بڑھتے ایکدم اس کی گرفت سے کھانستی ہوئی پشمینہ کی گردن آزاد کروائی تھی۔

جواب چاہیے نا تمہیں تو پھر سنو جواب مگر جواب سننے سے قبل خود میں ہمت پیدا کرلینا شہرام خان کیونکہ یہ نا ہو کہ اتنی ہمت ہونے کے باوجود اماری بات سن کر تم ہوش و حواس کھودو۔میں بتاؤں گی تمہیں سچ۔سارا کچھ بتاؤں گی سب کچھ ایک بات کی بھی رد و بدل کیے بغیر۔

وہ لہو رنگ نگاہوں سے شہرام کو گھورتے ہوئے تند لہجے میں بولی۔شہرام نے ستائشی انداز میں ان کی جانب دیکھا۔پشمینہ نے اس کی بات پہ ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔ایکدم اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔

آپ کل بھی امارے کو لے کر غلط تھے اور آج بھی غلط ہیں شہرام خان۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بولتے ساتھ ہی خان بابا کی جانب بڑھی تھی۔

بابا جان آپ اماری بات کا یقین کریں ام آپ کے ساتھ ایسا کرسکتے ہیں کیا۔یہ سب نواب۔

اس سے پہلے کہ وہ ان کا ہاتھ تھام کر اپنی بات مکمل کرتی اپنے منہ پہ پڑنے والے زناٹے دار تھپڑ کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔اس نے غائب دماغی کی کیفیت میں خان بابا کی جانب دیکھا۔اگلے ہی لمحے شہرام کی آواز پہ نواب کے ساتھ آنے والے لڑکے کو دیکھ پشمینہ نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنے لبوں پہ ہاتھ جمالیے۔پرخہ کے لبوں سے خوف کے مارے چیخیں نکل گئی۔نوفیل نے نا سمجھی سے اسے تھام کر سہارہ دیا۔

نواب تو امارے ساتھ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مات مبارک ہو تمہیں پشمینہ خان۔نواب تو کبھی نا تمہارے ساتھ تھا اود نا ہی تمہارے قبضے میں۔بس یہ ہماری پلیننگ کا ایک حصہ تھا۔نواب تم خود بتاؤ گے یا پھر۔

وہ نواب کی جانب دیکھتے ہنسا جس نے بری طرح اس لڑکے کو اوندھا زمین کی جانب دھکیلا تھا۔

ارے نہیں نہیں سر اس چیز کی زمہداری میں ہی لیتا ہوں۔بات دراصل یہ ہے پشمینہ بی بی۔تمہارے ناکام ارادوں کا تو ہمیں بہت پہلے ہی پتہ چل گیا تھا بس اس وقت سے اب تک میں سر کے کہنے پہ تمہارے ساتھ تھا تمہارا ہمدرد بن کر مگر پھر جب تمہیں مجھ پہ شک ہوا ذرا سا تو تم نے مجھے اپنی قید میں لے لیا تاکہ میں شہرام خان سے مل بھی نا پاؤں اور آخر میں تمام الزامات میرے سر کرکے خود بری الذمہ ہوجاؤ مگر میں ایسا کیسے ہونے دے سکتا تھا۔تمہارے ذہن میں شک ڈالنا تمہاری قید میں آنا تمہارے ظلم سہنا سب اس پلیننگ کا حصہ تھا۔پرخہ کے متعلق

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تمہاری اگے کی پلیننگ سے بھی میں بخوبی واقف تھا کہ تم رات کے دو بجے اسے مار کر اس صفحہ ہستی سے اس کا نام مٹانے والی ہو تو میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کیوں نا تمہیں اس بک لسٹ میں ڈالا جائے اسی لیے بس سر کو وہ بلاسٹ والا میسج میں نے ہی کیا تھا کیونکہ ان سے دغابازی کرنے سے بہتر تھا کہ میں اپنی جان لے لیتا۔آپ میرے مینٹر ہیں سر اور میں آپ کو دھوکا دینے کی متعلق سوچ بھی نہیں سکتا۔ہاں آپ کے لیے مجھے موت کے دہانے پہ بھی جانا پڑا تو نواب کبھی اس بات سے نفی نہیں کرے گا۔یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔

وہ نم لہجے میں شہرام کو سلیوٹ کرنے والے انداز میں بولا۔شہرام نے بنا کسی تردد کے اسے سینے میں بھینچتے اس کی پشت تھپتھپائی تھی۔پرخہ بے یقین سی پشمینہ کی جانب دیکھ رہی تھی بنا پلک جھپکائے۔اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔پشمینہ کو اب اپنا ہر داؤ بیکار لگا تھا۔وہ چاہ کر بھی اپنا بچاؤ نہیں کرسکتی تھی۔

میں تمہیں جان سے ماردوں گی نواب تم نے امارے کو دھوکا دیا پشمینہ خان کو۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی چیل کی طرح اس کی جانب لپکی تھی۔شہرام نے درمیان میں ہی اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اس کی کلائیاں پشت سے لگائی تھی۔چہرے پہ ازلی سردمہری عود آئی تھی۔

ایک کہانی تم بننا چاہ رہی تھی مگر اب ایک کہانی میں نے ترتیب دی اور اس کے سارے کردار بدل دیے۔اب تم مجھے بتاؤ گی کہ کیوں کھیلا اس قدر گھناؤنا کھیل تم نے کیوں رچائی اتنی بڑی سازش کون ہو تم کس بات کا بدلہ لیا ہے تم نے۔

وہ اس کی کلائی کو جھٹکا دیتے ہوئے تنفر بھرے لہجے میں دھاڑا۔نوفیل نے زہرخند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کس قدر ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی۔پشمینہ نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا اور ایکدم ناجانے اسے کیا ہوا وہ بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

بہت خوب شہرام خان بہت خوب۔یہ نوفیل ٹھیک کہتا تھا کہ تم اتنے بھی لاپرواہ نہیں ہو جتنے دکھائی دیتے ہو اور رہی بات برباد کرنے کی تو ابھی تو میں نے تمہیں

All rights reserved to novelslounge.com

برباد کیا ہی نہیں ابھی تو کہانی کی اصل شروات ہونی ہے جب تمہیں اپنے اس نام و نہاد باپ کی سیاہ کرتوتوں کے بابت علم ہوگا ناجانے اس جیسے شخص کو ام نے عزت کیسے دے دی اتنا لمبا عرصہ۔

وہ واقدار یوسف زئی کی جانب اشارہ کرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو سب نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات رقم تھے۔

مگر وہ سب بتانے سے قبل اتنا تو تم جانتے ہی ہوگے کہ تم اس انسان کی سگی اولاد نہیں ہو۔

وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔اس کا لہجہ اس مذاق اڑاتا تھا ایک لمحے کو ماحول میں سناٹا سا چھاگیا۔

تم بات کو بدلو مت۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بپھرے شیر کی مانند دھاڑ اٹھا۔پشمینہ نے ترچھی نگاہوں سمیت اس کی اٹھی ہوئی انگلی کو اپنی گرفت میں لیا اور طنزیہ نگاہیں واقدار یوسف ذئی کی جانب اٹھائی جن کے چہرے کا رنگ فق ہوتا جارہا تھا۔

بات نہیں بدل رہی بس بات پہنچارہی ہو تمہارے تک۔اتنا تو تم جانتے ہو کہ تم ان کی سگی اولاد نہیں تبھی تو آج تک اس جیسے احسان فراموش شخص نے تمہاری ایک بھی خواہش کا پاس نہیں رکھا بس اسے تو پشمینہ کی نظر آتی تھی اور آتی بھی کیوں نا پشمینہ تھی ہی اس قدر اچھی۔تمہیں یہ بڈھا کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے بس اپنے اشاروں پہ نچوانا جانتا ہے اور تم بھی اس ڈر سے اس کی ہر بات مان جاتے تھے کہ کہی یہ مخلص رشتے چھوٹ نا جائیں تم سے۔خیر کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ تم کس کی اولاد ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کی اتنی لمبی تمہید پہ شہرام نے لہو چھلکاتی نگاہیں واقدار یوسف ذئی کی جانب اٹھائی جو ایک جانب لگ کر کھڑے باقاعدہ کانپ رہے تھے۔ان کا پورا وجود لرز رہا تھا۔

تم ایک رقاصہ کے بیٹے ہو جسے یہ شخص فقط اپنے گناہوں کے اذالے کیلیے اپنی حویلی میں لایا تھا۔تمہارا اس قبیلے میں کوئی مقام نہیں تھا مگر اس نے تمہیں مقام دلوایا تاکہ اس کے ضمیر پہ جو بوجھ ہے وہ ہلکا ہوسکے۔گندا خون ہو تم۔

وہ سفاکی سے اس کے وجود پہ کاڑی ضربیں لگارہی تھی مگر وہ پھر بھی پتھر بنا کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے کھڑا ہوا تھا۔واقدار یوسف ذئی ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ گرے تھے۔پرخہ اپنے لالہ کو خاموش دیکھ بھاگنے والے انداز میں اس کی جانب بڑھی۔

نہیں امارے لالہ ہیں یہ۔ایسا مت کہو یہ مورے کے بیٹے ہیں۔مورے کہاں ہے باجی آپ ایسا کیسے بول سکتی ہو۔لالہ آپ امارے لالہ ہو بس امارے لالہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پرخہ ہذیانی کیفیت میں اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی سمجھانے والے انداز میں بولی۔شہرام نے ازیت سے آنکھیں موندتے گہرا سانس بھرنے کی کوشش کی مگر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کی آتی جاتی سانسیں کھینچ رہا ہو۔

مورے کہاں ہے کیا تمہیں نہیں معلوم تمہاری مورے تمہارے غم میں اوپر جاچکی ہیں۔

غنچہ اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتے استہزائیہ لہجے میں بولی۔پرخہ نے بے یقینی کی کیفیت میں شہرام اور نوفیل کی جانب دیکھا تو وہ نگاہیں چڑاگئے۔

کیا ہوا تمہارے پیارے شوہر اور لالہ نے نہیں بتایا کیا تمہیں۔

مینہ افسوس کرنے والے انداز میں بولی۔

لالہ مورے۔اماری وجہ سے۔نہیں مورے مورے کہاں ہیں آپ پلیز واپس آجائیں مورے۔ام تو آپ سے مل کر رونا چاہتے تھے مگر آپ نے تو ساری زندگی کا رونا امارے کو دے دیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے تکلیف زدہ لہجے میں بولی۔نوفیل نے تڑپ کر اسے سنبھالا تھا جو سنبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اس انسان کی وجہ سے صرف اس انسان کی وجہ سے ام نے اپنے سب رشتوں کو کھودیا۔۔امارے لالہ۔

غنچہ کھولئے کھولئے لہجے میں بولتی ملیار آفریدی کے سامنے جا کھڑی ہوئی جو سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

انہوں نے اس شخص کی بدولت اپنی بہن کا یقین نہیں کیا۔صرف اس شخص کی بدولت عورت زات سے نفرت کرتے اس چار دیواری میں قید کردیا امارے کو۔بھاجائی تو ویسے بھی لالہ کے آگے کچھ نہیں بولتی۔بس خاموش تماشائی بنی کھڑی رہتی ہے اور سب سے قریبی رشتہ جانتے ہو کونسا چھوٹا امارے سے اماری بہن اماری باجی۔جان سے پیاری باجی جو امارے لیے ماں کے برابر تھی۔اس شخص نے سب کچھ ختم کردیا۔اس کے بعد ٹھانی تھی ام نے اس آدمی سے اس کا ایک

All rights reserved to novelslounge.com

ایک رشتہ چھیننے کی اور آج ام اس میں کامیاب بھی ہونے جارہا تھا مگر تم درمیان میں اگئے شہرام خان تم۔اس لیے اب امارے کو امارے مقصد تک پہنچنے کیلیے سب سے پہلے تمہاری جان لینی ہوگی۔تم مرو گے۔

وہ اذیت ذدہ لہجے میں بولتے سرعت سے اپنی کمر میں بندھی پوٹلی میں سے پستول نکالتے شہرام پہ تان گئی۔ملیار کی آنکھوں میں ناجانے کیوں الجھن نمودار ہوئی تھی۔غنچہ کی حرکت پہ وہاں موجود ہر افراد کی دبی دبی چیخیں فضا میں بلند ہوئی تھی۔پرخہ نے دونوں کانوں پہ ہاتھ جماتے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا۔

****

"کون ہو تم۔"

واقدار یوسف ذئی کی سرسراتی آواز پہ غنچہ نے پستول نیچے کرتے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔باقی سب کی منتظر نگاہیں بھی اس کے چہرے پہ جمی تھی جس کے چہرے پہ تکلیف دہ تاثرات رقم تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"شازمینہ خان تو یاد ہوگی نا تمہیں واقدار یوسف ذئی کی بہن غنچہ خان۔"

اس کے لبوں سے جوں ہی یہ الفاظ ادا ہوئے وقدار کے قدم بے ساختہ لڑکھڑائے تھے البتہ چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔انہوں نے خوفزدہ نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا۔اپنا آپ تو انہیں کسی مجرم سے کم نہیں لگا تھا۔اس نے تنفر سے مٹھیاں بھینچتے ان سب کی جانب دیکھا جن سب کے چہرے پہ ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے صرف وہ ہی باخبر ہے شازمینہ خان سے۔

"کون ہے یہ شازمینہ۔بابا جان کون ہے یہ کیا آپ کسی کو جانتے ہیں۔"

وہ غصے کے عالم میں دھاڑ اٹھا۔اس کے دھاڑ آفریدی حویلی کی در و دیوار کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔انہوں نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات ازحد پتھریلے ہورہے تھے۔انہوں نے خاموشی سے ڈھیلے ڈھالے انداز میں چہرہ جھکالیا۔غنچہ اس کی حرکت کو شدت سے محسوس کرتے تمسخر سے ہنسی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ کیا بتائیں گے میں بتاتی ہوں ان کی ایک ایک ایسی بات جو یہ ناجانے کیا" سوچ سوچ کر میری بہن سے کرتے رہے اور اسے تباہ و برباد کردیا۔اسے ختم کردیا۔میری باجی کے قاتل ہیں یہ۔خونی ہے یہ انسان میں اسے جان سے ماردوں گی"۔

وہ ہذیانی کیفیت میں چلاتے اس سے پہلے کہ وقدار کی جانب بڑھتی ملیار نے سرعت سے اسے قابو کیا تھا۔

چھوڑو امارے کو آپ سب قاتل ہو اس کے۔کسی نے نہیں سنی تھی اس کی" سب نے اسے غلط ٹھہرایا کیونکہ وہ ایک لڑکی تھی نا بھلا لڑکی کی بھی کوئی زندگی ہوتی ہے۔یہ دنیا لڑکیوں کیلیے بہت تنگ ہے۔جیتے جی مار دیتی ہے"۔

وہ زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔پشمینہ نے تنفر بھری نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا۔اس کی آنکھوں میں بھی نمی سی جاگی تھی مگر اپنے کیے پہ اسے ابھی بھی کوئی پچھتاوا نہیں تھا ہاں وہ پرسکون

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔شہرام نے نا سمجھی سے نوفیل کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ بھی ناقابل فہم تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔پرخہ ابھی بھی زر بی بی کے ساتھ لگی آنسو بہارہی تھی۔سب اپنی اپنی جگہ خاموش تماشائی بنے کھڑے غنچہ کے بولنے کے انتظار میں تھے معاً اس کی بھرائی آواز نے ماحول پہ چھائے سکوت کو توڑا تھا۔

"شازمینہ خان اس حویلی کی سب کی بڑی بیٹی اماری جان سے پیاری بہن اپنے لالہ کی لاڈلی بابا جان اس پہ جان چھڑکتے نہیں تھکتے تھے۔وہ تھی ہی اتنی حسین سونے پہ سہاگہ حویلی کی سب سے پہلی اولاد محبت ہی اتنی ملی تھی اسے مگر یہی محبت اسے کھاگئی ختم کردیا اسے۔"

ماضی:

آفریدی حویلی میں ایک خوشگوار دوپہر اتری تھی۔آسمان پہ کالے بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ہر جانب روح کو معطر کرد ینے والی ہوائیں وجود میں ایک الوہی سا احساس بخش رہی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

غنچہ چل اٹھ ام دونوں باڑے پہ چلتے ہیں وہاں لالہ بھی ہونگے انہیں سرپرائز"
"کرتے ہیں۔

چوبیس سالہ شازمینہ غنچہ کو ذبردستی اٹھاتے ہوئے بولی تو اس نے منہ بسور کر اس کی جانب دیکھا۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے باجی لالہ جان سے مار ڈالیں گے تمہارے کو پتہ ہے"
بارے پہ کس کس قماش پہ لوگ اتے ہیں اور ہم حویلی کی عورتوں کو پردہ کس قدر ضروری ہے ام تو کبھی حویلی میں بھی کس غیر مرد کے سامنے نہیں گئے جو جاتا ہے مردان خانے میں ہی جاتا ہے۔تم امارے کو بخش دو ام تو کبھی نہیں جائے
"گا وہاں۔

وہ اس کی بات پہ بدک کر اسے سمجھانے والے انداز میں بولی مگر ہمیشہ کی طرح من موجی شازمینہ نے کوفت سے اسے دیکھ کر آنکھیں گھمائی اور اس کی چوٹی کھینچی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جب ام بول رہے ہیں کہ کوئی کچھ نہیں کہے گا تو ڈر کیوں رہی ہو۔تم جانتی ہو" لالہ امارے کو کچھ نہیں کہ سکتے۔وہ ام سے ناراض بھی نہیں ہوتے اور ویسے بھی ام دونوں تو چہرہ ڈھک کر جائیں گے نا ان روایتوں میں کونسا ایسا لکھا ہے کہ پٹھان "ہو تو زندگی جینا چھوڑ دو چلو اٹھو ام تمہیں لے کر چلتے ہیں۔

وہ ابھی بھی اپنے فیصلے پہ بضد تھی۔غنچہ اس کی بات پہ تھک ہار کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو بھی۔اتنا آہستہ کیوں کررہی ہو سب۔"

وہ چڑ کر بولی جو اب ناجانے کیوں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔

چادر لے آؤ میں۔تم خطروں سے کھیلنے کا عادی ہو امارے کو ابھی یہ شوق لاحق" "نہیں ہوئے باجی۔

وہ چیخ کر بولتی اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ خاموشی سے وہی کھڑی اس کا انتظار کرنے لگی۔اگلے پانچ منٹ میں اس کی واپس ہوئی تو اس نے خود کو ایک

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بڑی سی سیاہ رنگ کی چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔شازمینہ خود بھی بھورے رنگ کی چادر میں خود کو چھپائے ہوئے تھی۔وہ دونوں اس موسم میں ہنستے مسکراتے باتوں میں مصروف باڑے کی جانب چل دی جہاں ایک بڑا سا باغیچہ تعمیر کیا گیا تھا۔کبھی کبھی وہ ملیار کے ساتھ مل کر وہاں چلی جایا کرتی تھی مگر آج وہ خود کسی کام میں الجھا ہونے کی بدولت گھر نہیں تھا تبھی وہ دونوں اکیلے ہی اس جانب چل پڑی تھی۔

"ناجانے کیا سوچ کر تم یہاں آگئی ہو باجی۔وہ دیکھیں لالہ کے ساتھ ناجانے کون لوگ بندوقیں تھامے کھڑے ہیں۔کہی کوئی لڑائی وغیرہ تو نہیں ہورہی۔"

غنچہ اپنے مطابق بات بناتے ہوئے بولی۔اس نے ہولے سے اس کے سر پہ چپت لگائی تھی۔

"ہمیشہ کچھ بھی بکتی رہا کرو۔وہ لوگ لڑ نہیں رہے بلکہ بات کررہے ہیں اور تم کو یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ پٹھان قبیلوں میں بندوقیں ہاتھ میں تھام کر چلنا کتنی

All rights reserved to novelslounge.com

عام بات ہے۔امارے کو پریشان نا کرو تم۔ویسے میرے خیال میں وہ بڑی حویلی سے آیا ہے نا۔ہے تو بڑا ہینڈسم۔تم کیا کہتی ہو اس بارے میں۔"

وہ اسے ٹہوکا مارتے شرارت سے کھلکھلا کر بولی جواب میں وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"شرم کرلو کچھ باجی توبہ کرو اگر یہاں کسی نے سن لیا تو ایک الگ ہی دھماکہ ہوجائے گا۔کوئی کسی کی نہیں سنے گا پھر۔خاموش رہو مہربانی کرکے۔امارے کو ویسے بھی لالہ سے ڈر لگ رہا ہے ناجانے وہ ام دونوں کو یہاں دیکھ کیسا برتاؤ کریں گے تمہیں تو سینے سے لگالیں گے مگر امارے ساتھ ناجانے کیا کریں گے۔"

وہ سر جھٹک کر منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"ام کسی کی نگاہوں میں ہی نہیں آئے گے تم دیکھنا۔"

وہ گردن اکڑا کر شان بے نیازی سے گویا ہوئی۔معا اس کی نگاہ دائیں جانب اٹھی جہاں وہ آدمی حیرت سے آنکھیں چھوٹی کیے اسی کو گھور رہا تھا۔شازمینہ اس کی حرکت پہ سٹپٹا گئی۔اس نے سر کو ہولے سے جنبش دیتے غنچہ کی جانب دیکھا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جس کی حالت بھی کچھ مختلف نا تھی۔اس دوران وہ آدمی وہی کھڑا کھڑا ان کی حرکت پہ مدھم سا مسکرایا تھا۔ان دونوں کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی۔وہ سرعت سے درخت کی اوٹ میں ہوئی تھی۔

"غنچہ یہ تو امارے کو ہی گھور رہا ہے۔"

شازمینہ اس آدمی کی حرکت پہ اچھا خاصہ گھبرا گئی تبھی اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولی جسے اس نے جھٹکے سے چھڑوایا تھا۔

بول رہی تھی کہ مت آؤ یہاں باجی اب اگر اس نے کسی کو کچھ بتادیا تو جانتی ہو" نا کیا ہوگا لالہ امارا کہی بھی آنا جانا بند کردیں گے پھر ام صرف گھر کے ہوکر رہ "جائیں گے۔ایسی صورتحال میں کوئی ام دونوں کا یقین نہیں کرے گا۔

وہ بے دھیانی میں اپنے ہی مفروضے لگانے میں مصروف تھی جبکہ ناجانے کس سوچ کے تحت شازمینہ نے ہلکا سا جھک کر چور نگاہوں سے دوبارہ اس کو دیکھنا چاہا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تو وہ ابھی بھی اسے ہی دیکھ کر مسکرارہا تھا۔وہ سرعت سے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاگئی۔غنچہ نے صدمے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔

"تم وہاں کیا دیکھ کر مسکرارہے ہو واقدار۔"

ملیار کی سخت آواز پہ واقدار نے بنا چونکے ہنوز مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔اس کے چند ایک دوستوں نے بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھا تو وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلاگیا۔درخت کی اوٹ میں وہ دونوں پکڑے جانے کے خوف سے آنکھیں میچ گئی۔پیشانی پہ پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار ہورہی تھی جسے انہوں نے ہاتھ کی پشت سے سختی سے پونچھ لیا۔

"اب وہ بتادے گا اور لالہ ہمارا قیمہ بنادیں گے۔"

وہ روہانسے لب و لہجے میں بولتی شازمینہ سے سخت نالاں دکھائی دے رہی تھی۔شازمینہ نے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے آنکھیں دکھا کر خاموش رہنے کا اشارہ

All rights reserved to novelslounge.com

کیا۔ان دونوں کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے بولنے کے منتظر تھے۔

ارے کچھ نہیں بس امارے کو وہاں ایک چڑیا نظر آئی اس کا چھپن چھپائی کا" کھیل اچھا لگ رہا تھا تو ہنس دیا اب کیا ہنسنے پہ بھی پابندی ہے۔ کبھی کبھی قدرت "کے حسین نظاروں سے بھی لطف اندوز ہوجانا چاہیے۔

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سرد بناتے ہوئے گویا ہوا۔وہ سب اس کی بات پہ ہلکے پھلکے ہوگئے۔اس کے برعکس ان دونوں نے بے یقینی کی کیفیت میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یوں جھوٹ بولتے انہیں بچالے گا۔ناچاہتے ہوئے بھی شازمینہ کے لبوں پہ ایک خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔چہرے پہ نقاب ہونے کی بدولت غنچہ اس کے لبوں پہ مسکراہٹ تو نا دیکھ پائی البتہ اس کی مسکراتی آنکھیں اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی مگر فالوقت اس نے کچھ بھی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔اس

All rights reserved to novelslounge.com

کے بعد وہ دونوں واپس گھر لوٹ آئی تھی مگر اپنا دل وہ ناچاہتے ہوئے بھی وہی چھوڑ آئی تھی حالانکہ یہ بات اسے اچھے سے ازبر تھی کہ غیر مرد سے محبت ان کی روایتوں کے سخت خلاف ہے اور اس کی سزا صرف موت ہوتی ہے۔دن اسی معمول سے گزرنے لگے تھے۔زندگی اپنی ڈگر پہ چل رہی تھی۔اس واقعے کو بھی دو ہفتے بیت چکے تھے۔غنچہ نے دوبارہ پڑھنے جانا شروع کردیا تھا۔اس کے برعکس شازمینہ گھر میں رہتے اپنی مورے سے سلائی کڑھائی کا کام سیکھنے میں مگن تھی کیونکہ جتنا اس نے پڑھنا تھا وہ پڑھ چکی تھی۔یہ بات بھی انہی دنوں میں سے ایک دن کی ہے جب آسمان پہ اسی دن کک طرح حسین بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔آسمان پہ بجلی زوروں سے کڑک رہی تھی کہ اچانک بارش تیزی سے برسنا شروع ہوگئی۔یہ موسم انتہائی دلکش محسوس ہورہا تھا کہ وہ خود کو ایک بار پھر سے باڑے پہ جانے سے روک نہیں پائی تھی۔غنچہ تو گھر تھی نہیں کہ وہ اس کے ساتھ جاتی تبھی مورے کو ساتھ ہی باغیچے میں جانے کا بول وہ باڑے کی جانب چلی آئی اس

All rights reserved to novelslounge.com

امید کے تحت کے ہوسکتا تھا کہ ایک بار پھر اس کی ملاقات اس شخص سے ہوجائے جس پہ پہلی نظر میں ہی وہ دل ہار بیٹھی تھی۔اس کا دل بے ایمانی پہ اترا ہوا تھا۔آج اس نے معمول کے برعکس سیاہ چادر میں خود کو لپیٹا ہوا تھا جو پیروں کو چھورہی تھی۔چہرے پہہ آنکھوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔وہ دبے پاؤں چلتی برساتی کے نیچے آکر کھڑی ہوئی۔دائیں جانب ایک چھوٹی سی ندی بنی ہوئی تھی جس کے پاس ایک بڑا سا پتھر تھا۔وہ خاموشی سے اس پہ بیٹھ کر پانی میں پاؤں ڈال کر بیٹھ گئی۔اس دوران تیز ہوا کے جھونکے سے اسے علم ہی نہیں ہوا کہ اس کے چہرے سے نقاب کھلتے شانے پہ ڈھلک چکا تھا۔اس کے چہرے پہ بچوں جیسا اشتیاق تھا۔معاً ایکدم ذہن میں جھماکہ ہوتے ہی اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے نقاب کا سرا ڈھونڈتے چہرے پہ رکھنا چاہا تو اس دوران اس کی نگاہ درخت کے ساتھ پشت ٹکائے کھڑے واقدار کے چہرے سے جا ٹکرائی جو پرشوق نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی والہانہ نگاہیں اپنے چہرے پہ

All rights reserved to novelslounge.com

محسوس کر وہ بیک وقت لال پیلی نیلی پڑگئی تبھی سرعت سے نقاب چہرے پہ رکھا تھا۔اس کی آمد پہ جہاں دل شاد ہوا تھا وہی اپنا چہرہ اس کی نگاہ میں آنے سے دل میں عجیب سی پریشانی بھی ہوئی تھی۔وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے اس سے قبل کہ گھبرا کر وہاں سے جاتی اس کے لبوں سے ادا ہونے والے لفظ نے اس کے قدموں کو وہی جکڑ لیا تھا۔

"ام تمہارا پورے ایک ماہ سے روز اسی جگہ پہ انتظار کرتے ہیں کہ تم واپس آؤ گی اور ویسا ہی چھپن چھپائی والا کھیل امارے دل کو بھاجائے گا مگر تم آئی بھی تو پورے ایک ماہ کے جان لیوا انتظار کے بعد۔کیا کوئی اتنے آرام سے دل کے تہہ خانوں میں بس جانے کے بعد کسی کی جان لینے کی کوشش کرتا ہے۔"

وہ محبت پاش نگاہوں سے اس کی پشت کو تکتے حسرت بھرے لہجے میں بولا تو اس نے بے یقینی کی کیفیت میں لبوں پہ ہاتھ جمالیے۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔ہاں وہ چوری چھپے ہی سہی اپنے دل میں اس سے محبت کا اعتراف کرچکی

All rights reserved to novelslounge.com

تھی مگر اس نے ایسا کبھی نہیں چاہا تھا کہ مقابل کو بھی اس سے محبت ہو کیونکہ اس محبت کا ان کے خاندان میں کوئی مول نہیں تھا۔وہ دل مضبوط کرتے ایک جھٹکے سے مڑی۔

آپ یہ کیا بول رہے ہیں آپ کو شرم نہیں آتی کیا۔کس قدر گھٹیا انسان ہیں" آپ۔ام آپ کو آپکی یہ پہلی اور آخری غلطی سمجھتے معاف کررہے ہیں دوبارہ ایسی "کوئی غلطی مت دہرائیے گا۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی تو اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

تم ایسا کیسے کرسکتی ہوں ام نے تمہاری آنکھوں میں بھی اپنے لیے محبت دیکھی" ہے پہلی بار میں ہی جب تم ستائشی نگاہوں سے مجھے تک رہی تھی۔تم کسی کے "دباؤ میں آکر ام سے جھوٹ مت بولو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی جانب دو تین قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔شازمینہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔اس نے گھبرا کر بارش کا جائزہ لیا جو مزید تیز ہوچکی تھی۔وہ دل ہی دل میں ایت الکرسی کا ورد کرنے لگی۔

"آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ام نے کبھی آپ کے متعلق ایسا نہیں سوچا۔"

وہ کپکپاتے لہجے میں جتانے والے انداز میں بولی۔واقدار اسے مسلسل اپنی بات جھٹلاتا دیکھ کھل کر ہنسا تھا۔وہ جانتا تھا وہ ان ریتی رواج سے ہی خوفزدہ ہے کیونکہ یہاں لڑکی کیلیے ویسے بھی پسند کی شادی موت کے مترادف ہے۔

"دیکھو اماری بات سنو۔تم ام پہ یقین کرسکتی ہو۔امارے کو یہ بات معلوم ہے کہ تم بھی امارے کو پسند کرتی ہو بس اعتراف سے گھبرارہی ہو۔تم پریشان نا ہو میں ہوں نا سب ٹھیک کردوں گا تمہیں اپنا بھی لوں گا تمہارا بس ہاتھ تھامنے کی دیر ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا یہ سوچ کر کہ اگر اس نے انکار کردیا تو حالانکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بات بڑی حویلی بھی اتنا ہی ادھم مچائے گی مگر ایک مرد ہونے کی بدولت اسے ہمت کرنی تھی۔شازمینہ نے گھبرا کر اطراف کا جائزہ لیا اور خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔

یہ ٹھیک نہیں ہے ام۔امارے خاندان کبھی اس رشتے کیلیے رضامند نہیں" ہونگے۔آپ فقط امارے کو جھوٹی تسلیاں دے رہے ہیں ورنہ جیسے ام کو یہ بات معلوم ہے ویسے آپ کو بھی پتہ ہے کہ یوں ہمارے قبیلوں میں اس طرح کی "شادیوں کے سب کس قدر خلاف ہیں امارے کو بہت ڈر لگ رہا ہے۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔واقدار نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی۔

"شاز کم از کم تم رو تو مت۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بھاری لہجے میں بولتے اسے بے تحاشہ ٹھٹھکا گیا۔اس نے تحیر کے عالم میں اس کی جانب دیکھا۔وہ اس کے نام سے کیسے واقف تھا۔

"آپ کو امارا نام کیسے معلوم۔"

امارے لیے مشکل کام نہیں ہے یہ۔خیر اگر کرنا چاہو تو تم امارا بھروسہ کرسکتی ہو" ام اپنے گھر میں بات کرے گا امید ہے کہ بات بن جائے اور اگر اس طرح "تمہارے گھر رشتہ آئے گا تو بات بہترین ہوجائے گی۔

وہ نرمی سے مسکراتے لہجے میں بولا۔شازمینہ نے اس کی بار پہ خاموشی سے سر ہلایا تھا۔اسے پہلی بار کسی نے اس نام سے پکارا تھا اوراسے بھی اپنا یہ نام بے حد پسند آیا تھا تبھی ہولے سے مسکرادی تھی۔چہرے پہ نقاب ہونے کی بدولت وہ اس کی مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا تھا۔شازمینہ انگلیاں چٹخا کر وقت کا خیال کرتے واپس مڑگئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اگر ممکن ہوسکے تو پرسوں پھر سے اسی مقام پہ آنا۔ام تمہارا انتظار کرے گا"
امارے کو امید ہے کہ اگر تمہارے کو اماری ذات میں ذرا بھی دلچسپی ہوئی تو تم
"ضرور آؤ گی جیسے اج آئی ہو دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر۔

اس کے گھمبیر لہجے پہ شازمینہ کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔وہ اس کے بن کہے ہی اس کے دل کی باتیں جان گیا تھا۔وہ آنکھیں موندتے گہرا سانس بھرکر رہ گئی۔اطراف میں چھائے خوشگوار موسم سے زیادہ تو اس کے دل کا موسم خوشگوار تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کی باتوں کو ذہن سے جھٹکتے آگے کی جانب بڑھتی سامنے کھڑی خود کو گھورتی غنچہ کو دیکھ اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑگئی۔اس نے گھبرا کر اطراف کا جائزہ لیا تو وہ ہنوز پیچھے ہی کھڑا تھا۔اس نے تیز قدموں سے چلتے غنچہ کی کلائی تھامی اور تقریبا کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ ہی لے آئی۔

"تم یہاں کیا کررہی ہو غنچہ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ حیرت زدہ لہجے میں بولی جواب میں اس نے کاٹ دار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"باجی جب تم اس آدمی کے ساتھ کھلم کھلا عشق کا اظہار کررہی تھی۔کیا ہوگیا ہے تمہیں کیوں کررہی ہو یہ سب۔"

وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔شازمینہ نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔

"ام تمہاری بڑی بہن ہے ناکہ تم اس لیے ام پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دو غنچہ۔"

وہ سرد لہجے میں بولی۔غنچہ نے گہرا سانس بھرتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ام جیسے ہی کالج سے گھر آئے تو مورے پریشان بیٹھی تھی پوچھنے پہ پتہ چلاکہ تم غائب ہو اور امارے کو یقین ہوگیا تھاکہ تم یہی آئی ہوگی اور دیکھو میرا شک درست نکلا تم یہی تھی باجی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ناک منہ چڑھاتے ہوئے اشتعال آمیز لہجے میں گویا ہوئی۔شازمینہ نے اس کی بات پہ شرمندگی سے چہرہ جھکاتے قدم آگے کی جانب بڑھادیے۔

"ویسے وہ تم سے کیا بول رہا تھا تم جانتی ہو ناکہ اگر تمہارے ساتھ کوئی اسے دیکھ لیتا تو لالہ کیا کرتے۔پھر بھی رسک لینے سے باز نہیں آرہی تم باجی۔کچھ تو سوچو تمہیں سب کے بارے میں سوچنا ہوگا ناکہ صرف اپنے بارے میں۔"

وہ باور کرانے والے انداز میں بولی۔شازمینہ نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر وہ امارے لیے حویلی میں رشتہ بھیجنے کو بھی راضی ہے تو پھر تو کسی چیز کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے نا تم چپ کرجاؤ اب جو بھی ہوگا وہ خود ہی دیکھ لیں گے تم چھوٹی ہو تو چھوٹی رہو ان سب معاملات میں مت پڑو۔"

وہ اسے کھینچتے کھانچتے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی اور غنچہ حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو اس پیار محبت کے چکر میں پڑتے اس قدر اندھی ہوچکی تھی کہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تم بے تحاشہ غلط ہو باجی۔ایسا کچھ نہیں ہوگا تمہیں کیا لگتا ہے وہ لالہ کے پاس" رشتہ لے بھی آئے تو کیا لالہ مان جائیں گے کبھی نہیں مانیں گے وہ اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ کبھی کبھی جو ان کے درمیان بات چیت ہوجاتی ہے وہ بھی "ختم ہوجائے گی۔کوئی خوشگوار تعلقات استوار نہیں ہے کسی کے درمیان۔

وہ کسی بھی طرح اسے قائل کرنا چاہتی تھی مگر شازمینہ تھی کہ کوئی بھی رسک مول لینے کو تیار تھی فقط واقدار کیلیے۔ غنچہ نے ناگواری سے لب بھینچ لیے۔اس دوران وہ حویلی پہنچ چکی تھی۔

"کہاں سے آرہی ہو تم دونوں۔"

ملیار کی سپاٹ آواز پہ ان دونوں نے سہم کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔شازمینہ ایک جھٹکے سے مڑی۔

وہ لالہ میں اپنی دوست کے گھر گئی تھی مگر پھر وہ امارے کو اپنا نیا باغیچہ دکھانے" "لے گئی۔امارے کو تو بہت مزہ آیا وہاں جاکر سب کچھ نیا نیا سا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے بازو سے لگتے ہوئے بولی تو ملیار نے بے ساختہ ان دونوں کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔ غنچہ نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔صد شکر تھا کہ انہوں نے مزید کسی قسم کا سوال نہیں کیا تھا۔

غنچہ نے اس کے بعد بھی اسے سمجھانے کی اور اس سب سے نکالنے کی بے حد کوشش کی تھی مگر وہ تھی ان سب میں دھنستی ہی چلی جارہی تھی۔اسے سب سے زیادہ پریشانی صرف شازمینہ کی تھی کیونکہ وہ اسے جان سے بھی بڑھ کر عزیز تھی کیونکہ مورے کے بعد وہی اس سے بے تحاشہ محبت کرتی تھی مگر شازمینہ کی محبت کے آگے وہ ہار گئی تھی اس نے خاموشی اختیار کرلی تھی۔وہ کبھی کبھی اس کے ساتھ جایا کرتی تھی مگر وہ پیچھے ہی رہتی تھی۔اج تک کبھی بھی واقدار کو اس بابت علم نہیں ہو پایا کہ شاز کے علاوہ بھی کوئی اس متعلق جانتا ہے اور نا ہی شازمینہ نے بتایا تھا۔اسی دوران اس کے رشتے آنا شروع ہوگئے۔شازمینہ نے جب

All rights reserved to novelslounge.com

سے یہ سنا تھا وہ بولائی بولائی پورے گھر میں پھرتی کیونکہ وہ ایک لڑکی ہوکر گھر بات نہیں کرسکتی تھی اور واقدار کے والدین اس کی پسند کی شادی کرنے کو رضامند ہی نہیں تھے۔

"وہ اب کیوں نہیں بھیج رہا تمہارے لیے رشتہ۔تین ماہ سے تم چوری چھپے اس سے مل رہی ہو۔ام کہتے تھے ناکہ وہ جھوٹا ہے وہ کبھی سچ نہیں بول سکتا۔وہ تمہیں فریب دے رہا ہے باجی اور تم اس کے فریب میں دھنستی چلی جارہی ہو۔میں بات کرتی ہوں اس سے۔ایسا لگتا ہے اسے خود ہی غنچہ سے متعارف کروانا پڑے گا۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت تنفر بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔روتی ہوئی شاز نے گھبرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"نہیں غنچہ وہ قصوروار نہیں ہے وہ خود پریشان ہیں امارے سامنے ناجانے کتنی بار اپنی بے بسی کا اظہار کرچکے ہیں۔تم ان کے سامنے نا جاؤ کیونکہ انہوں نے کبھی

All rights reserved to novelslounge.com

تمہیں دیکھا ہی نہیں اور نا ہی میں نے انہیں آج تک بتایا ہے کہ اماری ایک بہن بھی ہے۔انہیں بس یہ ہی معلوم ہے کہ ملیار لالہ کی ام اکلوتی بہن ہے۔میں کل خود ہی ان سے بات کرو گی واضح تاکہ کوئی حل نکل سکے ام خود کو کسی اور کے نام نہیں لکھ سکتا۔ام صرف اور صرف واقدار کے ہیں۔ام نے ان کیلیے خود کی "حفاظت کی ہے۔

وہ ٹھوس لہجے میں بولتی گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو سختی سے ہاتھ کی پشت سے رگڑتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔غنچہ نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا اس سے زیادہ وہ اسے کچھ کہ بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کی حالت بہت بری تھی۔غنچہ نے آگے بڑھتے اسےگلے سے لگایا تو وہ ضبط کے تمام بندھن توڑتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔اس کے رونے پہ غنچہ اذیت سے آنکھوں کو میچ گئی۔وہ چاہ کر بھی فلحال کچھ نہیں کرسکتی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

اگلے دن وہ خود میں تمام تر ہمت متجمع کرتے ایک بار پھر سے اس سے ملنے اسی جگہ پہ گئی تھی۔وہ جانتی تھی یا تو یہ اخری بار ہوگا یا ان کی زندگی کی ایک نئی شروات کی جانب ایک نئی سیڑھی۔وہ مریل قدموں سے چلتی آگے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ سامنے ہی اسے وہ دیوار سے پشت ٹکائے بیٹھا نظر آیا۔اس کی ہتھیلی سے بے تحاشہ خون نکل رہا تھا اور ہاتھ میں ناجانے کونسا مشروب تھا جسے وہ گھونٹ گھونٹ بھر کر پی رہا تھا۔وہ تقریبا بھاگنے والے انداز میں اس کی جانب بڑھی اور دوازنوں اس کے نزدیک بیٹھتے اس کے ہاتھ سے وہ بوتل چھینی تھی۔

"آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں یہ مشروب کس قدر برا ہے۔ام نے کبھی آپ کو کسی چیز سے انکار نہیں کیا مگر کم از کم اپنی زندگی کے ساتھ مت کھلوار کریں۔"

وہ بوتل اس کی نگاہوں سے دور پھینکتی تڑپ کر بولی۔آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔واقدار نے لہو رنگ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

زندگی تو امارے ساتھ کھیل رہی ہے جب بھی کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں کچھ نا کچھ" غلط ہوجاتا ہے۔ حویلی میں کوئی اماری بات سننے کو تیار نہیں بس زبردستی کسی کو سونپنا چاہتے ہیں مگر ام بھی اب کی بار کسی کی نہیں سنیں گے امارے کو بس تم "چاہیے ہو بس تم۔ام کسی کے ساتھ شادی نہیں رچا سکتے۔

وہ سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں بولا۔اس دوران اس کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا اور آنکھیں بھی بار بار بند ہورہی تھی۔ شاز نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تو آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹتے گال پہ بہ گئے جسے اس نے سرعت سے پونچھتے ہچکی بھری اور اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

آپ ان کی بات مان لیں۔امارے کو کسی کی بددعاؤں کے زیر اثر اپنی زندگی کی" شروات نہیں کرنی فرض کریں اماری شادی ہو بھی گئی تو امارے کو کوئی نہیں اپنائے گا پھر میں مزید تڑپوں گی۔آپ امارے کو بھلادیں اور یہ سمجھ لیں کہ یہ "اماری آخری ملاقات تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ بات وہ ہی جانتی تھی کہ وہ یہ بات کس دل کے ساتھ بول رہی تھی۔اس کا دل خون کے آنسو رورہا تھا۔

"تم تو ایسا مت کہو۔ام پہلے ہی بہت تھک چکا ہے مزید اماری اذیت کا سامان مت بنو۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔لہجہ بھاری ہورہا تھا جیسے وہ آنسو روکنے کی کوشش کررہا ہو۔شاز نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ام دونوں کی محبت کبھی مرے گی نہیں۔امارے دلوں میں ایک خوبصورت یاد کی طرح سمٹ کر رہے گی۔اس کا رنگ تا عمر امارے پہ چڑھارہے گا۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ان خاندانی روایتوں نے آج ان دونوں نے اپنی اپنی جگہ توڑ کر رکھ دیا تھا۔واقدار نے جاتی ہوئی شاز کی کلائی کو سختی سے تھام لیا۔اس نے اذیت سے اپنی آنکھیں میچی تھی وہ جاتے جاتے اس کا لمس نہیں چاہتی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ایک آخری بار اپنی موجودگی کا احساس تو دلاتی جاؤ۔کیا پتہ اس کے بعد دیدار بھی"
"نصیب نا ہو۔

وہ اذیت زدہ لہجے میں گویا ہوا۔شاز نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا اور اس کے بازو سے لگی بکھرتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔وہ اس کے ساتھ لگی ہچکیوں سے رورہی تھی۔

"یہ بہت مشکل ہے امارے لیے بہت ذیادہ۔"

وہ اپنے لہجے میں ویرانی سموئے بولی تو واقدار نے بنا کسی دیری کے اسے سختی سے خود میں سمیٹ لیا تھا۔اس دوران وہ ایک دوسرے میں کھوتے محرم اور نامحرم کا فرق بھلا بیٹھے تھے۔وہ جتنا بکھرتی جارہی تھی وہ اتنا ہی اسے سمیٹتا جارہا تھا یہاں تک کہ آہستہ آہستہ شیطان بری طرح ان دونوں کے وجود پہ حاوی ہوگیا اور وہ اپنی اس تکلیف میں نامحرم کا فرق بھلاتے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کربیٹھے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صبح سورج کی پہلی کرن اس کے چہرے پہ پڑتے ہی اس نے سختی سے آنکھوں کو میچتے مندی مندی آنکھیں کھولی تو کسی غیر معمولی پن کے احساس سے اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے گھبرا کر اپنے بائیں جانب دیکھنا چاہا لیکن وہ تو سختی سے کسی کے مضبوط حصار میں مقید تھی۔وہ کپکپاتے ہاتھ اپنے لبوں پہ جما گئی۔یہاں کا منظر دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔اس کا ذہن سنسنا کر رہ گیا۔ذہن مفلوج ہوکر رہ گیا تھا۔

"نہیں۔یہ نہیں ہوسکتا۔"

وہ سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے ہذیانی کیفیت میں بڑبڑائی۔اس دوران اس کی ہلچل سے واقدار کی بھی آنکھ کھل چکی تھی۔اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔اس کی حالت جس جانب اشارہ کررہی تھی وہ اسے جیتے جی مارنے کو کافی تھی۔ان دونوں کا شدت سے جی چاہا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سماجائے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"شاز یہ۔"

اس سے پہلے کہ وقدار نا سمجھی سے بولتے اس کی جانب بڑھتا شاز نے غصے کے عالم میں اس کے چہرے پہ تھپڑ مارا تو وہ اس کی حرکت پہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

"تم نے اماری عزت کے ساتھ کھلوار کیا ہے۔ تم بکواس بند گھٹیا انسان ہو تم۔

"برے انسان تھے۔یہ کیا کردیا میں نے۔لالہ امارے کو جیتے جی مار دیں گے۔

وقدار جانتا تھا کہ وہ لڑکی ہے تبھی اتنا جذباتی ہورہی ہے مگر اسے سمجھداری سے اس معاملے کو حل کرنا تھا۔

"دیکھو شاز یہ جو کچھ بھی ہوا ہے یہ سب لاعلمی کی حالت میں ہوا ہے مجھے کل کا کچھ بھی نہیں یاد شاز۔میں نے شاید ذیادہ ہی پی لی تھی ام نے کبھی بھی تمہیں اس نگاہ سے نہیں دیکھا۔غلطی کہی نا کہی ام دونوں کی ہی ہے ام کسی ایک کو ذمہدار نہیں ٹھہراسکتے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے اسے سمجھانے والے انداز میں بولا تو وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بلک بلک کر رودی۔واقدار نے تفکر سے اپنی پیشانی مسلی۔اس کی سمجھ سے بالاتر تھا وہ اتنا بڑا گناہ کیسے کرسکتا تھا۔وہ تو کبھی غلط کام کی جانب بھٹکا بھی نہیں تھا تو یہ سب۔ایکدم اس کے زہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اسے تو اس کے دوست نے یہ مشروب دیا تھا مطلب کیا اس نے سب جانتے بھوجتے۔

اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے گھبرا کر شاز کی جانب دیکھا جو اب اپنی جگہ سے کھڑی ہوچکی تھی۔وہ ابھی بھی سکتے کی کیفیت میں تھی۔آنسو تواتر گالوں پہ بہ رہے تھے۔

"دیکھو شاز سمجھداری سے کام لو اگر تم ایسے برتاؤ کرتی رہی تو جس کو شک نہیں بھی ہونا اسے بھی ہوجانا ہے۔پلیز ایسا کچھ مت کرنا جس سے ام دونوں کا کردار گندا ہو کیونکہ میں اپنے کردار پہ بات برداشت کرسکتا ہوں مگر تمہارے نہیں۔میں جلد ہی کچھ کروں گا تم حوصلہ رکھنا اور امارا انتظار کرنا میرا یقین اگر کرنا چاہو تو ایک بار

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کرلینا۔یقین کرو اس بار جان بھی دینی پڑے امارے کو مگر پھر بھی ام بابا جان کو منالیں گے کیونکہ اپنے گناہ کا اذالہ امارے کو ہی کرنا ہے۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولے۔لہجے میں شرمندگی سی تھی۔شاز نے ایک کاٹ دار نگاہ اس پہ ڈالی اور خاموشی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی وہ ڈھے جانے والے انداز میں زمین پہ بیٹھا تھا۔

اگر کل میں ہوش میں نہیں تھا مگر شاز تو تھی نا تو وہ مجھے اس گناہ سے روک سکتی تھی اور اب وہ اپنی غلطی ماننے کو بھی تیار نہیں ہے مگر کوئی بات نہیں میں ابھی بابا جان سے بات کرتا ہوں۔ابھی بھی ذیادہ کچھ نہیں بگڑا۔گناہ کا اذالہ ممکن ہے توبہ بھی اسی دنیا میں کی جاتی ہے۔"

وہ گہرا سانس بھرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔لہجہ مضبوط تھا وہ اب کچھ بھی کرنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔اس نے سرعت سے چادر خود پہ اوڑھی اور مضبوط چال چلتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ناجانے وہ واپس گھر جاکر اب کس کس قسم سے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سوالات کے جوابات دے گی اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ناجانے یہ کیا ہوگیا تھا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

****

اس کی بات مکمل ہوتے صحن میں غنچہ کی سسکیاں اور باقی سب ساکت و جامد کھڑے تھے۔پورے صحن میں ایک جان لیوا سکوت چھایا ہوا تھا۔شہرام نے چونک کر واقدار کی جانب دیکھا جن کے چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔شہرام نے سختی سے اپنے لبوں کو بھینچ لیا۔اس کا وجود کسی نے جلتے ہوئے انگاروں پہ رکھ دیا تھا۔

"یہ قاتل ہے میری آپی کا یہ شخص میں اسے جان سے مار۔"

خاموش بلکل خاموش اب آپ کے منہ سے ایک بھی لفظ میں نے اپنے بابا"

"جان کے خلاف سنا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا چچی۔

شہرام تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے دھاڑا تھا۔ملیار ڈھے جانے والے انداز میں صوفے پہ بیٹھا تھا۔پرخہ خاموش نوفیل کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے کھڑی تھی۔غنچہ اور

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پشمینہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے بابا کی جانب ہی تھا۔وہ ایسا کیسے کرسکتا تھا۔کیا وہ گناہ کا فرق بھلا بیٹھا تھا۔

"تم ابھی بھی اس شخص کی طرفداری کررہے ہو شہرام۔جس نے کسی عورت کو زیادتی۔ہاں تم بھی تو کسی ایسی ہی عورت کے بچے ہو نا جسے ناجانے یہ کہاں سے اٹھالایا۔"

شہرام نے سپاٹ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جو پے در پے اس کے وجود پہ کاڑی ضربیں لگارہی تھی۔

"پلیز بس پھپھو جان۔جو کچھ آپ نے ہمیں بتایا ہے اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ یہ اور پھپھو شاز ایک دوسرے سے محبت میں مبتلا تھے اور اس کے بعد جو بھی ان کے درمیان ہوا تو اس مطابق تو یہ نشے میں چور تھے نا مگر پھپھو تو اپنے پورے ہوش و حواس میں تھی نا۔ام یہ نہیں بول رہا کہ ساری غلطی پھپھو کی تھی مگر اگر بات برابری کی تھی تو پھر قصور تو دونوں کا ہوا نا آپ شروع سے صرف ان کو ہی

All rights reserved to novelslounge.com

کیوں قصوروار بول رہی ہیں اور جسے آپ زیادتی کہ رہی ہیں نا وہ اصل میں باہمی رضامندی تھی اور کچھ نہیں۔پورے ہوش و حواس میں گناہ ہوا تھا۔"

اب کی بار نوفیل سرد لہجے میں پھنکارا۔غنچہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جو یکے بعد دیگرے رازوں سے پردہ اٹھا رہے تھے۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

اور ایک منٹ جب بابا جان نے ان سے کہا تھا کہ وہ کچھ کریں گے تو پھر کیا ہوا" تھا ایسا جو آپ اب تک ان سے نالاں ہیں چچی۔"

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولا۔

باجی نے جب امارے کو یہ سارا قصہ سنایا تو ایک لمحے کیلیے ام سن ہوگئے تھے" سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفلوج ہوچکی تھی۔امارے کو سراسر کوتاہی اس کی ہی نظر آرہی تھی۔خیر باجی نے امارے کا منالیا کہ وہ حویلی میں بات کرے گا مگر جب ایک مہینہ گزرنے کے بعد باجی کی طبیعت بے تحاشہ بگڑی تو امارے ساتھ ساتھ مورے بھی گھبرا گئی تھی۔میں نے اس وقت تو مورے کو ٹال دیا مگر بعد میں

All rights reserved to novelslounge.com

قریبی دائی کے پاس جب میں ان کا علاج کروانے گئی تو ایک نئی مصیبت ہمارے سر پہ تیار بیٹھی تھی کہ باجی اس شخص کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔میں نے بہت کہا کہ اسی وقت یہ بچہ ضائع ہوجائے مگر وہ کسی صورت تیار نہیں تھی۔دو ماہ گزر گئے تین گزر گئے اور یہ ماہ گزرتے گزرتے چاہ ماہ ہوگئے مگر اس کا کہی نام و نشان نہیں تھا۔یہ نہیں لوٹا۔شاز باجی اسی کے غم میں ڈوب کر سوکھتی جارہی تھی۔امارے سے ان کی تکلیف دیکھی ہی نہیں جاتی تھی۔"

"امارے کو لگتا ہے سب ختم ہونے والا ہے غنچہ۔"

ایک رات ام دونوں اپنے کمرے میں لیٹے ہوئے تھے تبھی وہ بھرائے لہجے میں" بولی تھی۔میں نے چونک کر ان کی جانب دیکھا مگر اس وقت تک وہ انکھیں موند چکی تھی۔اس کے بعد میں نے اس سے کسی قسم کا سوال نہیں کیا مگر اگلی صبح حویلی میں کہرام اس وقت مچا جب حویلی سے باجی غائب تھی۔بہت تلاشا۔روئی تڑپی۔لالہ نے ناجانے کیسے کیسے القابات سے نواز دیا میرے پہ اس قدر پابندیاں لگ گئی۔میں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کہی بھی آجا نہیں سکتی تھی۔تقریباً ہفتے بعد نہر کے پاس سے کسی کی لاش ملی تھی اور ان سب کے مطابق وہ باجی کی لاش تھی۔انہوں نے اس شخص کے نا آنے کے غم میں اس کے دھوکے کے غم میں خودکشی کو منہ لگالیا۔وہ مرگئی۔وہ بدنامی کے ڈر سے مرگئی۔اس دن کے بعد میں بلکل بدل گئی تھی۔بس ایک چیز ٹھان لی تھی جیسے اس نے میری باجی کی عزت کو تار تار کیا ہے ویسے ہی اس شخص کی عزت بھی نیلام ہوگی۔اسے بھی اسی دکھ سے متعارف کرواؤں گی بس اسی لیے موقع دیکھتے ہی میں نے اس کے چھوٹے بھائی سے محبت کا کھیل رچایا جیسے اس نے میری بہن کے ساتھ کیا تھا اور پھر شادی کرکے اس حویلی میں آگئی

"جہاں یہ پہلے ہی اپنی بیوی کے ساتھ موجود تھا بریخنہ خانم کے ساتھ۔

وہ اذیت سے بولتے بولتے تلخی سے ہنسی تھی۔

ساتھ تم بھی تھے شہرام مگر امارے کو دھچکا اس وقت لگا جب معلوم ہوا کہ بریخنہ" تو ماں ہی نہیں بن سکتی تو پھر تم کس کی اولاد تھے میں سوچ کر رہ گئی مگر اس

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وقت اس بات کو بھی چھوڑ دیا آگے جو سوچ چکی تھی کہ مجھے کیا کرنا ہے خیر شادی کے دو سال بعد جب میرے ہاں پشمینہ کی پیدائش ہوئی تو شروع سے ہی میں نے اس کی سماعتوں میں تم سب کے خلاف زہر بھرا تھا سب کے خلاف اور اس کے بڑے ہوتے ہوتے یہ نفرت بھی پڑوان چڑھتی چلی گئی اور میرے بدلے کی سب سے بڑی کڑی اماری بیٹی تھی جس نے یہ سب کرنے میں اماری مدد کی۔تم سے محبت کا ناٹک تم سے شادی فقط ایک ڈرامہ تھا ام دونوں ماں بیٹی کا اور یہ شخص تو ویسے بھی مجھے شاز کی کزن سمجھ کر بہت محبت سے پیش آتا تھا ہمیشہ اس نے اپنے بچوں سے پہلے پشمینہ کو ترجیح دی تم لوگوں کو پسِ پشت ڈال دیا اور اسی چیز سے ام نے فائدہ اٹھاتے یہ جانتے ہوئے بھی کہ تو کسی اور کو پسند کرتا ہے تیری شادی پشمینہ نے کرادی تاکہ جس تکلیف کو اماری بہن نے محسوس کیا ہے وہ اس شخص کی اولاد بھی محسوس کرے اور بیٹی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ایک بار پھر سے بولتی تمسخر سے ہنسی تھی۔ان سب کو اس وقت اس عورت کا ذہنی توازن خراب لگا تھا جو اپنی بہن کے غم میں شاید ان نہج پہ پہنچ چکی تھی جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔

"بیٹی کی عزت کو تم نے تار تار کردیا یہ سوچ کر کہ میں نے تمہاری بہن کی عزت سے کھیلا ہے تم نے اماری چھوٹی سی بیٹی کی عزت سرِ عام نیلام کردی ایک عورت ہوکر۔"

واقدار کی سرسراتی نم آواز پہ جہاں پرخہ ساکت ہوئی تھی وہی شہرام اور نوفیل نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی۔یہ بات وہ ہی جانتے تھے کہ یہ سب جاننے کے باوجود وہ کس ضبط سے یہاں کھڑے تھے۔واقدار کی آواز پہ وہ دونوں ماں بیٹی ذبردست قسم کا قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

"ہاں برباد کردی ام نے تمہاری بیٹی کی زندگی مگر پھر بھی اس کی زندگی سنور گئی نوفیل کے ساتھ جڑ کر۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ان کے الفاظ اسے اپنے سینے میں کسی خنجر کی مانند چبھتے ہوئے محسوس ہوئے۔وہ نوفیل کی جانب مڑی۔

"نوفیل دیکھ یہ لڑکی۔اس کا باپ تیری پھپھو کا قاتل ہے اور تو اسی کی داغدار بیٹی کو اپنا کر اس پہ احسان کررہے ہو۔طلاق دو اسے ابھی کے ابھی۔لالہ تم بولو اسے کہ یہ طلاق دے اسے۔"

وہ پاگلوں کی طرح سب سے منت سماجت کررہی تھی مگر سب حیرت سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے جو کبھی ہنس رہی تھی تو کبھی رورہی تھی۔پرخہ آنکھوں میں نمی لیے پشمینہ کی جانب بڑھی۔پشمینہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ کیا کچھ نہیں تھا دکھ کرب بے یقینی۔

"ام نے آپ کو اپنی باجی مانا۔وہی عزت وہی محبت۔آپ کو اپنے لالہ کے نکاح میں لانے کیلیے کس قدر جتن کیے۔رشتہ تو وہی تھا نا ام دونوں کے درمیان مینہ باجی جو چچی اور ان کی بہن کے درمیان تھا۔ایک بہن نے اپنی بہن کے بدلے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیلیے جی جان لگادی اور ایک نے اس پہ عمل پیرا ہونے کیلیے اپنی بہن کی زندگی ہی برباد کردی۔کیوں کیا ایسا ام نے تو کبھی آپ کے ساتھ محبت میں کوئی جھول نہیں آنے دیا اور امارے کو تو یاد بھی نہیں کہ آپ نے امارے ساتھ یہ کیا کب۔"

وہ نم لہجے میں اس سے سراپا سوال تھی۔پشمینہ نے بیزاری سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے ایک نظر پھر سے اس پہ ڈالی۔

تمہارے کو معلوم بھی کیسے ہوگا پرخہ بی بی کیونکہ ام تو شروع سے تمہارے لیے" تمہاری وہ بہن تھی نا جو جان دینے کو بھی تیار رہتی ہے۔بس پلیننگ بہت دیر سے چل رہی تھی مگر عمل کرنے کا موقع امارے کو اپنی شادی والے دن ملا جب سب کی توجہ اماری جانب تھی اور تم باہر سے ہی اٹھوائی گئی۔پھر اس کے بعد تمہارا واپس ملنا۔بہت کچھ ہوا نا گھر میں۔شہرام نے بہت تلاش کیا تمہارے مجرم کو ایک گاڑی کو لے کر شک نوفیل پہ بھی گیا تھا امارے شہرام صاحب کا مگر افسوس ام اس کام میں کامیاب نا ہوسکے کیونکہ اس کے بعد ان دونوں کی جوڑی مزید رل

All rights reserved to novelslounge.com

گئی تھی اور تم جانتی ہو تمہارے جوس میں ذہر ملانے والا تمہارا باپ نہیں بلکہ مورے تھی۔ مورے نے ملایا تھا اس میں ذہر تاکہ تم مرو اور امارے جلتے دلوں پہ ایک پھوار سی پڑے"۔

شہرام نے اس کی بات پہ اپنے جلتے دل پہ قابو پانے کی خاطر گہرا سانس بھرا کیونکہ ان سب باتوں سے وہ پہلے سے ہی واقف ہوچکا تھا۔

اس کے بعد شہرام کو وہ نشے والا جوس دینا وہ بھی امارے بدولت تھا تاکہ شہرام کا" شک نوفیل پہ جائے مگر وہ اس بات سے باخبر تھا کہ اس کام کیلیے اس حویلی میں بھی اماری ایک ملازمہ کام کرتی ہے۔اس کے بعد کیا ہوا شہرام اور امارے درمیان "ساری دوریاں مٹتی چلی گئی اور شہرام بابو ہوش میں ہی نہیں تھے۔

نوفیل نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے تھے۔شہرام نے کرب سے آنکھیں موندی تھی۔بے خبری میں وہ اس رشتے کو آگے بڑھا چکا تھا مگر اس میں اس کی رضامندی ذرا سی بھی شامل نہیں تھی۔اس سے قبل کہ پرخہ گھبرا کر گرتی نوفیل

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نے سرعت سے اسے تھامتے سہارہ دیا تھا جسکی آنکھوں میں ایک ویرانی سی رقم تھی۔وہ تڑپ کر رہ گیا۔

اور پھر اس دن جب گھر میں نواب ام سے ملنے آیا تھا مگر امارے کہے کے مطابق" اس نے شہرام کے سامنے اس شخص کا نام لیا تاکہ شک سارا اس پہ جائے مگر "افسوس یہاں بھی امارے کو ہی مات ملی تھی۔

کیونکہ تمہیں مات دینے والا کوئی اور نہیں بلکہ شہرام خان تھا۔شک تو مجھے اسی" دن ہوگیا تھا جب تم پرخہ کے نکاح والے دن زبردستی مجھے گھر آنے کا بول رہی تھی حالانکہ نواب نے کچھ دیر قبل ہی تم دونوں ماں بیٹی کو کسی کے گھر سے نکلتے دیکھا تھا۔بس پھر تمہاری چال تو تمہی پہ الٹانے کیلیے میں نے یہ کھیل رچایا اور اب تمہارا کھیل ختم پشمینہ بی بی۔اس شخص کو تو میرے کہے کے مطابق پرخہ کے ساتھ غلط کرنے کے جرم میں الٹا لٹکا کر پہلے جلایا جائے گا اور پھر وہی پہ اسے "پھانسی دے دی جائے گی مگر تم دونوں کی سزا بھی میں ہی منتخب کروں گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سرد لہجے میں غرایا۔آنکھیں لہو رنگ ہورہی تھی۔غنچہ نفی میں سر ہلاتے ملیار کی جانب بڑھی۔

"لالہ آپ کچھ کیوں نہیں بولتے شاز کے بارے میں۔بتائیں نا اس شخص کو سزا دلوائیں امارے سینے میں جل رہی آگ ٹھنڈی کیسے ہوگی۔"

وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔اس نے بری طرح اسے دور جھٹکا تھا۔

"کیا بولوں یہ بولو کہ آج تمہاری اس بہن کی بدولت ام نے اپنی سگی بیٹی کو کبھی پیار سے نہیں بلایا اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھایا یہ بولو میں۔قصوروار اگر یہ ہے تو قصوروار وہ بھی تھی تالی کبھی بھی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔اس نے اپنی غلطی ماننے کی بجائے حرام موت کو گلے لگانا زیادہ بہتر سمجھا تھا۔"

وہ اب کی بار ہانپتے ہانپتے ضبط ہار بیٹھے۔واقدار کے لبوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نہیں لگایا اس نے حرام موت کو گلے۔میں نے بچالیا تھا اسے۔اور شہرام میری اور" شاز کی اولاد ہے غنچہ خان جس بہن کی محبت میں تم اس حد تک گر کر یہ سب کرچکی ہوں اسی بہن کی اولاد کو تم نے رقاصہ کی اولاد بنادیا مطلب تم کہی نا کہی "اپنی بہن کو ہی رقاصہ۔

ان کی آواز پہ وہاں موجود ایک ایک افراد کو پوری حویلی کی عمارت اپنے سر پہ گرتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس پورے عرصے میں شہرام بری طرح لڑکھڑایا تھا۔چہرے پہ بے یقینی سی در آئی تھی۔اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔"

غنچہ کا سر بے یقینی سے مسلسل نفی میں ہل رہا تھا۔

ام نے بچالیا تھا اسے۔اس سے نکاح کرلیا تھا ام نے۔اسے ام نے بولا تھا کہ" امارا انتظار کرے ام ضرور لوٹیں گے مگر اس نے امارا یقین نہیں کیا شہرام کی پیدائش کے ساتھ تین سال وہ امارے ساتھ رہی تھی بہت خوش تھے ام حویلی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

چھوڑ دی تھی اس کی بدولت ام نے کیونکہ اس سب کی زمہدار وہ اکیلی نہیں تھی مگر ایک دن اچانک سیڑھیوں سے پھسل کر گرنے کی بدولت وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلیے ام دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی اور اس کے بعد ام شہرام کو لے کر گھر لوٹا تھا واپس مگر اس بار اس حویلی میں کوئی نہیں تھا نا مورے نا بابا جان اور نا ہی شاز۔ صرف ان سب کی یادیں تھی۔اس کے کہے کے مطابق ہی ام نے جان بوجھ کر پورے گاؤں میں یہ بات پھیلائی تھی کہ وہ مرگئی ہے۔اس کے بعد میں نے دی جان کے کہنے پہ بریخنہ کو اپنایا تھا ایک ایسی عورت کو جو ماں نہیں بن سکتی تھی مگر اس عورت نے شہرام کو اتنی محبت دی اتنی محبت دی کہ شادی کے نو سال بعد اس ذات نے اس کی گود ہری کی تھی۔ میں نے بہت توبہ کی تھی اپنے گناہ کی بہت ذیادہ۔ میں اس کہانی کا وہ کردار ہوں وہ ناچاہتے ہوئے بھی ظالم بن گیا۔یہاں تک کہ اپنے سگے بیٹے کی خوشیاں قربان کردی۔ جب ام نے غنچہ کی باتیں سنی تھی کہ پشمینہ شہرام کو پسند کرتی ہے ام نے شہرام کی ایک بھی سنے بغیر ان کا نکاح

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کردیا اتنی چھوٹی عمر میں کہ کہی شہر جاکر وہ کچھ غلط قدم نا اٹھالے یہاں تک کہ بریخنہ امارے کو روکتی رہ گئی مگر ام نے اس کی نہیں سنی بس پشمینہ کی سنی کیونکہ امارے کو اس میں ناجانے کیوں شاز دکھائی دیتی تھی اور اسی نے اماری بیٹی۔امارے کو معاف کردینا پرخہ تمہارے بابا جان باپ کہلانے کے لائق۔

وہ تکلیف سے بولتے بولتے باقاعدہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ گئے۔پرخہ چیختے چلاتے ان کی جانب بڑھی تھی۔

"تم کسی رقاصہ کی اولاد نہیں ہو تم امارا اور شاز کا خون ہو شہرام خان امارا غرور ہو جس نے کبھی اماری انا کو ٹھیس نہیں پہنچنے دی۔"

وہ کپکپاتے لبوں سمیت بولے تو نوفیل نے بے ساختہ ان کے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا تھا۔اس کے برعکس شہرام ابھی بھی ساکت و جامد تھا۔وہ کچھ بھی سوچ نہیں پارہا تھا۔

غنچہ اور پشمینہ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"میری باجی کا بیٹا۔"

"نہیں آپ کے مطابق ایک رقاصہ کی اولاد۔"

غنچہ تڑپ کر بولتے اس کی جانب بڑھی اور بے یقینی کی کیفیت میں اسے تھامنا چاہا مگر وہ سرعت سے ویران لہجے میں بولتے ان سے فاصلہ قائم کرگیا۔چہرہ آخری حد تک پیلا پڑچکا تھا۔اس نے ایک نظر پشمینہ کو دیکھا جس کا ایک ہاتھ ناجانے کیوں اپنے پیٹ پہ تھا۔آنکھوں کے سامنے اپنی ازیت کا ایک ایک پل گھوما تھا اور اس وقت حویلی کا ایک ایک مکین اسے اپنا دشمن محسوس ہوا تھاوہ حویلی جس کے ہر فرد کیلیے اس نے اپنی ہر خوشی قربان کردی اسی حویلی نے اس سے اس کا سب کچھ چھین لیا تھا۔

میں شہرام خان اپنے پورے ہوش و حواس میں پشمینہ خان کو طلاق دیتا ہوں"

"طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کا سفاک لہجہ سب کو پتھرا کر رکھ گیا۔اس نے اسی لمحے پشمینہ کو خود پہ حرام کرلیا تھا۔پشمینہ نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یہ قدم بھی اٹھا سکتا ہے۔

"نہیں شہرام وہ تمہارے بچے کی ماں۔"

بچہ تو ابھی بھی میرا ہے اور آئے گا بھی میرے پاس ہی کیونکہ اس بچے کو میں" تم دونوں جیسی سازشی ماں بیٹی کے پاس رکھ کر کسی نئے خونی کھیل کا حصہ نہیں "بنایا چاہتا۔

اس نے تنفر بھرے لہجے میں بولتے پتھریلی نگاہوں سے مینہ کی جانب دیکھا اور سختی سے اس کی کلائی تھامتے ذر بی بی کا رخ کیا تھا۔اس کے چہرے پہ ایک حسرت سی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آج سے اگلے نو ماہ تک یہ آپ کی سرپرستی میں رہے گی پھر چاہے آپ اسے جیسے" مرضی رکھیں مگر میرے بچے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا چاہیے۔مجھے اپنا بچہ بلکل "ٹھیک چاہیے۔بہت یقین سے آپ کو سونپ رہا ہوں اپنی ماں کی جگہ پہ رکھ کر۔

بولتے بولتے اس کا لہجہ کپکپایا تھا۔ذر بی بی نے نرمی سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔مینہ ایک جگہ پہ جم کر کھڑی تھی۔اسے تو سمجھ ہی نہیں لگی تھی ایک لمحے میں اس کی زندگی کیا سے کیا ہوگئی تھی۔

نوفیل تم اس شخص کو لے کر گاؤں کے چوراہے پہ پہنچو۔میں ذرا ان کو ان کی" "اصل جگہ پہ پہنچا کر آؤں۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں نوفیل سے مخاطب ہوا اور ہنستی ہوئی غنچہ کی کلائی تھامتے باہر کی جانب بڑھ گیا جو مسلسل چیخ چلا کر مزاحمت کررہی تھی۔سب کو اندازہ ہوگیا تھا کہ اس کے ذہن پہ بہت برا اثر پڑا ہے۔نوفیل نے ایک گہرا سانس فضا کے

All rights reserved to novelslounge.com

سپرد کیا۔اس دوران ملیار خود ہی واقدار کو سہارہ دیتے کمرے کی جانب بڑھ گئے تاکہ وہ کچھ دیر آرام کرسکے۔نواب نے بھی شہرام کی پیروی کی تھی۔

"پرخہ تم اس لڑکی کو۔"

مورے اماری بیوی یا بہن میں سے کوئی بھی اس گندی لڑکی کو ہاتھ نہیں لگائے" گا۔شہرام آپ کے حوالے کرکے گیا ہے آپ ہی سنبھالیے ام نہیں چاہتا کہ کسی "پہ بھی اس کا سایہ پڑے۔

نوفیل نے ان کی بات مکمل ہونے کے قبل ہی انہیں سختی سے ٹوک دیا تھا۔ذر بی بی نے تاسف سے سر ہلاتے ملازمہ کو آواز دی اور اسے پشمینہ کو آخری والے کمرے میں لے جانے کا کہا تھا۔وہ اسے رکھنا تو نہیں چاہتی تھی مگر چاہ کر بھی شہرام کی بات کو رد نہیں کرسکی تھی تبھی اس بچے کی خاطر حامی بھرلی تھی۔نوفیل نے سر جھٹکتے اپنا رخ پرخہ کی جانب کیا جو ابھی بھی نم نگاہوں سے پشمینہ کو دیکھ رہی تھی جیسے ابھی بھی یقین کرنے کی کوششوں میں ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پرخہ تم کمرے میں جاؤ اور اس لڑکی کی صورت بھی دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے"
جب تک ام نہیں لوٹتے تم مورے کے پاس ٹھہر سکتی ہو مگر رونا بلکل بھی
"نہیں۔

وہ اس کے گال پہ بہنے والے آنسو صاف کرتے محبت سے بولا تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہچکیوں سے رودی تھی۔

"پرخہ۔"

اس نے تنبیہی لہجے میں بولتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔اسی دوران گلہ کھنکھارنے کی آواز پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں لالہ رخ کھڑی نم مسکراہٹ سمیت ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔اس نے ہنستے ہوئے اس کیلیے بھی اپنی باہیں واں کی تھی۔لالہ رخ بغیر کسی تردد کے اس میں آسمائی۔

"بس کسی نے نہیں رونا خاموش۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان دونوں کے سر پہ ہولے سے لب مس کرتا محبت سے چور لہجے میں بولا اور رخ کو پرخہ کو لے کر کمرے میں لے جانے کا کہا تھا۔لالہ رخ نے خاموشی سے اس کے حکم کی تعمیل کی تھی۔پرخہ نے ناجانے کس سوچ کے تحت مڑ کر اس کی جانب دیکھا تو وہ مسکرا کر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور اس کی مسکراہٹ دیکھ وہ بھی ہولے سے مسکرادیا تھا۔

ان کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی نوفیل کے چہرے کے تاثرات یکلخت سرد ہوئے تھے۔چہرہ سرخی مائل ہوگیا۔اس نے تنفر سے زمین پہ اونسھے منہ گرے وجود کو دیکھا۔

"ایک بھائی کی سزا سے پہلے تم ایک شوہر کی سزا کے مستحق ہو ***انسان۔"

وہ ذہرخند لہجے میں دھاڑ اٹھا اور ٹانگ سے اس کے وجود پہ ایک ٹھوکر ماری تھی۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس وقت تمام مرد حضرات گاؤں کے بیچ و بیچ ایک بڑے سے میدان میں جمع تھے۔لوگوں کا ایک ہجوم برپا تھا اور یہ سب شہرام کے حکم کی بدولت ہوا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ اس انسان کو سب کے سامنے سخت سے سخت سزا ملے تاکہ سب کو اس سے عبرت حاصل ہو اور کوئی بھی شخص ایسا کوئی گھٹیا کام کرنے سے قبل سوچے بھی نا۔

سر مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص کس قدر گھٹیا نکلے گا مطلب میں جب شوروم" گیا تھا تو یہی شخص وہاں موجود تھا مطلب یہ سب ہی ان کی پلیننگز کا حصہ تھا کہ میرے وہاں پہنچنے سے قبل ہی یہ شخص وہاں تیار بیٹھا تھا تاکہ یہ ہمیں گمراہ کرسکے اور اس نے نام بھی نوفیل خان کا لیا تھا تبھی میں اسے آپ کے فلیٹ پہ لے کر "آیا تھا۔

نواب اس کے ساتھ ہی دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے کھڑا حیرت و دکھ کے ملے جلے تاثرات سمیت بول رہا تھا اور شہرام کا چہرہ پتھریلا ہوتا جارہا تھا۔اس کی نفرت میں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ڈوبی نگاہیں اس شخص پہ جمی تھی جس کا چہرہ پہلے ہی خون میں آلودہ تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں نوفیل کی تلاش میں گھمائی کیونکہ وہ رسی کا بندوبست کرنے گیا تھا۔معاً چند ساعتوں بعد ہی اس کی واپسی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات بھی مختلف نہیں تھے اور یہ بات شہرام کو اچھے سے ازبر تھی کہ وہ کیسے خود پہ ضبط کررہا ہے۔اس نے ایک نظر بائیں جانب کھڑے واقدار اور ملیار کی جانب دیکھا جن کے چہروں پہ دنیا جہاں کی تھکن آسمائی تھی۔وہ ان کی جانب دیکھتے تمسخر سے ہنسا اور سر جھٹک گیا۔اب کچھ لوگوں کی مدد سے اس کے بے سدھ وجود کو الٹا لٹکایا جارہا تھا۔شہرام نے مضبوط قدم اس کی جانب اٹھائے تو اس کی آنکھیں سیدھا اس لڑکے کی آنکھوں سے جاٹکرائی جس کی آنکھوں میں اب اپنی موت کو سامنے دیکھ بے تحاشہ خوف ناچ رہا تھا۔

"کک۔کون ہو تم۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مندی مندی آنکھیں کھولتے قدرے گھبرائے لہجے میں گویا ہوا۔ شہرام نے اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ایک جھٹکا دیا تو اس کے لبوں سے ایک دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی۔

"تیری موت۔تیرے برے اعمالوں کی سزا۔"

وہ ایک بار پھر اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے تنفر بھرے لہجے میں گرجا۔اس لڑکے کے منہ سے دبی دبی سسکیاں نکلی تھی۔

"معاف کردو مجھے میں تو بس ان کے کہنے پہ۔"

ان کے کہنے پہ تو خوف خدا بھول گیا۔یہ تک فراموش کردیا کہ اس ذات کو کیا منہ" دکھائے گا جو اس قدر گھناؤنا کام کیا گناہ کبیرہ تیری سزا یہاں بھی ہے اور وہاں تو "بہت بڑی ہے تجھ جیسا انسان معاف کیے جانے کے قابل نہیں ہے۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں دھاڑ اٹھا۔اس کی آنکھیں لہو چھلکارہی تھی۔اس لڑکے نے سختی سے آنکھوں کو میچتے خوف سے مٹھیاں بھی بھینچ لی۔نوفیل کو کوئی اشارہ کرتے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ واپس مڑا اور اپنا رخ تمام لوگوں کے سامنے کیا تھا۔سیاہ شلوار قمیض زیب تن کیے شانوں پہ لاپرواہی سے جھولتی سیاہ چادر چہرے پہ اس قدر سرد مہری تھی کہ مقابل ایک لمحے کیلیے سنسنا کر رہ جاتا۔

"یہاں آنے کا مقصد تو جان گئے ہونگے نا سب۔اس شخص کو دیکھے غور سے کیونکہ اس نے کسی لڑکی کی عزت کو اپنے قدموں تلے روندا ہے ایک لڑکی کی زندگی برباد کی ہے اس نے مگر اب نہیں۔جیسے کہ میں نے کہا تھا کہ جب بھی اس شخص کے بابت مجھے علم ہوا تو میں اس بات کو کبھی فراموش نہیں کروں گا تو آج اس کی موت آئی ہے کیونکہ میں اپنی بات سے مکرنے والا بلکل نہیں۔آج اس کو آپ سب کی نگاہوں کے سامنے الٹا لٹکانے کی وجہ صرف یہی ہے تاکہ سب کو اس بات سے عبرت مل جائے اور کوئی بھی کبھی بھی اس قسم کا کام کرنے کا سوچے بھی اور اگر پھر بھی کسی نے ایسا کام کیا تو اس کی موت اس سے بھی بدتر لکھی ہے اور اسے یہ سزا میں دوں گا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پیر پہ لٹکے لڑکے کی جانب اشارہ کرتے کھردرے لہجے میں پھنکارا۔اس کے لہجے سے سب کے دلوں میں ایک خوف سا اتر گیا۔سب لوگوں میں چہ مگوئیاں شروع ہوئی تھی۔اگلے ہی لمحے نوفیل نے ایک مٹھی کے برابر بھاری سا پتھر اٹھایا تھا اور کمان پہ نشانہ رکھتے سیدھا اس کے سینے پہ مارا تھا۔درد کے مارے اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑی۔اس نے اشتعال کے عالم میں پے در پے نجانے کتنے پتھر اس کی جانب اچھالے تھے۔شہرام نے بمشکل اس کا شانہ تھپتھپاتے رکنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس کا پورا وجود لہو لہان ہورہا تھا۔وہ ایک جھٹکے سے مڑا تھا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھا جہاں پرخہ پہلے ہی موجود تھی۔

"ام وہاں نہیں جائیں گے۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔نوفیل نے اس کی بات کو سرے سے نظرانداز کرتے اس کی کلائی کو سختی سے تھاما اور قدم واپس میدان کی جانب بڑھائے تھے۔

"یہ ہے تمہارا گنہگار۔جو بھی سزا دینا چاہو دے سکتی ہو۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کے سرد و سپاٹ لہجے پہ پرخہ نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔ شہرام کی نگاہیں اس کے چہرے پہ جمی تھی جس کے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔ وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتے اس تک پہنچا اور اس کے عقب میں آتے نوفیل کے ہاتھ سے اس کی بندوق چھینی تھی۔

"نن۔ نہیں لالہ۔"

وہ تڑپی تھی۔ شہرام نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اس کی انگلی کو ٹریگر پہ رکھتے اس کی انگلی پہ اپنی انگلی رکھی تھی۔

"پرخہ گولی چلاؤ۔"

اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ وہ کپکپا کر رہ گئی۔

"امارے کو ڈر لگ رہا ہے لالہ۔"

وہ آنکھیں میچتے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔ شہرام نے سختی سے لبوں کو بھینچا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"گنہگار ہے وہ تمہارا زندگی برباد کی ہے اس نے تمہاری۔زندگی سنواری نہیں ہے۔"

شہرام نے اس کی سماعتوں میں سرد سی سرگوشی کی۔اگلے ہی لمحے اس نے اذیت سے ہچکی بھرتے ٹریگر پہ دباؤ بڑھایا تھا اور گولی بندوق سے نکلتے سیدھا اس کے سینے میں پیوست ہوگئی تھی۔اگلے ہی لمحے اس نے نواب کو رسی کھینچنے کا اشارہ کیا تھا۔منٹوں کا کام تھا اور اس لڑکے کی گردن ایک جھٹکے میں دوسری جانب لڑھک گئی تھی۔شہرام کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"مجھے معاف کردینا میں تمہاری حفاظت نہیں کرسکا۔"

وہ نم سی سرگوشی کرتے پیچھے ہٹا تو پرخہ نے سرعت سے اس کا ہاتھ تھامتے اس پہ اپنا چہرہ رکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔شہرام نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے سر پہ رکھتے تھپتھپایا تھا۔آگے کا کام نواب جانتا تھا تبھی اس کی لاش کو رسی سے اتارتے دو تین لوگوں کے سہارے سے اگے کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اس متعلق شہرام اور نوفیل اسے پہلے ہی آگاہ کرچکے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

لالہ صرف آپ نے اماری حفاظت کی ہے اور کسی نے نہیں کی۔کسی نے بھی"
"نہیں۔

اس کے لہجے میں ایک اذیت رقم تھی۔شہرام نے سختی سے اسے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ ہولے سے لب مس کیے تھے۔

امارے کو معاف کردیں آپ ام نے آپ کو غلط سمجھا کبھی آپ کی طرفداری نہیں"
کی ہمیشہ آپ پہ اس پشمینہ کو فوقیت دی اور اس نے ہی مجھے ختم کردیا۔وہ بہت بری تھی بھائی ام سمجھ نہیں پائے۔آپ امارے کو ماردیں ام اسی غم میں مرجائیں گے۔ام نے اپنے لالہ کے ساتھ۔ام نے نہیں سب نے انہیں برباد
"کردیا۔

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔شہرام نے نرم مسکراہٹ سمیت اس کی پیشانی چومی تھی۔

All rights reserved to novelslounge.com

کسی کو میرے سوا کوئی ملا ہی نہیں پرخہ۔اس میں کسی کا قصور نہیں ہے قصور" صرف میرا ہے کہ میں شاید خود کا ہی نہیں ہوسکا۔میں نے خود کو خود ہی ختم کیا ہے۔"

وہ تلخ لہجے میں گویا ہوا۔پرخہ نے بھیگی سرخ آنکھیں اٹھاتے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ شکستگی چھائی ہوئی تھی۔وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔شہرام نے جلتی ہوئی آنکھیں میچی تھی۔

"میرے خیال میں اب ہمیں واپس حویلی چلنا چاہیے۔چلو شہرام تم بھی۔"

نوفیل نے پرخہ کو مسلسل روتا دیکھ اس کے شانے کے گرد بازو پھیلایا اور شہرام کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا تھا۔وہ نفی میں سر ہلاتے اس کی بات کو سہولت سے ٹال گیا تھا۔

نہیں میں واپس اپنی حویلی جاؤں گا۔تم لوگ پریشان مت ہو میں بلکل ٹھیک" ہوں۔تم پرخہ کو لے کر گھر جاؤ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سنجیدگی سے بولتے پرخہ کو گال تھپتھپاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔زندگی نے اسے ابھی سے ہی تھکادیا اور اس تھکن کا ملاحظہ وہاں کھڑے چار نفوس نے شدت سے کیا تھا۔اس کی گاڑی دھول اڑاتے ہوئے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔نوفیل پرخہ کو لیتے جوں ہی پلٹا سامنے کھڑے واقدار کو دیکھ وہ بے تحاشہ ٹھٹھکا تھا۔شہرام انہیں ساتھ لے کر ہی نہیں گیا تھا۔

"چلیں ام آپ کو چھوڑ دیتے ہیں حویلی۔چلیں بابا جان۔"

وہ انہیں متانت سے بولتے پرخہ کو لیتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔جیپ میں جگہ سنبھالتے ہی اس نے پہلے پرخہ اور ملیار کو آفریدی حویلی اتارا تھا۔اس کے بعد اس نے جیپ کا رخ بڑی حویلی کی جانب موڑا تھا۔شہرام کی گاڑی بھی ان کے آگے آگے ہی رکی تھی۔وہ بنا کسی کی جانب دیکھے گاڑی سے نکلتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔واقدار نے خاموش نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا اور تیز قدموں سے چلتے اندر کی جانب بڑھ گئے۔نوفیل نے ان دونوں کو دیکھ گہرا سانس بھرا اور واپسی کی جانب

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

قدم بڑھائے تھے۔وہ چاہ کر بھی اندر نا جا پایا کیونکہ وہ چاہتا تھا ابھی وہ دونوں اپنے تمام تر اختلافات پہ نظر ثانی کرلیں۔

"شہرام۔"

وہ جوں اپنی چادر کو بازو پہ ڈالے تھکے تھکے انداز میں اپنی پیشانی مسلتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا اپنے نام کی پکار پہ وہی تھما اور چونک کر عقب میں دیکھا جہاں سے وہ اسی کی جانب ہی بڑھ رہے تھے۔شہرام نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"شہرام۔"

وہ اس کی بے رخی پہ تڑپ کر بولے۔شہرام نے ضبط سے ان کی جانب دیکھا جو اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑے کھڑے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

امارے کو معاف کردو۔ معاف کردو ام بہت برے ہیں۔ بہت ذیادہ۔ تمہاری زندگی" برباد کردی صرف اماری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ تم امارے کو معاف کردو تاکہ "ہم سکون سے مرسکیں کیونکہ اب تنہا زندہ نہیں رہا جائے گا۔

وہ روتے ہوئے بولے۔ شہرام نے لہو رنگ آنکھوں سمیت ان کے بندھے ہاتھوں کو تھامتے کھولا تھا۔

کیا ہوگا آپ کی معافی سے بابا جان۔ کیا مجھے میرا بچپن واپس مل جائے گا جب" آپ نے مجھ سے میرے خواب چھین لیے تھے جو خواب میں نے صرف دیکھنا شروع کیا تھا وہ آپ نے چھین لیے تھے۔ آپ نے سکھایا تھا ناکہ جب بھی کوئی بات ہو سب سے پہلے آپ سے شئیر کرنی ہے تو جب شئیر کی تو کیوں ختم کردیا سب۔ فقط سولہ سال کی عمر میں آپ نے مجھ پہ اس لڑکی کی ذمہداری ڈال دی جسے میں نے کبھی اس نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا۔ یہ سوچ کر کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ کیا اپنی اولاد دکھائی نہیں دی تھی آپ کو۔ میں نے بھی محبت ہی کی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھی۔رویا تھا آپ کے آگے گڑگڑایا تھا پاؤں پڑا تھا کہ بابا جان صرف میری یہ خواہش پوری کردیں آئندہ کچھ نہیں مانگوں گا مگر آپ نے نہیں کی تھی۔نکاح کروادیا تھا میرا۔میری خوشیاں چھین لی آپ نے مجھ سے اس لڑکی کو چھین لیا مجھ سے جسے کھونے کا تصور ہی میرے لیے سوہان روح تھا۔جس کی ہنسی سے خوش ہوتا تھا جب وہ روتی تھی تو درد مجھے ہوتی تھی۔آپ تو اس سب سے گزرے تھے نا بابا پھر جب ایک انسان نے وہ تکلیف خود پہ محسوس کی ہو تو پھر تو وہ کبھی بھی اپنی اولاد "پہ اس قسم کی تکلیف نہیں آنے دیتا۔آپ نے کیسے۔

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولتے بولتے تھما تھا۔لفظوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کردیا تھا۔اس کی آنکھیں بلکل خشک تھی بس درد تھا بے تحاشہ درد۔واقدار مزید شدتوں سے رودیے تھے آج اپنی اولاد کو دکھ دیکھ۔

ام نے دیکھا تھا دکھ مگر تمہارا نہیں پشمینہ کا۔میں نے اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر" "چاہا تھا مگر اس نے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے لڑکھڑائے تھے۔شہرام نے سرعت سے انہیں سہارہ دیتے پلنگ پہ بٹھایا اور پانی کا گلاس بڑھتے ان کے لبوں سے لگایا تھا۔دو تین گھونٹ بھرتے ہی انہوں نے بس کردی تھی۔

آپ ان سب باتوں کو فالوقت مت سوچیں جو ہونا تھا ہوگیا میں نے اسے اپنی" "قسمت سمجھ کر قبول کرلیا ہے۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔واقدار نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا جو ان سے نگاہیں چڑارہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے اٹھتا انہوں نے اس کی مضبوط کلائی کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔شہرام نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا جو کچھ بولنا چاہ رہے تھے۔

"کیا ہوا بابا جان۔"

وہ نرم لہجے میں گویا ہوا تاکہ انہیں بلکل محسوس نا ہو کہ وہ ان سے اس وقت مخاطب نہیں ہونا چاہتا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شہرام تت۔ تم اس کے پاس لوٹ جاؤ۔امارے کو بھول جاؤ صرف اسے یاد"
"رکھو۔ تم تو ابھی بھی اسے چاہتے ہو نا اسے مت چھوڑو تم جاؤ اس کے پاس۔

وہ اس کا بازو تھامتے ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئے۔ان کی بات پہ شہرام کا دل دھک سے رہ گیا۔آنکھوں کے دریچوں پہ گزرے مناظر شدت سے لہرائے تھے۔اس کی روتی آنکھیں زچ کرتی باتیں۔اس کی سکوڑتی ناک اس کے وہی ہنستے گال اس کا الجھنا مگر جواب میں اس نے کیا کیا تھا۔اس نے تو اس سے اس کی زات کا غرور بھی چھین لیا تھا۔

کیا اتنا آسان ہوتا ہے کسی کی محبت کو ٹھکرا کر دوبارہ اس کے پاس لوٹنا اور کیا"
"یقین ہے کہ آپ کو قبول کر لے گا۔

وہ سوالیہ لہجے میں گویا ہوا۔واقدار اس کی بات پہ اذیت سے مسکرائے تھے۔

جن کی محبت سچی ہوتی ہے وہ تھوڑی بہت ناراضگی کے بعد مان جاتے ہیں وہ"
"روٹھتے ضرور ہیں مگر آپ کو دکھانے کی خاطر مگر دل ان کا ساتھ نہیں دیتا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولے۔شہرام نے ہولے سے مسکراتے سر جھٹکا تھا۔

میں نے اپنی محبت کو دفنادیا ہے بابا جان۔اس کی قبر اپنے ہاتھوں سے کھودی"
ہے۔اسے رلایا ہے میں نے بہت اب میں چاہ کر بھی وہاں واپس لوٹ نہیں
پاؤں گا اور میں لوٹنا بھی نہیں چاہتا جب اتنے سال گزاردیے اس کی یادوں کے
سہارے تو باقی بھی زندگی بھی گزر جائے گی۔میں بٹا ہوا شخص ہوں بابا جان اور وہ
بلکل پاک صاف میری اولاد کسی کے وجود میں سانس لے رہی ہے میں مجھ سے
بٹا ہوا شخص اسے نہیں سونپ سکتا کیونکہ وہ اس لائق نہیں ہے۔وہ جس لائق ہے
اسے وہ بہت جلد مل جائے گا کیونکہ میری ہر دعا میں سب سے پہلے وہی ہوتی
ہے اس کی خوشیاں ہوتی ہے۔سب سے دھوکا دے دیا اس ذات سے یہی امید
"ہے کہ وہ مجھے تنہا نہیں کرے گا۔

وہ سپاٹ اٹل لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں آرام کرنے کی
تلقین کرتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔واقدار کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کے گال پہ بہا تھا۔وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کرچکے تھے۔اس کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ واقدار نے صاف محسوس کی تھی۔ایک عرصہ گزر گیا تھا وہ مسکرایا نہیں تھا اور وہ اس کی مسکراہٹ کے صدقے اتارنا چاہتے تھے مگر اس کی مسکراہٹ تو صرف ایک لڑکی ہی اسے واپس دلاسکتی تھی مگر کیا وہ اب بھی اس کی تھی۔

واقدار کے ذہن میں ایک سوالیہ نشان منڈلارہا تھا۔انہوں نے سختی سے آنکھیں میچتے اس لڑکی کا نام ذہن میں یاد کرنے کی کوشش کی تھی۔

"پریسہ۔"

ان کے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں یہ نام ادا ہوا تھا اور اندر کمرے میں موجود شہرام کی آنکھ سے اسی لمحے ضبط کے باوجود ایک آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہوا تھا۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اگلے دن کا سورج معمول کی نسبت نہایت خوشگوار تھا۔عناب نے کمرے کی کھڑکی کھولتے ایک نظر باہر کا جائزہ لیا جہاں آسمان پہ سیاہ بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔اس نے مسکرا کر اس خوبصورت موسم میں گہرا سانس بھرا اور آنکھیں موندتے مسکرادی تھی۔اس نے ایک نظر گھڑی کی جانب دیکھا جو صبح کے نو بجارہی تھی۔صد شکر تھا ابھی یونی جانے میں ایک گھنٹہ پورا تھا۔پہلا لیکچر نا ہونے کی بدولت آج اس نے خود ہی دیر سے جانے کو ترجیح دی تھی۔الماری کھولتے اس نے ایک گرے رنگ کا فراک نکالا اور ساتھ سیاہ رنگ کی ٹائٹس لیتے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔تقریباً پندرہ منٹ بعد فریش ہوتے وہ جوں ہی باہر نکلی۔اس نے اپنے کمر کو چھوتے بالوں کی دونوں جانب سے بریڈز بناتے پیچھے سے بال کھلے چھوڑنے کو ہی ترجیح دی تھی۔پلکوں پہ مسکارہ لگاتے اس نے لبوں کو گلابی رنگ سے رنگا تھا۔سیاہ رنگ کے ڈوپٹے کو شانے پہ ڈالتے وہ باہر کی جانب بھاگی تھی کیونکہ ساڑھے نو ہوچکے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"عناب جلدی سے ناشتہ کرلے بیٹا۔"

اپنی امی کی آواز پہ اس نے وہی کھڑے کھڑے چائے کا کپ لبوں سے لگایا تھا۔انہوں نے غصیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو پہلے اٹھتی نہیں تھی مگر جب اٹھتی تھی تو پھر اسے بھاگنے کی پڑجاتی تھی۔

"یہ کیا طریقہ ہے عناب۔"

ان کی سخت آواز پہ اس نے مسکینیت سے ان کی جانب دیکھا اور خاموشی سے کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔جانتی تھی کہ ابھی مزید کھڑی رہی تو وہ اس کی عزت کا جنازہ نکال دے گی۔ابھی وہ چائے پینے میں مصروف تھی ساتھ ساتھ انگلیاں تیزی سے موبائل میں حرکت کررہی تھی کہ باہر سے آنے والی آواز پہ اس کے چودہ طبق روشن ہوگئے۔اس نے سرعت سے کپ میز پہ رکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نہیں ماما اب آپ نہیں ٹوکے گی میں جارہی ہوں کیونکہ میں ان کی باتیں نہیں"
"سن سکتی۔

وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر منت کرنے والے انداز میں بولی۔انہوں نے اس کی حرکت پہ تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔عناب نے عجلت میں بیگ کاندھے پہ ڈالا اور باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔

"ارے عناب۔"

اس سے قبل کہ وہ باہر کی جانب قدم رکھتی ان کی آواز پہ عناب نے سختی سے آنکھوں کو میچ لیا۔چہرہ روہانسی ہوا تھا۔اب وہ جواب دیے بغیر بھی نہیں جاسکتی تھی کیونکہ یہ اس کی تربیت کے خلاف تھا تبھی وہ بمشکل لبوں کو پھیلاتی واپس مڑی اور ان کی جانب دیکھا جو دلکشی سے مسکراتے ستائشی انداز میں اس کا جائزہ لے رہی تھی۔عناب نے دل ہی دل میں خود کو کوسا بھلا کیا ضرورت تھی اتنا سجنے سنورنے کی وہ بھی آج ہی۔ان کو ویسے بھی ہزاروں رشتے نظر آجانے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"آنٹی میں چلتی ہوں جامعہ سے دیری۔"

"ارے تھوڑی دیر تو میرے پاس بیٹھو نا آجاؤ نا۔"

وہ دوستانہ لہجے میں بولتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔عناب کو مارے باندھے ان کی پیروی کرنی پڑی تھی۔اپنی ماں کو مسکراہٹ ضبط کرتے دیکھ وہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔انہوں نے بھی اندر کی راہ لی تھی۔عناب بیگ کو شانے پہ لٹکائے جی کڑا کر جوں ہی اندر داخل ہوئی وہ ایک بار پھر مسکرادی تھی۔

"ضرور کوئی نیا رشتہ لائی ہونگی کسی انکل کا۔"

وہ دل ہی دل میں دانت کچکچا کر بولی کیونکہ ایسے تو ان کا یہاں چکر لگتا نہیں تھا بس جیسے ہی کسی بڑی عمر کا رشتہ آتا تھا وہ نکل آتی تھی پر پھیلا کر۔

وہ جلتے بھنتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جوں ہی اندر اکر بیٹھی اس کی توقع کے عین مطابق ان کا تکیہ کلام اچھا رشتہ سننے کو مل چکا تھا۔عناب نے میسنی سی شکل بناتے ان کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"ماشااللہ اتنی بڑی ہوگئی ہے آپ کی بیٹی۔"

وہ سرتاپا اس کا جائزہ لیتے ستائشی لب و لہجے میں بولی۔عناب نے خشمگین نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جن کے منہ سے کبھی اس نے تعریف کے دو بول نہیں سنے تھے آج وہ اتنی لمبی لمبی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی وہ سب سمجھ رہی تھی ان کی حرکتوں کو۔اس کا دل چاہا کہ اپنی جگہ سے اٹھے اور مودب انداز میں ان کا ہاتھ تھام کر گھر سے باہر کھڑا کر کے کہے آنٹی جان رشتہ نہیں چاہیے۔

"کوئی رشتہ دیکھا کیا۔ویسے لڑکیوں کا رشتہ دیکھنا بہت محال ہے۔اب بھائی صاحب بھی نہیں ہے جن کے توسط کچھ ہوجائے اور ادھر آپ ایک اکیلی جان بھائی ویسے ہی الگ ہوگیا ہے اور گھر کے حالات بھی درست نہیں ہے کیسے مینج کرلیتی ہیں سب۔"

وہ پے در پے ان سے سوالات کررہی تھی اور عناب کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔اس نے ذہرخند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا مگر اپنی ماں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کے اشارے پہ وہی بیٹھے بیٹھے گہرا سانس بھرگئی۔یہ لازماً اس کی ماں کے جلے مردے اکھاڑنے آئی تھی۔

"ویسے بیٹا پڑھ لکھ تو رہی ہو اس کے علاوہ کیا شوق رکھتی ہیں آپ۔"

وہ اس کی کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچتے چاشنی بھرے لہجے میں بولی۔پہلے پہل تو وہ ان کی حرکت پہ حیران رہ گئی معا کچھ سوچتے وہ ان کی بات پہ مزید ان کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی۔وہ تو اس کی حرکت پہ صدقے واری چلی گئی تھی۔

بتاتی ہوں میں آپ کو اچھی طرح۔ایسا بتاؤں گی کہ دوبارہ پوچھنے کی غلطی نہیں" "کریں گی۔

وہ کڑھتے ہوئے بولی مگر دل میں سامنے بول کر اپنی ماں سے شامت تھوڑی نا بلوانی تھی۔وہ ان کی جانب دیکھتے مسکرائی۔

آنٹی میں اپنے شوق اب آپ کو کیا بتاؤں پڑھائی گئی بھاڑ میں سب سے پہلے" شادی کرنے کا بہت شوق ہے مجھے۔بس ایک بار شادی ہوجائے پھر دیکھیے گا اگلے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سے چٹکیوں میں ہیوی بائیک نا نکلوائی میں نے تو نام بدل کر رکھ دینا میرا۔ اور گھر جمائی بناؤں گی اس گھر کی ساری زمہداری اس کے سر ہوگی ایسے ہی تھوڑی میں اس کے پاس چلی جاؤں گی بھاری معاوضہ چکانا پڑے گا اسے۔کیا ہے نا دراصل سیاہ رنگ کی ہیوی بائیک لینا میرا خواب ہے اور اس سے بھی بڑا خواب ہے اس پہ اپنے بندے کے ساتھ بیٹھ کر لانگ ڈرائیو کرنا راتوں کو تنہا فضا میں بازو پھیلا کر ایک رومینٹک سا گانا لگا ہو قسم سے لطف آجائے گا اور تیسری اور سب سے بڑی اور اہم خواہش ان سب چیزوں کے بعد اپنی ساس کے بیٹے کو اپنی مٹھی میں کرنا اب اپنی ساس کو سڑانا بھی تو ہے۔سب سے بڑی خواہش تو یہی ہے۔میں اس قدر قصے کہانیاں سنتی ہوں مگر کبھی ٹرائے نہیں کیا سوچا کہ ٹرائے کرو گی شادی کے بعد ساس نے تو ویسے بھی خوش نہیں ہونا بندہ خوش کرنے کی بجائے سڑا ہی لے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے ہنستے ہوئے جیسے ہی اپنی بات مکمل کی وہ عورت سرعت سے اپنا بیگ سنبھالتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عناب نے مصنوعی حیرت سے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ اس کی خواہشات سنتے گھبراہٹ واضح تھی۔

"ارے کیا ہوا آنٹی بیٹھیں یہاں مجھے تو ابھی آپ سے اتنی باتیں کرنی ہے۔"

وہ اس کا بازو کھینچ کر اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے دوستانہ لہجے میں بولی۔انہوں نے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا جسے انہوں نے خود ہی اپنے گلے کا پھندا بنایا تھا۔

ویسے آنٹی آپ کی ساس کیسی تھی ضرور ایسی ہی ہوگی جیسا میں نے نقشہ کھینچا"ہے۔"

وہ ہنس کر بولی۔

"نہیں وہ بہت اچھی تھی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

انہوں نے بے ساختہ اس کی تصحیح کی مگر صاف ظاہر تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہیں۔

"جھوٹ بول رہی ہیں کہ آپ کیونکہ جس کی آپ جیسی بہو ہو اس کی ساس اچھی کیسے ہو سکتی ہے۔"

وہ طنزیہ لب و لہجے میں بولتی مزے سے بھنویں اچکا گئی۔ان کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔عناب مسلسل اپنی ماں کی گھورتی نگاہوں کو نظر انداز کرتے ان کو زچ کرنے کی کوششوں میں تھی۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ کیا گھٹیا بات کر رہی ہو تم اپنی بیٹی کو لگام دیں آپ۔زبان دیکھیں کس قدر چلا رہی ہے۔ایسی لڑکیوں کے رشتے نہیں ہوتے پھر۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔عناب نے دونوں ہاتھ سینے میں باندھتے تمسخر سے ان کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آپ سے کم زبان کے نشتر چلاتی ہوں میں اور رہی بات رشتے کی تو چاہیے بھی"
نہیں نا ہی آپ کو کوئی یہاں بلاتا ہے کہ آئیں اور بلا جھجک میری ماں کوئی نئی
پریشانی دے جائیں اسی لیے واپسی کی راہ لیں اور آئندہ یہاں دکھائی مت دیجیے گا
"ہمیں آپ جیسی عورت سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔

وہ کاٹ دار لہجے میں بولتی سنجیدگی سے انہیں باہر کا راستہ دکھا گئی۔

باپ سر پہ نا ہو تو بیٹیاں ایسے ہی بگڑ جاتی ہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہورہا ہے"
مجھے لڑکوں کے ساتھ پڑھتی ہے ضرور کوئی پھنسا لیا ہوگا خیال کریں اپنی بیٹی کا کوئی
چاند نا چڑھادے۔یہ نہیں ہوتا کہ گھر کے کام کاج میں ماں کا ہاتھ بٹاؤ باہر کوئی
جاب دیکھو ان حالات سے بچنے کی خاطر بس اسے اڑانے کی فکر ہے ایسی لڑکیاں ہو
"نا تو پھر ہوگئی شادیاں۔

وہ جاتے جاتے بھی جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے سے باز نہیں آئی تھی ایک
لمحے کیلیے عناب کا چہرہ پھیکا پڑا مگر اگلے ہی لمحے وہ ضبط کرتے مسکرادی تھی۔ان

All rights reserved to novelslounge.com

کے بڑبڑا کر وہاں سے نکلتے ہی عناب نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان تک آئی اور ان کا ہاتھ تھاما تھا۔

"مجھے آپ سے ذیادہ نہیں چاہیے بس اتنا چاہیے کہ مجھ پہ یقین رکھیے گا ہمیشہ۔میں جو بھی کروں گی آپ کے علم میں لاکر ہی کروں گی ماما۔"

وہ ان کا گال چومتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس نے ایک نظر کلائی میں بندھی گھڑی کی جانب دیکھا جو سوا دس بجارہی تھی۔وہ بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھی تھی۔دل ابھی بھی اس عورت کی باتیں یاد کر اداس ہورہا تھا مگر وہ ان فضول باتوں کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی تبھی اپنا ذہن دوسری جانب مبذول کرا گئی۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بھائی آپ سچ میں سوچ چکے ہیں نا کہ آپ یہی کرنے والے ہیں۔بعد میں اپنی"
"بات سے مکرنے کا کوئی جواز نہیں ہوگا پھر۔

عفیفہ کے خاموشی سے گاڑی سے اتر کر اندر جاتے ہی پریسہ نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا تو وہ کل سے اب تک اس کی ایک ہی تکرار پہ چڑ کر رہ گیا۔نہیں مطلب کیا اسے اپنے بھائی پہ بھی یقین نہیں تھا۔

پری اگر تم نے ایک بار مزید یہ سوال دہرایا تو میں تمہیں گاڑی سے باہر پھینک"
"دوں گا۔

وہ اس کی باتوں سے عاجز آتے تنک کر بولا تو پریسہ کھل کر ہنستے گاڑی سے باہر نکل گئی۔اب تک بلکل عافیہ اور اس کے پلین کے مطابق ہی سب کچھ جارہا تھا اور اسے اس چیز کی بے تحاشہ خوشی تھی۔وہ دونوں تو چاہتی ہی یہی تھی کہ عفیفہ اور صدام پرانی باتوں کو بھلا کر اپنی زندگی میں آگے بڑھے اور اب صدام نے آج عفیفہ کو منانے کی پلیننگ صرف پریسہ کے ساتھ شئیر کی تھی اور وہ جان بوجھ کر

All rights reserved to novelslounge.com

اسے مسلسل چڑا رہی تھی۔اس کے اندر جاتے ہی وہ اس متعلق سامان خرید نے گاڑی اگے کی جانب بڑھالے گیا۔

"کہاں رہ گئی تھی میں تمہیں ہی دیکھ رہی تھی۔"

اس کے گیٹ عبور کر کے اندر اتے ہی عفیفہ نے نا سمجھی سے استسفار کیا تو وہ وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی اور اسے لیتے قدم کیفے کی جانب بڑھائے تھے۔وہ اسے فالوقت بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔

عناب جو لوکل ہی یونی پہنچی تھی کارڈ دکھاتے جوں ہی اندر داخل ہوئی اس کا رخ سیدھا کیفے کی جانب تھا کیونکہ وہ سب پہلے کیفے میں ہی اکٹھا ہوا کرتے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ آگے کی جانب بڑھتی عقب سے آتی مانوس سی بائیک کی آواز پہ اس نے چونک کر عقب میں دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ پھیکا پڑگیا لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔بائیک پہ ارتضی کے پیچھے بیٹھی شزا کو دیکھ اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔عناب جو سامنے کھڑے دیکھ ارتضی نے

All rights reserved to novelslounge.com

سنبھل کر ایک جھٹکے میں بائیک روکی تھی کہ شنزا نے گرنے کے ڈر سے فوراً سے بیشتر اسے شانوں سے تھاما تھا۔عناب کی آنکھوں کو یہ حرکت بے تحاشہ چبھی تھی۔

"ارے خیال کرو بھئی تمہیں کچھ ہوگیا تو میرا کیا ہوگا۔"

وہ شنزا کی جانب مڑتے ہنستے ہوئے بولا۔عناب کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔وہ اس کی پوری بات جانے بغیر ایک کاٹ دار نگاہ ان دونوں پہ ڈال کر مڑی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"کیا مطلب تمہارا کیا ہوگا۔"

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتے بائیک سے اتری تھی۔آج گاڑی نواز لے گئے تھے تبھی اسے مجبورا ارتضی کے ساتھ آنا پڑا تھا۔

"میری ماں کو میری شادی کیلیے کون منائے گا باجی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سر پہ ہولے سے چپت لگاتے ہوئے اس کی بے خبری پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا تو وہ کھل کر ہنس دی تھی مگر عناب کی یوں اسے گھور کر جانے والی حرکت اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔اسے بلکل بھی سمجھ نہیں آئی کہ وہ ایسا برتاؤ کر کے کیوں گئی ہے کیونکہ آج تک اس نے بلاوجہ اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"اسے کیا ہوا تمہاری دوست کو۔"

اس نے عناب کے جانے پہ ارتضی کے سامنے اظہار کیا تو ارتضی بھی چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا تھا۔ابھی تو یہی تھی وہ۔

"لگتا ہے کیفے کی جانب چلی گئی ہوگی۔"

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں گویا ہوا۔شنزا نے اثبات میں سر ہلاتے ڈیپارٹمنٹ میں اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ارتضی بھی پارکنگ کی جانب بڑھ گیا۔اس نے عناب کے یوں جانے کو نوٹس میں ہی نہیں لیا تھا کیونکہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں

All rights reserved to novelslounge.com

تھا کہ وہ ان کے بارے میں کچھ غلط اخذ کرتے اندر جا چکی تھی ورنہ وہ اس کے منہ پہ دو لگانے کی بھی تاخیر نہیں کرتا۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو سنوارتے کیفے کی جانب بڑھا تھا۔

"آج تو بہت خوش دکھائی دے رہے ہو تم۔ویسے آج بائیک پہ بھی بہت مزا آیا ہوگا تمہیں۔"

اپنے عقب سے آنے والی کھردری آواز پہ ارتضی کے بالوں میں حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔اس نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیوں اس لہجے میں مخاطب تھی۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم مجھ سے اور کس بابت کر رہی ہو۔"

وہ فورا سے پہلے سنجیدہ ہوا تھا۔جو بھی تھا اسے عناب کا انداز نہایت ناگوار گزرا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ارے اپنی عیاشی کر کے یاد بھی نہیں رہتا لوگوں کو کس قدر حیرت کی بات ہے نا" کیسے وہ شنزا تم سے چپک کر بیٹھی تھی اس وقت سکون مل رہا تھا کیا اور اگر یہی "چیز میں کہ دو تو مجھے تو اسی وقت ٹال دیا جاتا ہے۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔چاہنے کے باوجود وہ اپنا لہجہ بھاری ہونے سے روک نہیں پائی تھی۔ارتضی نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ہاں بہت مزا آیا یقین کرو اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ سکون ملا ہے نا مجھے اور اب" تو میں سوچ رہا ہوں کہ اس سکون کو ساری عمر کیلیے اپنی زندگی میں شامل کرلوں۔آئندہ مجھ پہ شک کرنے کی کوشش مت کرنا اگر میں دوستانہ رویہ اختیار رکھتا ہوں مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ مجھے کبھی کچھ ناگوار نہیں گزرے گا میں ایسا لہجہ کسی کا بھی برداشت نہیں کرتا کسی کا بھی "نہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے برفیلے لہجے میں اسے باور کرانے والے انداز میں گویا ہوا۔عناب نے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس نے کبھی اس سے اونچے لہجے میں بات بھی نہیں کی تھی اور آج۔اس کے حلق میں انسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔وہ بمشکل اثبات میں سر ہلاتے شکوہ کناں نگاہ اس پہ ڈال کر ڈوبتے دل سمیت وہاں سے اگے کی جانب بڑھ گئی۔اسے ارتضی سے اس قسم کے جواب اور رویے کی توقع قطعی نہیں تھی۔ارتضی نے بھی سر جھٹک کر اس کی تقلید کی تھی۔فارس نے طنزیہ نگاہوں سمیت انہیں آگے پیچھے آتا دیکھا تھا۔

یہ تم دونوں ایک ساتھ آرہے ہو خیریت ہے اور تم عناب اتنی لیٹ کیوں آئی" "ہو۔

بریزہ نے اس کا بیگ تھام کر کرسی میں رکھا اور اسے ساتھ بٹھاتے ہوئے بولی۔عناب نے مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"عناب بھابھی اوہ سوری بی بی آپ بتانا پسند کریں گی یا نہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فارس جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے والے انداز میں بولا۔ ان اپنے ایک کٹیلی نگاہ ارتضی پر ڈالی جو بغور اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

"بھابھی تو میں ضرور بنوگی فارس مگر افسوس تمہاری نہیں کسی اور کی کیونکہ آج میرا ایک رشتہ آیا تھا ماما کو پسند بھی بہت آیا ہے۔"

وہ دل جلانے والے انداز میں بولتی مریم کے آگے رکھا چپس کا پیکٹ اٹھا کر بے نیازی سے کھانے لگی۔ بوتل پینے میں مصروف فارس کو زوردار قسم کا پھندہ لگا تھا۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ارتضی کی جانب دیکھا اور کھینچ کر اس کی گدی میں ایک تھپڑ مارا تھا۔ ارتضی کا چہرہ عناب کی بات پے فورا سے بیشتر پتھریلا ہوا جانتا تھا کہ یہ اسی بات کا بدلہ اتار رہی ہے۔

"کر دیا نا ناراض بھابی کو کیسا بندہ ہے تو ایک ہیوی بائیک نہیں تحفے میں دے سکتا اسے۔کیا تیری جان سے بڑھ کر ہے ایک بائیک۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے شرم دلانے کی خاطر سر جھٹک کر افسوس کرنے والے انداز میں بولا۔ارتضی نے بظاہر مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"تو کیسا بندہ ہے جو مریم کو ایک دو ڈھنگ کے کپڑے نہیں گفٹ کرسکتا۔کیا تیری جان سے بڑھ کر ہے کپڑے۔"

ہادی نے مزے سے بولتے فارس کی بات اسی کو لوٹائی تو وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔مریم کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا جن کی بات چاہے جہاں مرضی سے شروع ہو ختم اس کے کپڑوں پہ ہی ہوتی تھی۔

"تم اپنی بکواس بند رکھو ارتضی اور عناب معاملہ الگ ہے۔بریزہ اس بے ہودہ شخص کو سمجھالو جو شاید تمہارا ہونے والا شوہر ہے ورنہ میں اس کا منہ توڑ دوں گی۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت جلے بھنے انداز میں بولی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ارے یم یم اتنا اتاولی کیوں ہورہی ہو تم حکم کرو یہاں بھی وہی معاملہ کرد یتے"

"ہیں جو ارتضی اور عناب کے درمیان ہے۔

وہ آنکھیں نچا کر بولتے مریم کا اچھا خاصہ زچ کرگیا۔

"اتنے برے دن نہیں آئے ابھی میری زندگی میں۔"

اتنا شوخی نا ہو یم یم یہ نا ہو کہ یہ برا سایہ تمہاری زندگی میں ہر جانب سما جائے"

"پھر تو ہر دن برا ہی ہوگا۔

ارتضی اپنی بے عزتی پہ کڑھ کر بولا۔مریم نے منہ کے زاویے بگاڑتے اس کی نقل اتاری تھی۔اس کے برعکس ارتضی کی سنجیدہ نگاہیں اسی دوران پریسہ کے اچانک اشارے پہ سب اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

چل عفیفہ ہم گراؤنڈ میں چلتے ہیں موسم انتہائی دلکش ہورہا ہے واک کرنے میں"

"مزہ آئے گا چلو تم سب بھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ کی مسکراتی آواز پہ ان سب نے گراؤنڈ کی جانب قدم بڑھائے تھے۔پریسہ ہی یہ بات جانتی تھی کہ وہ کس دل سے یہاں موجود ہے۔یہ موسم دیکھ کرہی ایک عجیب سا گھٹن کا احساس تھا جو اس کے رگ و پے میں سمارہا تھا۔اس نے حلق تر کرتے آسمان کی جانب نگاہیں دوڑائی۔اس کا دل اچانک اس قدر بھر آیا کہ شدت سے جی چاہ رہا تھا کہ کسی الگ تنہا کونے میں بیٹھ کر وہ گھٹنوں میں چہرہ دے کر اپنے دل کا تمام غبار نکال دے۔ناجانے آج کیوں دل بے چین تھا۔

ارے صدام میاں کس سے فون میں مصروف ہو ہماری بھابھی تو یہاں ہے۔کہی" "کوئی پھنسا تو نہیں لی۔

فارس اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے بولا۔

بیوی اگر اتنا وقت مجھ معصوم کیلیے نکال لے تو کیا ہی بات ہے کسی کو بھی فون" "کرنے کی نوبت نا پیش آئے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ جلے کٹے دل سمیت بولا۔فارس کے ساتھ ساتھ ارتضی اور ہادی کا بھی قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"لو جی آج تک کنوارے شودے دیکھے ہیں جو بیوی کو ترستے ہیں مگر آج شادی شدہ شودے کو بھی دیکھ لیا جو بیوی ہونے کے باوجود بیوی کو ترس رہا ہے۔ویسے بھائی میری ہمدردی ہمہ وقت تیرے ساتھ ہے کیونکہ تیرا دکھ ہم سے کئی گناہ ذیادہ بڑا ہے۔خیر کس کا فون تھا۔"

وہ افسوس کرنے والے انداز میں بولتے آخر میں سوالیہ انداز میں اس سے مخاطب ہوا۔

"شہرام کو کال ملائی تھی اتنے عرصے بعد۔ناجانے کیوں دل کیا میرا۔"

اس کا لہجہ بجھا بجھا سا تھا۔پریسہ کے دل کو بے ساختہ دھکا سا لگا۔آنکھوں میں نمی سی جاگی تھی۔دماغ اسے بھول جانا چاہتا تھا اس سے نفرت پہ امادہ تھا اور دل وہ

All rights reserved to novelslounge.com

ہمک ہمک کر اس کے بابت جاننے کا خواہش مند ہورہا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کی ترستی سماعتیں صدام کی جانب مبذول ہوئی تھی۔

اس نے اٹھائی ہی نہیں ناجانے کہاں غائب ہے ایسا لگتا ہے کبھی کبھی کہ" "شہرام کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔میں نے اپنے دوست کو کہی کھودیا ہے۔

پریسہ نے اس کی بات سنتے عفیفہ کو کھینچ کر اپنے ساتھ گراؤنڈ کی جانب قدم بڑھائے تھے تاکہ چہل قدمی کرسکے۔اب ان میں سے کوئی بینچ پہ بیٹھا تھا تو کوئی نیچے گھاس پہ براجمان تھا۔عفیفہ اور پریسہ ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف چہل قدمی کررہی تھی۔عفیفہ نے اس کے چہرے کے تاثرات بھانپنے چاہے مگر اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔وہ چاہ کر بھی اندازہ نہیں لگاپائی کہ اس کے دل میں کیا چل رہا ہے۔موسم انتہائی حد تک سیاہ ہورہا تھا۔دن میں رات کا سماں تھا اور پریسہ کے دل کا موسم اس سے بھی ذیادہ خراب ہورہا تھا۔اس کا دل بے تحاشہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

گھبرارہا تھا۔اس نے بے ساختہ اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا جو تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"اوئے میری شیرنی۔"

عفیفہ جو پریسہ کے ساتھ باتوں میں مصروف گراؤنڈ میں چہل قدمی میں مصروف تھی عقب سے آنے والی مانوس سی آواز پہ اس نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے چونک کر اپنی پشت پہ دیکھا جہاں مسکراتے چہرے سمیت صدام کھڑا بغور اسی کو دیکھ رہا تھا۔اس نے الجھی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا جہاں سب اپنے اپنے کاموں میں محو تھے۔فارس ہمیشہ کی طرح کیمرہ مین بن چکا تھا۔

"یہاں کیا ہونے لگا ہے۔"

مریم نے الجھ کر بریزہ کو ٹھوکا مارتے استسفار کیا تو وہ اس کی بات پہ چڑگئی۔

"ہاں صدام بھائی نے سب سے پہلے مجھے ہی تو بتایا تھا۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ کلس کر بولتے ان کی جانب بڑھ گئی تاکہ جو ہونے والا ہے وہ دیکھ سکے۔صدام محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھتے مضبوط چال چل کر اس کے نزدیک آیا اور دو قدم کے فاصلے پہ کھڑا ہوگیا۔پریسہ نے اسے مسکراتا دیکھ مسکراہٹ دبائی تھی۔

"آپ کیا کرنے والے ہیں صدام۔"

عفیفہ بظاہر مسکراتے دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔صدام نے اس کی بات پہ ہنستے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے گلہ کھنکھاڑا۔اب کی بار اطراف کے سب لوگ ان کی جانب ہی متوجہ ہوچکے تھے۔اتنے لوگوں کی موجودگی میں عفیفہ گھبرا گئی۔

میں پچھلے کئی دنوں سے اور کچھ راتوں سے"

ایسے الفاظ کھوجنے میں لگا ہوں جو اس سکون کو بیان کرسکے جو مجھے تمہیں دیکھ کر

"ملتا ہے۔

وہ گھمبیر پرتپش لہجے میں بولتے ساتھ ہی ایک گھٹنے کے بل زمین پہ دوازنوں بیٹھا اور اس کی جانب گلاب کا پھول بڑھایا تھا۔عفیفہ اس کے پرحدت لہجے پہ دم بخود

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کھڑی اس کی صورت دیکھتی رہ گئی یہاں تک کہ آنکھوں میں نمی تیرنا شروع ہوگئی۔اس غیر متوقع صورتحال پہ اس کے وجود میں لرزا طاری ہوگیا تھا۔

آرام آتا ہے دیدار سے تیرے

مت جاتے ہیں سارے غم

ہے یہ دعا کہ تجھے دیکھتے

دیکھتے ہی نکل جائے دم

ارتضی نے بروقت موبائل میں گانا لگاتے ماحول مزید اچھا بنادیا تھا جہاں تمام لڑکیوں نے ذبردست قسم کی ہوٹنگ کی تھی وہی لڑکوں نے کاغذ کے پھول بناتے ان کے اوپر برسانا شروع کردیے ساتھ ساتھ سب کی منتظر نگاہیں عفیفہ کے چہرے پہ جمی تھی کہ کب وہ صدام کے ہاتھوں سے وہ پھول تھامے تھی جس کے چہرے پہ ناجانے کیوں ایک رنگ آرہا تھا ایک جارہا تھا معاً عفیفہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا تھا۔اس نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے پریسہ کی جانب دیکھا تو وہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اثبات میں سر ہلارہی تھی۔باقی سب کے چہرے پہ بھی ایسے ہی تاثرات رقم تھے۔عفیفہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یوں اتنے لوگوں کی موجودگی میں سرعام ایسی حرکت کرے گا۔

"عفیفہ کم آن یار۔"

مریم کی آواز پہ وہ سرعت سے ہوش کی دنیا میں لوٹی اور ایک نظر صدام کی جانب دیکھا جو جوں کا توں بیٹھا ہوا تھا۔منتظر نگاہیں اس کے چہرے پہ تھی۔اگلے ہی لمحے اس نے کپکپاتے ہاتھوں سمیت نرمی سے اس کے ہاتھوں سے وہ پھول تھام لیا۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہ رہے تھے۔لبوں پہ نم مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔ایکدم پورا گراؤنڈ ذبردست قسم کی ہوٹنگ سے گونج اٹھا۔صدام نے سرعت سے اسے اپنے ساتھ لگایا تو عفیفہ کا چہرہ سرخ پڑگیا۔اس نے کسمسا کر اس کی گرفت سے آذاد ہونا چاہا مگر مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔

"صدام چھوڑیں ہم یونی میں ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تو وہ بھی اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ ہوتے سرعت سے اسے چھوڑ گیا تھا مگر اس کے خفت سے سرخ چہرے پہ نظر پڑتے ہی وہ والہانہ انداز میں مسکرایا اور پلکیں جھپکتے بے آواز لبوں کو جنبش دیتے شکریہ کہا تو وہ نم آنکھوں سمیت مسکرادی تھی۔عافیہ کی باتوں نے اس کے ذہن میں گہرا اثر ڈالا تھا تبھی وہ پریکٹیکل ہوتے اس حد تک سوچ پائی تھی۔پریسہ نے ان دونوں کی جانب دیکھ دل ہی دل میں اپنی کامیابی پہ مسکراتے شکر ادا کیا تھا اور عافیہ کو مشن سکسیسفل کا میسج لکھتے سینڈ کیا تھا۔

****

وہ جب سے یونی سے لوٹی تھی ایک بار بھی کمرے میں نہیں گئی تھی۔وہ مسلسل پریسہ کے ساتھ جڑ کر لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی۔کمرے میں جانے کے خیال سے ہی اس کی حالت غیر ہونے لگتی تھی۔عافیہ بھی ناجانے کتنی بار اسے کمرے میں جانے کا بول چکی تھی کیونکہ ان دوستوں نے بریزہ اور ہادی کی چھوٹی سی مایوں کی

All rights reserved to novelslounge.com

رسم کا اہتمام کیا تھا جس کی بدولت تیاری بھی کرنی تھی مگر عفیفہ تو اپنی جگہ سے ٹس سے مس ہی نہیں ہورہی تھی۔

"عفیفہ چلو اٹھو وقت انتہائی کم ہے اور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی جلدی سے اوپر پہنچو اور تم بھی پریسہ۔"

وہ ان دونوں کو سختی سے ہدایت کرتے دوبارہ افراتفری میں کمرے کی جانب بڑھ گئی۔پریسہ مسلسل مسکراتے اس کی کیفیت میں مستقل حظ اٹھارہی تھی۔

"اب تم نے ہنسنا بند نہیں کیا نا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گی کمینی انسان۔"

وہ صوفے سے کشن اٹھا کر اس کی جانب اچھالتے روہانسے لب و لہجے میں بولی تو پریسہ کھل کر ہنس دی۔

"جاؤ بھئی سیاں جی کو اپنا دیدار تو کروادو۔وہ کیا ہے نا اس وقت کے کوئی دس چکر وہ تمہیں دیکھنے کی خاطر لاؤنج کے لگاچکے ہیں اب بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں جارہی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بائیں آنکھ دباتے شرارت بھرے لہجے میں بولی تو وہ شرم سے سرخ پڑتی سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کوئی بیہودہ بکواس کردیتی۔اس نے خود میں ہمت متجمع کرتے قدم کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔دل انتہائی تیزی سے دھڑک رہا تھا ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی یک گونہ سکون سا اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا کیونکہ صدام کمرے میں کہی بھی نہیں تھا۔وہ خود میں پرانی خودسر عفیفہ کو اجاگر کرتے مضبوط قدم اٹھاتے اندر داخل ہوئی تھی۔

"حوصلہ کر عفیفہ تو تو ایسے ڈر رہی ہے جیسے وہ تجھے کھا آاا۔"

وہ بڑبڑانے والے انداز میں بولتی اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارگئی معاً اپنی کمر کے گرد کسی کی سرسراتی انگلیاں محسوس کر اس کے لبوں سے ایک مدھم سی چیخ نکلی تھی۔اس نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے آنکھوں کو سختی سے میچ لیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بڑی دیر کردی مہربان آتے آتے۔پورے تین گھنٹوں سے تمہارا منتظر ہوں۔اپنے" عاشق کو اتنا تڑپانا نہیں چاہیے کیونکہ تڑپ جتنی بڑھتی ہے شدت بھی اتنی بڑھ جاتی ہے۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا تو عفیفہ کا پور پور سنسنا اٹھا۔صدام نے اس کا رخ اپنی جانب کرتے اس کی گردن کے گرد دونوں بازو حمائل کیے اور بغور اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا جو اب اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی۔

"صدام مت کریں نا پلیز۔"

وہ دل ہی دل میں دانت پیستے ہوئے بظاہر مسکرا کر بولی۔اب اسے پیچھے تھوڑی نا پڑوانا تھا تبھی مسکرانا ضروری سمجھا۔

"میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں بیگم۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کے لہجے میں ناجانے کیا تھا کہ عفیفہ کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا کیونکہ اب وہ شرارت سے لب دانتوں میں دبائے بغور اس کے اڑے اڑے تاثرات کا ملاحظہ کررہا تھا۔

"یہ کیا کررہے ہیں پھر۔"

اس نے مضبوط بننا چاہا تاکہ وہ اس کی کمزوری سے فائدہ نا اٹھائے۔صدام نے ستائشی انداز میں اس کی پیشانی پہ پڑتے بلوں کا ملاحظہ کیا۔

تم تو اسی سے گھبرا گئی ڈرپوک انسان۔ابھی تو محبت کے ناجانے کتنے امتحان باقی" ہے جان صدام جنہیں تمہیں سر کرنا ہے۔حوصلے بلند کرو اپنے کیونکہ میرے ارادے "بہت بلند ہیں۔

وہ اس کے گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے پیچھے ہٹا اور اس کا وہی گال سہلاتے گھمبیر لہجے میں معنی خیزی سے گویا ہوا۔س کے لہجے پہ عفیفہ کی لامبی پلکیں کپکپاتے سرخ عارض پہ جھک گئی۔وہ ہولے سے اس کی کنپٹی پہ اپنے لمس کا

All rights reserved to novelslounge.com

احساس جگاتے پیچھے ہٹا اور وارڈروب کی جانب بڑھ گیا تاکہ وہ تسلی سے تیار ہوسکے۔اپنا کرتا نکالتے وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی عفیفہ نے حلق میں پھنسی سانس وہی خارج کی اور سرعت سے اپنا پستہ رنگ کا فراک نکالا ان سب نے ایک جیسا پیروں کو چھوتا فراک بنوایا تھا بس رنگ مختلف تھے۔عفیفہ کا فراک پستہ رنگ کا تھا جس کے بس بازوؤں پہ بھی کام تھا باقی پورا فراک نہایت خوبصورتی سے ہلکا پھلکا ڈیزائن کیا گیا تھا۔فراک پہنتے ہی اس نے عجلت میں میک اپ کرنا چاہا مگر نگاہ اپنے وجود پہ موجود فراک پہ جم کر رہ گئی کیونکہ وہ انتہائی خوبصورت دکھ رہا تھا۔صدام کا خیال آتے ہی اس نے ہلکا پھلکا میک اپ کرنے کو ترجیح دی تھی۔

تقریباً بیس منٹ بعد وہ جوں ہی فریش ہوتے باہر نکلا عفیفہ کا کانوں میں جھمکہ پہنتا ہاتھ کپکپا کر رہ گیا۔میک اپ تو وہ کرچکی تھی بس جیولری پہننا باقی تھا۔صدام نے بغور اس کا جائزہ لیا جو پیروں کو چھوتے فراک پہنے جس کے ساتھ اس نے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

گردن میں لائٹ سا لاکٹ اور کانوں میں بڑے بڑے جھمکے پہننے کو ترجیح دی تھی۔وہاں سے ہوتے اس کی نگاہ اس کے لبوں پہ لگی گہری سرخ رنگ کی لپ سٹک پہ جم کر رہ گئی۔عفیفہ اس کی نگاہوں کا ارتکاز اپنے چہرے پہ محسوس کرتے سٹپٹا کر رہ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی کلائیوں میں چوڑیاں بھر بھر کر پہنتی صدام نے مضبوط قدم اس کی جانب بڑھاتے اس کی مومی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اب ڈریسنگ کے دوسرے دراز سے دو نہایت خوبصورت کنگن نکالتے اس کی کلائی کی زینت بنارہا تھا۔عفیفہ کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔اس کی والہانہ نگاہیں مسلسل اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ عجیب سے احساس سے دوچار تھی تبھی اس سے اپنی کلائی چھڑواتے باہر جانا چاہا مگر صدام نے اسے نزدیک کرتے اس کی ناک سے ناک سہلائی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہماری شادی کے بعد پہلی بار تم یوں سجی سنوری ہو جو مجھے کسی عنایت سے کم" محسوس نہیں ہورہا عفیفہ۔ کم از کم سراہنے کا موقع تو دو۔مجھے تمہیں محسوس کرنے دو آج بس اتنی سی تمنا ہے۔دیکھو میرے اظہار محبت کے بعد سے کس قدر نکھر گئی ہو۔اگر گزرتے وقت کے ساتھ ایسے ہی نکھرتی رہی تو مجھے دیوانہ ہونے میں دو ہفتے "بھی نہیں لگنے۔دیکھو ذرا سکن کیسے گلو کررہی ہے۔

وہ اس کے دونوں گالوں کو اپنے انگلیوں سے سہلاتے جزبات سے بوجھل لہجے میں گویا ہوا ساتھ ہی اس کی پیشانی پہ اپنا پرشدت لمس چھوڑا تھا۔عفیفہ کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔اس نے ایک جھٹکے میں اسے پیچھے کیا۔

پیچھے ہٹیں صدام ہائی لائٹر لگایا ہے میں نے ہاتھ لگا لگا کر سارا گلو یہی پہ پورا" "کردیں آپ۔

وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتے تنک کر بولی۔اس کی بات پہ صدام کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا مطلب اس کے اظہار کا کیا وہ کسی کھاتے میں نہیں آتا تھا کیا۔عفیفہ نے گھبرا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کر ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہورہا تھا۔اس کی یہ حرکت صدام کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی جس کے دونوں گال انتہائی لال ہورہے تھے۔

"جَ"جب یہ میک اپ اتاروں گی نا تو اندر سے اصل والا گلو نکلے گا کیونکہ مرد کی ذرا سی توجہ ملتے ہی عورت نکھر جاتی ہے تو یہ تو پھر محبت ہے۔"

اس نے اسی دراز میں دوبارہ ہاتھ ڈالا اور وہاں سے سرخ رنگ کی مخملی ڈبیا نکالتے اس میں سے ایک ڈائمنڈ رنگ نکالی تھی۔عفیفہ نے سرعت سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

"کیا ہوگیا ہے صدام بس یہ کافی ہے آپ کیوں اتنا ذیادہ کررہے ہیں۔بس یہ کنگن ٹھیک تھے رنگ بہت مہنگی۔"

"ارے یہ کنگن تو تمہاری منہ دکھائی تھی جو میں نے تمہیں دی نہیں تھی اور یہ رنگ میری محبت کیلیے ایک چھوٹا سا تحفہ قبول کیجیے اور یقین کریں محترمہ اپنے باپ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کے پیسوں کا نہیں بلکہ اپنی کمائی میں سے لایا ہوں کیونکہ اب میں کوئی طعنہ افورڈ نہیں کرسکتا۔"

وہ دبے دبے لہجے میں جتانے والے انداز میں بولا۔عفیفہ جانتی تھی اسے اس نے پہلی رات کا حوالہ دیا تھا۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی کھل کر ہنس دی تھی۔صدام نے نرمی سے اس کے ہاتھ کی پشت سہلاتے اس پہ اپنا لمس چھوڑا تو یکلخت اس کے گالوں پہ گلال سا بکھر گیا۔صدام بے خودی کی کیفیت میں اس کے چہرے کو تکے گیا۔

اب آپ کہیں گے آپ کی بدولت یہ گال لال ہوئے ہیں تو پہلے ہی آپ کی اطلاع کیلیے عرض ہے کہ میں نے بلش آن لگایا ہے تاکہ آپ کسی غلط فہمی کا شکار نا ہو۔"

وہ آئینے کی جانب رخ پھیرتی سکراہٹ دبا کر بولی تو صدام نے جھنجھلا کر ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔عفیفہ اس کا ناراض چہرہ دیکھ مدھم سا ہنس دی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اور اس کی اسی کھنکتی ہنسی نے صدام کی سماعتوں میں جلترنگ بجائی تھی۔وہ جو اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کررہا تھا وہی ٹھہر گیا مگر پھر اس سے ناراضگی کا خیال کرتے اس نے اپنا کام دوبارہ جاری کیا تھا۔

"اچھا اچھا سوری میں مذاق کررہی تھی۔"

وہ دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے سرینڈر کرگئی۔صدام نے نرم سی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی اور خود پہ پرفیوم چھڑکتے وہی اس پہ بھی چھڑکا تھا۔

"میرے چہرے پہ آتا جاتا ہر رنگ صرف آپ کی بدولت ہے۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں اس بات کا اعتراف کرتی اسے دلکشی سے مسکرانے پہ مجبور کرگئی۔

"یہ بات تم نا بھی بتاتی تو مجھے اچھے سے ازبر ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی پیشانی پہ ہولے سے چپت لگاتے اسے اپنے حصار میں لے گیا۔ عفیفہ اس کی بات پہ دلکشی سے مسکرادی تھی۔وقت کا خیال کرتے صدام نے اسے لیتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔

****

میرے خیال میں اب ہمیں نکلنا چاہیے۔میں گاڑی نکالتا ہوں عفیفہ تم پری کو لے کر آجانا۔"

صدام نرمی سے انہیں بولتے عافیہ اور عادل سے ملتے باہر پورچ کی جانب بڑھ گیا۔عفیفہ نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے پریسہ کے کمرے کی راہ لی تھی۔

"تم ابھی تک تیار۔ارے واہ پری۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ جو بے دھڑک اس کے کمرے میں داخل ہورہی تھی اس کی تیاری دیکھ جہاں کی تہاں رہ گئی جو ماتھے پہ ٹیکا سیٹ کرنے کی تگ و دو میں تھی۔اس کی آواز پہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کہاں تیاری ہوگئی یہ دیکھو تقریباً آدھے گھنٹے سے اسی کے ساتھ سر کھپائی جاری ہے مگر مجال ہے جو یہ لگ جائے۔بال خراب ہونے لگ گئے ہیں اب میرے۔اتنا تو مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ شادی پہ جاتے ہوئے ایک چیز تو اس کی تیاری میں دماغ خراب کرتی ہیں۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔عفیفہ نے نرمی سے اسے سٹول پہ بٹھاتے خود ہی اس کے ہاتھ سے ٹیکا تھاما تھا۔

"ویسے تم کیوں اتنا دمک رہی ہوں اوہ اب میں سمجھی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ کی یکلخت نگاہ اس کے چہرے کی جانب اٹھی تبھی چہک کر بولتے بولتے تھمی۔ عفیفہ نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں ہلکان ہورہی تھی۔

"کسی بھی قسم کی فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے پری ورنہ میں تمہارے یہ دانت توڑ دوں گی۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو پریسہ اس کی بات پہ خاموشی اختیار کرتے کھل کر ہنس ری تھی۔ کچھ ہی دیر میں عفیفہ تھوڑی بہت جدو جہد کے بعد اسے ٹیکا لگانے میں کامیاب ہوچکی تھی۔

"ویسے میں کبھی سوچتی ہوں ابھی تو بریزہ کی مہندی کیلیے میں نے تمہارے ماتھے پہ یہ ٹیکا لگایا ہے۔ کبھی اپنی مہندی پہ بھی تم ایسے ہی مجھ سے تیار ہوگی کتنا مزہ آئے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کے چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی عفیفہ کی باقی بات اس کے لبوں پہ ہی دم توڑ گئی کیونکہ اس کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔پریسہ نے بمشکل مسکراتے سر جھٹکا اور کھسہ پیروں میں اڑستے اسے ساتھ لیے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔عفیفہ نے اس کی پشت کو تکتے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

عادل سب کس قدر اچھا ہوگیا ہے ہمارے بچے آپس میں اپنی لڑائیوں کو سلجھا" چکے ہیں اب گھر گھر لگ رہا ہے۔میں نے بہت مان سے عفیفہ کو سمجھایا تھا اور "شکر ہے اس نے میرا مان رکھ لیا ہے۔

وہ تشکرانہ انداز میں گویا ہوئی تو عادل بھی ان کی بات پہ مسکرادیے۔اسی دوران ان کی نگاہ زینے اترتی پریسہ کی جانب اٹھی جو سی گرین رنگ کے پیروں کو چھوتے فراک میں انتہائی دلکش لگ رہی تھی۔بالوں کو سٹریٹ کرتے درمیانی مانگ نکالی ہوئی تھی۔کانوں پہ بڑے بڑے جھمکے اور ہاتھوں میں بھر بھر کر چوڑیاں پہنے وہ نظر لگ

All rights reserved to novelslounge.com

جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔عافیہ کی نگاہیں ناجانے کیوں اسے دیکھ کر بھیگی تھی۔

"کیا ہوگیا ہے عافیہ اب پری کو دیکھ کر رونے کا مقصد۔"

وہ پری کو اپنی جانب ہی آتا دیکھ عافیہ کو ڈپٹنے والے انداز میں بولے۔انہوں نے بھیگی نگاہوں سمیت ان کی جانب دیکھا۔

عادل اس کا نام پری ہے نا تو پھر اس کے نصیب کیوں پریوں والے نہیں"

"ہیں۔میں کب اپنی پری کو ایسے ہی دلہن بنا دیکھوں گی۔

وہ آرزدگی سے بولتے انہیں تاسف سے نفی میں سر ہلانے پہ مجبور کرگئی۔

آپ جانتی ہیں عافیہ اس نے ہم سے وقت مانگا ہے میری بیٹی اگر ابھی شادی"

جیسے بندھن میں نہیں بندھنا چاہتی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ویسے بھی اس کی عمر ہی کیا ہے ابھی اکیس بائیس سال ذرا سا بڑھنے سے اسے اپنے پیروں

All rights reserved to novelslounge.com

پہ کچھ کرنے دیں ان شا اللہ اس ذات نے اس کے حق میں بھی کچھ بہترین لکھا ہوگا۔"

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولے تو وہ چہرہ جھکاتے ہولے سے مسکادی تھی۔پریسہ آتے ساتھ ہی ان کے گلے لگی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

پرنسز کو بھی بھلا کوئی حسین کہہ کر تعریف کرتا ہے بیگم وہ تو ہوتی ہی حسین ہے۔میری گڑیا بھی انہی میں سے ایک ہے۔"

عادل عافیہ کی بات پہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے محبت سے گویا ہوئے اور ساتھ ہی پاس کھڑی عفیفہ کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرا تھا جو پرسکون سی انہیں دیکھ کر مسکرارہی تھی۔

"چلو اب جاؤ باہر وہ انتظار کررہا ہے ابھی ہارن پہ ہارن دے گا غصے سے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عافیہ انہیں آنے والے وقت سے آگاہ کرتے ہوئے بولی تو وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی تقلید میں تیز قدموں سے چلتی پورچ کی جانب بڑھ گئی۔ان دونوں کے بیٹھتے ہی صدام نے سنجیدگی سے گاڑی ہادی کے گھر کی جانب بڑھائی تھی کیونکہ تقریب کا اہتمام وہی کیا گیا تھا۔

"بھائی اپنی بیوی کو دیکھنا بند کریں اور گاڑی ڈھنگ سے چلائیں کیونکہ مجھے ابھی مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

پریسہ صدام کی جانب دیکھ دل جلانے والے انداز میں بولی جو بار ہا بار عفیفہ کو دیکھ چکا تھا اور اس کی یہ حرکت پریسہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی تبھی مسکراہٹ دبا کر بولی۔عفیفہ اس کی غیر متوقع بات پہ مسکراہٹ دباتے ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگی۔

"وہ جو ایک نند ہوتی ہے نا پھڈے باز جو لڑائیاں ڈلواتی ہے اپنے بھائی بھابھی میں وہ تم ہو پری۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا تو پریسہ کا منہ اس کی گوہر افشانی پہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔عفیفہ کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔

"ایک منٹ ایک منٹ اسے کچھ مت کہیں۔لگام آپ کی اپنی نگاہوں کو نہیں ہے اور الزام آپ کسی اور کو دے رہے ہیں۔"

عفیفہ کی غیر متوقع بات پہ اب کی بار جھٹکا لگنے کی باری صدام کی تھی مطلب وہ اپنے شوہر کی بجائے اپنی نند کی طرفداری کرنے کو ترجیح دے رہی تھی۔

"ناجانے یہ کونسی قسم کی بھابھی ہے جو اپنی نند کے فعل سے خوش ہے میں نے ہمیشہ سب کو ناخوش ہی دیکھا ہے۔"

صدام کی بات پہ گاڑی کی فضا میں ان دونوں کا قہقہہ گونجا تھا۔صدام نے خشمگین نگاہوں سمیت ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"نند نہیں دوست کہیں بھائی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ نے بے ساختہ اس کی تصحیح کی تو وہ ناراضگی سے گاڑی کا گئیر بدل گیا۔ عفیفہ اور اس نے ایک دوسرے کو دیکھ سرعت سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

****

"اتنا گھبرا کیوں رہی ہو بریزہ۔"

مریم اسے بار بار انگلیاں مسلتا دیکھ تلملاتے ہوئے بولی جس کی بدولت اسے ناجانے کتنی بار اس کا میک اپ کرتے ہوئے دقت پیش آئی تھی۔

د"دہن ہوں میں مجھے اپنے گھر میں سجنا چاہیے تھا مگر یہاں ہادی کے گھر لانے کا "کیا جواز تھا یہ سمجھ نہیں آرہا میں پرسکون بھی نہیں ہوں ذرا بھی۔

وہ جلے کٹے لہجے میں بولتی ان سب کو ہنسنے پہ مجبور کرگئی۔اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہاں ہنس لو تم سب بھی۔میری حالت کا اندازہ تم لوگوں کو ہو ہی سکتا۔مرجاؤ تم"
"سب۔

وہ سر جھٹک کر بولتی آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھ گہرا سانس بھر کر رہ گئی اور آنکھیں موندتے دل ہی دل میں خود کو تسلی دینے لگی۔اب یہاں آ تو گئی تھی اسی لیے ہمت بھی اسے ہی کرنی تھی حالانکہ یہ ایریا اس کے گھر کے بلکل بیک سائیڈ پہ تھا جس کیلیے گھر کا دوسرا دروازہ لگتا تھا۔یہاں چاہ کر بھی کوئی نہیں آسکتا تھا مگر پھر بھی ایک خوف لاحق تھا اس کے دل میں۔کچھ ہی دیر میں پریسہ اور عفیفہ بھی پہنچ چکی تھی اور اب وہ سب مل کر بریزہ کو تیار کرنے میں مصروف تھی۔

یار یہاں سے چبھ رہا ہے۔یہاں سے بھی لگ رہا ہے۔عفیفہ چوڑیاں تو آرم سے"
"پہنا۔بالوں میں پن سکون سے لگاؤ کہ دماغ میں گھساؤ گی عناب۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بکواس بند کرو تم اپنی۔ موٹی تیار بھی ہورہی ہے مگر ہزار نقص بھی ساتھ ساتھ"
"نکل رہے ہیں زبان بند رکھنا اب اپنی۔

مریم اسے جھاڑ پلاتے ہوئے بولی تو وہ مسکینیت سے ہنس دی تھی۔اگلے پندرہ منٹ میں وہ سب مل کر اسے تیار کرنے میں کامیاب ہوچکی تھی کیونکہ مہندی کے لحاظ سے بلکل ہلکی پھلکی تیاری کرنی تھی۔پریسہ نے اس کی کلائی میں آخری چوری پہناتے تفصیل سے اس کا جائزہ لیا اور پیلے اور جامنی رنگ کا لہنگے ساتھ بالوں کو دونوں جانب سے کرل کیے ہلکے پھلکے میک میں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔اس نے بے ساختہ اس کا گال چوم ڈالا۔

"فٹ بال بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو بریزہ نے دھیمی سی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔کس قدر خوش تھی وہ چہرہ ایک الوہی سی چمک سے دمک رہا تھا۔ہاں من پسند شخص مل جانے کی خوشی ہی الگ ہوتی ہے۔اس نے دل ہی دل میں اس کا چہرہ

All rights reserved to novelslounge.com

دیکھ ماشا اللہ اور خود ایک جانب ہوگئی۔وہ چاہ کر بھی ایک منٹ سے زیادہ اسے دیکھ نا پائی تھی۔

کتنے قسمت والے ہوتے ہیں نا جنہیں ان کی محبتیں مل جاتی ہیں تم جانتی ہو" میں کبھی کبھی خود کو بدقسمت کہاں کرتی تھی مگر آج مجھ سے برا خوشقسمت کوئی "نہیں ہوگا کیونکہ مجھے وہ مل گیا ہے جس کی مجھے چاہ تھی۔

وہ تشکر بھرے لہجے میں بولتے ان سب مسکرانے پہ مجبور کرگئی۔پریسہ نے گہرا سانس بھرتے بمشکل اپنے آنسوؤں کو اندر دکھیلا تھا۔اس کا دل آج ناجانے کیوں بے حد اداس تھا مگر وہ اس اداسی کا سبب جاننے سے قاصر تھی۔معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں صائمہ کھڑی ہوئی تھی۔آئینے میں ان کے عکس کو دیکھ ناجانے کیوں بریزہ کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی مگر ان کے ساتھ ہی اپنے بابا کو دیکھ اس کا سانس بحال ہوا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"بیٹا ہمیں کچھ وقت ملے گا اپنی بیٹی کے ساتھ۔"

جی جی انکل تھوڑا کیوں آپ کا ہی وقت ہے اور بیٹی بھی آپ کی ہے جتنا مرضی"
"وقت بیتائیں۔

عناب انہیں شاہانہ انداز میں اجازت دیتے ہوئے بولی تو سب نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں اور مہندی پھر بریزہ کی جگہ تمہاری کرد یتے ہیں۔"

عفیفہ اس پہ طنز کرنے والے انداز میں بولی تو وہ کھسیا گئی۔ان سب نے خاموشی سے باہر جانے کو ہی عافیت جانی تھی۔ان کے جاتے ہی وہ مضبوط چال چلتے اس کے نزدیک آئے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بابا آپ سب ٹھیک ہے نا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بے چینی سے گویا ہوئی۔انہوں نے اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے اس کا ماتھا چوما تھا۔

سب ٹھیک ہے بس آپ کی ماما آپ سے ملنا چاہتی تھی۔"

"مجھ سے۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں انگلی خود پہ رکھتے ہوئے بولی تو صائمہ نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔ان کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ اس کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری تھی۔

"اوہ رونا بلکل بھی نہیں اتنا خاص دن ہے میری بیٹی کا رونا نہیں بلکل بھی۔"

وہ اس کے دونوں گالوں کو ہولے سے تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔کچھ ہی دیر میں وہ صائمہ کو ایک نظر دیکھ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔بریزہ نے گہرا سانس بھرتے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ ایک درد سا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔وہ خود میں ہمت مجتمع کرتے چھوٹت چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی اور ان کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"ماما۔"

اس کے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہونے کی دیر تھی کہ صائمہ اپنا ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔بریزہ نے مشکل سے ہی خود پہ قابو پایا تھا۔

"مت کہو مجھے ماما میں اتنے پاک رشتے میں بندھنے کے لائق نہیں ہوں بریزہ۔میں بہت بری ہوں بہت ذیادہ۔میں نے ناجانے کیوں کس زعم میں آکر ساری زندگی تم سے اکھڑی اکھڑی رہی۔تمہیں وہ محبت وہ مان بیٹی والا کچھ نا دے پائی جان بوجھ کر ایک ایک چیز کیلیے تمہیں ترساتی تھی۔مجھے معاف کردو میں نہیں چاہتی کہ تم اپنی نئی زندگی کی شروات میرے لیے دل میں کسی قسم کا بغض رکھ کر کرو۔کوئی غلط بات دل میں لاؤ میں نہیں چاہتی۔"

وہ نم لہجے میں بولی تو بریزہ نے مسکراتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ماما اگر آج آپ یہاں نا بھی آتی تو میں نے آپ کے بارے میں کبھی کچھ ایسا" ویسا نہیں سوچا آپ میری ماں ہیں اور بیٹیاں اپنے ماں باپ کے بارے میں کبھی کچھ غلط نہیں سوچتی۔میں بھی انہی بیٹیوں میں سے ہو مجھے خوشی پتہ ہے کس بات کی ہے کہ آپ میرے اتنے خاص دن میں میرے ساتھ اتنا اچھا برتاؤ کررہی ہیں وہ محبت جس کیلیے میں ترستی رہی وہ مجھے آج مل جائے گی۔مجھے آپ کا ساتھ مل گیا ہے۔میں بے حد خوش ہوں ماما۔"

وہ ان کے گلے لگتے ہوئے بولی تو صائمہ نے نرمی سے اس کی پیشانی چومی اور اسے لیتے واپس ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی۔اسے سٹول پہ بٹھاتے انہوں نے اپنا بیگ وہاں رکھا اور اس میں کچھ تلاش کرنے لگی۔بریزہ نا سمجھی سے ان کی حرکات کا ملاحظہ کررہی تھی۔چند ساعتوں بعد انہوں نے بیگ میں سے ایک ڈائمنڈ کا پینڈنٹ نکالتے اس کے گلے کی زینت بنایا تھا۔بریزہ ساکت بیٹھی آئینے میں نظر آنے والا ان کا عکس دیکھ رہی تھی جن کے چہرے پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ تھی۔اگلے

All rights reserved to novelslounge.com

ہی لمحے اپنے ہاتھوں پہ ان کا لمس محسوس کرتے اس کی نگاہیں اس جانب گھومی تھی جہاں وہ اس کی کلائیوں میں کنگن پہنارہی تھی۔

"ماما یہ تو آپ کے۔"

تو کیا ہوا ماؤں کی چیزیں بیٹیوں کی ہی تو ہوتی ہے اب یہ تاعمر میری یاد کی طرح"

"تمہارے ساتھ رہیں گی بریزہ۔

وہ اس کی پیشانی چومتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔ بریزہ ان کی بات پہ ان کے سینے پہ سر رکھتے کھل کر ہنس دی تھی۔اسے آج اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا محسوس ہورہا تھا۔آج اسے ہادی کے ساتھ ساتھ اس کی ماں بھی واپس مل گئی تھی جس کیلیے جتنا بھی شکر کیا جاتا کم تھا۔

****

"اجنا ہے مجھے سجنا کیلیے۔ سجنا ہے مجھے سجنا کیلیے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ان سب کی نگاہیں بیک وقت فارس کی جانب اٹھی جو برش کی مدد سے اپنے بالوں کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ گنگنانے میں بھی مصروف تھا۔ارتضی نے کھینچ کر اس کی کمر پہ ایک جھانپڑ رسید کیا تھا۔

"ابے چپ کر یہ لڑکیوں کا گانا ہے۔کچھ لڑکوں والا گا نا۔"

وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے بولا۔موبائل میں مصروف صدام نے ان سب کو دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلایا اور دوبارہ اپنے موبائل پہ جھک گیا۔

اوہ ہاں سوری۔میں ابھی گاتا ہوں۔تینوں لے کے میں جاواں گا دل دے کے"

"میں جاواں گا۔

وہ گاتے گاتے ساتھ اپنے ڈانس کا فن بھی دکھانا شروع ہوچکا تھا۔ان سب نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا جو ایسے اچھل رہا تھا جیسے ہادی کی نہیں بلکہ اس کی شادی ہو۔

"واؤ ڈانس تو تم اچھا کرتے ہو نو ڈاؤٹ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عاشر نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا اور اپنی چوڑی کلائی میں گھڑی باندھی تھی۔فارس نے سر کو خم کرتے اس کے تبصرے کو کسی اعزاز کی مانند قبول کیا۔

"وہ کیا ہے نا بھائی میں ناچتا بھی بہت اچھا ہو اور نچواتا بھی بہت اچھا ہوں۔بس کبھی غرور نہیں کیا۔"

وہ فرضی کالر جھاڑتے گردن اکڑا کر بولا۔معاً ان سب کی بیک وقت نگاہ ہادی کی جانب اٹھی جو صوفے سے پشت ٹکائے سکون سے سورہا تھا۔ان سب نے بے یقینی کی کیفیت میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا مطلب جسکی شادی ہے وہ کس قدر سکون سے سورہا تھا۔

"ہادی۔"

صدام نےآگے بڑھتے اس کا گال تھپتھپایا تو وہ جیسے ایک دم ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا اور مندی مندی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا۔

"ہوگئے تم سب تیار۔چلو اب میں بھی ہوجاتا ہوں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے پاگل تیری ہی مہندی ہے نا آج پہلے کیوں نہیں تیار ہوا۔"

"پاگل جو ٹھہرا۔

تجھے نہیں پتہ صدام شروع سے ہی بونگا ہے۔"

اس کا بس چلے تو مہندی کی رسم کرنے کسی اور کو بٹھادے اور خود اپنی نیند پوری

"کرلے۔

صدام نے باقاعدہ اس کی عقل پہ ماتم کیا وہی ان سب کی ج جلی آوازیں سنتے اس نے بمشکل اپنے جبڑے بھینچے اور سنجیدگی سے ان کی جانب دیکھتے باقاعدہ

پھٹ ہی پڑا۔

بکواس بند رکھو تم سب۔یہ خبیث انسان یہ دونوں میرے کمرے میں ڈیرہ ڈال کر"

ایسے بیٹھے ہیں جیسے گھر والوں نے بے دخل کردیا ہو انہیں ان کے گھر سے۔دولہا

All rights reserved to novelslounge.com

میں ہوں کب سے ایک ہی بات بھونک رہا ہوں مگر نہیں کوئی بال بنارہا ہے کوئی خراٹے لے رہا ہے کوئی نہارہا ہے اور ادھر میں ہی بس نلوں کی طرح بیٹھا ہوا ہوں تاکہ کوئی میری بھی سن لے لیکن ناجانے کس طرح کے لوگ ہیں دولہے کو گولی مار "کر خود ایسے سج رہے ہیں جیسے آج انہیں کوئی پسند کرنے آرہا ہے۔

وہ جھنجھلاتے ہوئے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا جو جو اسے باتین سنارہا ہے سب کا سر پھاڑ ڈالے۔اس کی بات ختم ہوتے ہی فارس اور ارتضی نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔

"ان کو چھوڑو تم بتاؤ کیا سنانا تھا تم نے انہیں۔"

صدام نے نرمی سے اسے مخاطب کیا جواب میں اس نے اپنی شلوار اس کے آگے کردی تھی۔

"اس میں ناڑا نہیں ہے نکل گیا ہے وہ ڈالنا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس کی غیر متوقع بات پہ ایک لمحے کیلیے ان سب نے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے ان سب کے فلک شگاف قہقہے اسے خجل کرگئے۔اس نے خجالت سے سرخ پڑتے ان کی جانب دیکھا تو صدام اس کے ہاتھ سے چیزیں لیتے مسکراہٹ دبا کر اس کا کام سر انجام دے رہا تھا البتہ وہ دونوں ابھی بھی مسکرارہے تھے۔تقریباً اگلے بیس منٹ میں ہادی بھی مکمل طور پہ تیار ان کے سامنے کھڑا تھا۔

"یار تو کیا ہے اتنا تیار ہوکر بھی کسی گٹر کا کیڑا لگتا ہے۔"

فارس کی بات پہ جہاں سب کے قہقہے چھوٹے وہی ہادی نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آج تو کم از کم بخش دو مجھے شادی ہے میری۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے منہ بسور کر بولا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہاں کل کو تو کہے گا کہ آج تو کچھ مت کہو شادی کا پہلا دن ہے میرا پھر دوسرا اور"
"پھر ایک دن تو کہے گا آج تو کچھ مت کہو میں باپ بننے والا ہوں۔

ارتضی بے شرمی کی تمام حدیں پھلانگتے ہوئے بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا تو سب ڈھیٹوں کی طرح قہقہے لگا کر ہنس دیے۔

"صاجزادے صاحب میرے خیال میں آپکی شادی ہے۔"

اسی دوران راحیل کمرے میں داخل ہوئے اور ان سب کو ہنستا دیکھ سپاٹ لب و لہجے میں گویا ہوئے۔ہادی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جی ڈیڈ الحمداللہ میری ہی شادی ہے۔"

وہ سر کو خم دیتے ہوئے بولا تو راحیل نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو نیچے اتریں یا پھر آپ کی جگہ پہ میں بیٹھ جاؤں تیل لگوانے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ان کے طنزیہ لب و لہجے پہ وہ خفت سے سرخ پڑتے سر کھجا گیا۔فارس نے چہرہ جھکاتے بڑی دقت سے مسکراہٹ ضبط کی۔

اور تم سب دوست ہو نا اس کے نیچے اتر کر کیٹرنگ کا کام دیکھ لو کسی کو کسی" چیز کی ضرورت نا ہو مگر نہیں نمبر ون ویلے ہیں یہ لڑکے مجھے لگتا تھا جیسے صرف میں ہی اپنی اولاد سے تنگ ہوں مگر نہیں یہاں سب کے ماں باپ تم سب سے "تنگ ہیں۔

وہ فارس اور ارتضی کو ڈھیٹوں کی طرح ہنستا دیکھ تنک کر بولے تو ان کی مسکراہٹ ایک لمحے میں سمٹی تھی۔اب کی بار ہنسنے کی باری ہادی کی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ سب نکلتے نیچے کی جانب بڑھ گئے جہاں چھوٹی سی مہندی کی رسم کا اہتمام کیا گیا تھا۔ایک کونے پہ خوبصورت سا سٹیج بنایا گیا تھا جس کے چاروں اطراف میں مہندی کی مناسبت کے لحاظ سے رنگ برنگے پردے لٹک رہے تھے چاروں اطراف میں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

لگے برقی قمقمے انتہائی دلکش منظر پیش کررہے تھے۔ایک جانب لگا ڈی جی جو لمحہ بہ لمحہ گانے تبدیل کرنے میں مصروف تھا۔

"بھائی ذرا یہ کرسی تو یہاں لگادیں۔"

فارس جو چنری کو گردن میں ڈالتے آگے کی جانب بڑھ رہا تھا اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ چونک کر پیچھے مڑا اور کرسی رکھنے میں اس کی مدد کی تھی۔

"ہادی بھائی کیٹرنگ والا بھائی دیکھا ہے ناجانے کہاں ہیں دکھ ہی نہیں رہا۔"

وقار کی جھنجھلاتی آواز پہ اس کے لبوں پہ ایک شاطرانہ مسکراہٹ بکھری تھی۔اس نے ایک نظر فارس کی جانب دیکھا جس کی پشت دوسری جانب تھی۔

"وہ دیکھ وہ اس لڑکی کی کرسی جو لگارہا ہے وہ ہے جا ایک کھینچ کر لگائی میری طرف سے۔کام ڈھنگ سے ہی نہیں ہوتا ان سب سے۔ایسے لوگ ہیں یہ۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہادی کی بات پہ وہ مٹھیوں کو بھینچتے اس کی جانب بڑھا اور کھینچ کر اس کی کمر پہ ایک مکہ مارا تھا۔

"تجھ سے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا ہزار بار تجھے بلایا ہے سنتا ہی نہیں ہے۔اوہ کیٹرنگ والے بھائی سن۔"

اگلے ہی لمحے غضب ناک فارس کا چہرہ اپنی جانب مڑتا دیکھ اس کی آواز حلق میں کہی دب گئی اس نے سختی سے لبوں پہ ہاتھ جماتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"ففف۔فارس بھائی آپ۔مم۔میں نے کچھ نہیں کیا وہ ہادی بھائی۔کہاں گئے یہ سب۔"

وہ ہلکاتے لہجے میں بولتے مڑا مگر وہاں سے سب کو غائب دیکھ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"اے ڈبل بیٹری ایک ماری نا تو نے مجھے اب تو مجھ سے دو کھائے گا۔بھائی ہوں میں تیرا کوئی کیٹرنگ والا نہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سر پہ ایک چماٹ مارتے جھنجھلاتے ہوئے بولا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔کچھ ہی دوری پہ وہ سب اسے ایک جانب بیٹھے ہوئے دکھائی دیے تھے۔وہ بھی ان کی جانب بڑھ گیا۔

"لڑکیوں کو تاڑ رہے ہو نا تم سب۔ویسے ہمارا کینگ کہاں ہے وہ نہیں دکھ رہا۔"

فارس ان سب کی جانب دیکھتے مشکوک لہجے میں بولتے ان کے نزدیک ہی جگہ سنبھال گیا۔عاشر نے اس کی بات پہ مسکراتے سر جھٹکا تھا۔

یہاں لڑکیاں دکھ رہی ہیں تمہیں جنہیں ہم تاڑیں گے بندے نے پونڈی کرنی ہوتی"

"ہے نا وہ یہاں نہیں کرتا بلکہ یونی بہترین جگہ ہے۔

ارتضی بوتل پیتے ہوئے بولا۔ان سب نے کہی نا کہی اس کی بات کی تائید کی تھی۔

"کس قسم کے انسان ہو تم لوگ اپنی اپنی بیویوں کو کیا منہ دکھاؤ گے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صدام نے شادی شدہ ہونے کی حیثیت سے انہیں لتاڑنا ضروری سمجھا۔فارس نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"جو منہ تو دکھارہا ہے ہم بھی دکھالیں گے۔تیری والی برداشت کررہی ہے نا ہماری والی بھی کرلے گی۔"

فارس نے ہنستے ہوئے اس کی ٹھیک ٹھاک کردی۔صدام کے مسکراتے لب وہی سمٹے تھے وہی ان سب کے قہقہے چھوٹ پڑے۔

"صدام تو اب شادی شدہ ہے۔اس کی ہونے والی ہے اور ارتجی کا کہی نا کہی ہمیں علم ہے ہی تم لکھ کر دو مجھے کہ تمہیں کبھی کسی لڑکی نے اپنی جانب مائل نہیں کیا۔"

عاشر ان سب سے فراغت حاصل کرتے فارس کی جانب متوجہ ہوا جو سکون سے بوتل سے انصاف کرنے میں مصروف تھا۔اس نے چونک کر چپس کھانے سے ہاتھ روکتے اس کی جانب دیکھا اور ایکدم قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیا پوری جامعہ میں کسی کی شکل ایسی ہے کہ میں کسی کی جانب مائل ہوسکوں"

"ہاں البتہ میرے پہ لاکھوں لڑکیاں فدا ہیں۔

وہ فرضی کالر جھاڑتے گردن اکڑا کر بولا۔ارتضی نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو چھوڑنے میں سرفہرست تھا۔

ہاں اور وہ لاکھوں لڑکیاں ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئی۔وہ کیا ہے نا اس کی شکل" ہی ایسی ہے وہ ڈر کر واپس اوپر بھاگ گئی ہیں۔یہ کیا کسی کی جانب مائل ہوگا کوئی "اسے ہی منہ نہیں لگاتی۔

اس کے جلے کٹے لہجے پہ فارس نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو عاشر سمیت سب کھل کر ہنس دیے تھے۔

یار بی سیریس سچ سچ بتاؤ۔ان دونوں کا تو اندازہ ہوگیا صدام کا تو ہمیں علم ہے ہی" "تم بتاؤ اب ہم تمہیں سننا چاہتے ہیں کہ تم کس قسم کے لونڈے ہو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عاشر فارس کی جانب دیکھتے جتانے والے انداز میں بولا تو سب کی نگاہیں اب گھوم کر اس کے اوپر جمی تھی۔سب کہی نا کہی اس کے جواب کے منتظر تھے۔

"میں اور لڑکیاں۔میں بہت سخت قسم کا لونڈا ہوں یار۔"

وہ بولتے بولتے دھیما سا ہنسا معاً اپنے نزدیک سے آنے والی قدموں اور مدھم سی کھنکتی آواز پہ اس کی آنکھیں بے خودی کی کیفیت میں دائیں جانب گھومی تھی جہاں ایک لڑکی شرارے کے ساتھ گھٹنوں کو چھوتی قمیض پہنے جھکی ہوئی کسی بچے سے مخاطب تھی جس کی وجہ اس کے گھٹنوں کو چھوتے گھنے سیاہ بال آگے کی جانب لڑھک آئے تھے اور وہ اس کا چہرہ دیکھنے سے قاصر تھا۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا معاً وہ اپنی بات مکمل کرتے ایک جھٹکے سے اوپر اٹھی تھی اور بادلوں کی اوٹ سے نکلتا چہرہ دیکھ لگلے ہی لمحے فارس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔آنکھوں میں بےتاحاشہ بے یقینی در آئی۔اس کے برعکس باقی سب کی نگاہیں اس کے کھلے منہ اور پھٹی پھٹی آنکھوں پہ جمی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"مگر یہاں میں پگھل گیا۔"

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے کھوئے کھوئے لہجے میں ڈھے جانے والے انداز میں بولا۔ان سب کی حالت اس کی بات پہ ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کیونکہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں مریم تھی۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں وہاں سے اٹھا اور اس کی جانب بڑھا تھا۔

"اوئے یم یم۔"

مریم جو مسکرا کر عناب سے کوئی بات کررہی تھی اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ اس نے چونک کر پیچھے دیکھا مگر وہاں کھڑے فارس کو دیکھ وہ پورے دل سے مسکرائی تھی۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔"

وہ اس کی نگاہوں کے ارتکاز سے گھبراتے ہوئے بولی۔ارتضی نے عقب سے ہی آتے اس کی گدی پہ ایک جھانپڑ رسید کیا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"میں دیکھ رہا تھا کہ۔"

اس نے دلفریبی سے بولتے ایکدم سرتاپا اس کا جائزہ لیا۔مریم نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکتے آنکھیں گھمائی تھی۔جانتی تھی کہ وہ اسے دیکھ کر فلیٹ ہوچکا ہے تبھی تو زبان ساتھ نہیں دے رہی۔

"کیا دیکھ رہے تھے جلدی بولو نا وقت کی بہت کمی ہے میرے پاس۔"

وہ اسے ہنوز خود کو تکتا دیکھ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"کہ تمہارے پاس پھٹے ہوئے کپڑوں کا سٹاک ختم ہوگیا کیا۔"

اس کی غیر متوقع بات پہ جہاں وہ ارتضی اور عناب کے ساتھ قہقہہ لگا کر ہنس دیا وہی مریم نے آنکھوں کو سختی سے میچتے کھولا تھا۔

"فارس تم فرصت نکال کر بھاڑ میں کیوں نہیں چلے جاتے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی تن فن کرتے وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔عناب نے اس کے تعاقب میں جانا چاہا مگر ایک جگہ نگاہ پڑتے وہ بری طرح ٹھٹھکی تھی۔اس نے چونک کر ارتضی کا جائزہ لیا۔ہاتھوں میں بینڈز گلے میں چین اور شرٹ کے اوپری بٹن کھلے ہوئے تھے۔مطلب وہ واپس اپنے پرانے حلیے میں لوٹ رہا تھا۔وہ غصے سے جبڑے بھینچ کر رہ گئی۔اس کی نگاہیں خود پہ ارتضی نے صاف محسوس کی تھی تبھی اپنی آستین کو بھی کہنیوں تک فولڈ کرلیا۔عناب نے ایک چبھتی نگاہ اس پہ ڈالی جس کی انگلیوں میں سیگریٹ بھی موجود تھا۔

"ذہر لگتے ہیں مجھے سیگریٹ والے لوگ۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے جتاگئی تھی۔ارتضی نے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھتے قدم اس کی جانب بڑھائے۔

"اٹس ناٹ مائین پرابلم مس کیونکہ اب میں کسی کو اچھا لگنے کیلیے سیگریٹ نہیں چھوڑ سکتا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی جانب جھکتے پراسرار سی سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔عناب نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس میں اسے پرانے ارتضی کی جھلک صاف محسوس ہوئی تھی ہٹ دھرم اور غنڈے ارتضی کی۔

"آئی ہیٹ یو ارتضی یو نو واٹ آئی رئیلی ہیٹ یو۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے بھیگے لہجے میں بولی۔ارتضی نے انگلی کی مدد سے اپنی گردن میں لپٹی چین کو گھمایا تھا۔جانتا تھا کہ اسے ان سب چیزوں سے کس قدر نفرت ہے مگر پھر بھی اس کا دل جلارہا تھا۔

"اظہار محبت سے قبل اظہار نفرت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ کیا ہے نا محبت کی شدت دس گناہ مزید بڑھ جاتی ہے اور مجھ جیسے پاگل اور شدت پسند شخص سے تم کسی بھی قسم کی توقع رکھ سکتی ہو۔"

وہ اس کے ہاتھ کو اپنے شکنجے میں لیتے اس کی ہتھیلی کھولتے ایک جھٹکے سے اپنی گردن میں لپٹی وہ چین اتارتے اس کی ہتھیلی پہ رکھ گیا تھا۔عناب حق دق کھڑی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اپنی ہتھیلی پہ اس کے ہاتھ کا لمس محسوس کررہی تھی جو اب اپنے کرتے کے بٹن بند کرتے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

"آئندہ کبھی بھی کسی بے جان چیز کی خاطر مجھ سے نفرت کا اظہار مت کرنا عناب ورنہ خمیازہ تمہیں ہی بھگتنا پڑے گا۔"

وہ سرد مہری سے بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔عناب نے سختی سے مٹھی کو بھینچتے اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا اور بھاگنے والے انداز میں اندر کی جانب بڑھی تھی کیونکہ اب بریزہ کو رسم کرنے کی خاطر باہر لانا تھا۔

****

سٹیج پہ بیٹھے ہادی کی نگاہ اچانک ہی کسی سوچ کے تحت زینوں کی جانب اٹھی تو وہی جمی رہ گئی۔ان سب کے گھیرے میں آتی بریزہ کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اسی دوران فارس نے آنکھوں کے اشارے سے ڈی جے کو کوئی اشارہ کیا تھا۔بریزہ اس دوران سٹیج کے بلکل سامنے پہنچ چکی تھی۔اس کے دونوں اطراف پہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ اور مریم اس کا لہنگا دونوں ہاتھوں میں تھامے کھڑی تھی۔اگلے ہی لمحے کھنکتی ہوئی آواز پہ عاشر کی نگاہ جیسے پریسہ پہ اٹھتے ساکت ہوئی تھی جو عناب کے ساتھ ہنستے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔اس کے دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی۔وہ چلتے چلتے جوں ہی بریزہ کے آگے آکر کھڑی ہوئی ان سب نے حیرت سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اب ہادی کے آگے ہتھیلی پھیلائے کھڑی تھی۔ہادی نے الجھی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"پتیسہ بیٹا پریاں پیسے مانگتے ہوئے اچھی نہیں لگتی۔"

فارس نے اس دھیان اس جانب سے ہٹانا چاہا۔

میں نے تمہیں مخاطب کیا نہیں نا تو درمیان میں کیوں بول کر اپنی بے عزتی کروانا" "چاہتے ہو۔عزت سے رہنا چاہتے ہو تو خاموش رہو کیونکہ ہم ہادی سے مخاطب ہیں۔

پریسہ تمسخرانہ لہجے میں بولتے اس کے منہ کو فقل لگا گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیا چاہیے بھئی یہ ہاتھ تو مجھے پھیلانا تھا بریزہ کی جانب تم کیوں ہاتھ پھیلا کر آگئی"
"ہو۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

کیونکہ پہلے تم ہمیں ہمارا نیگ دو گے اس کے بعد ہم تمہیں تمہاری دلہن۔اب"
"بتاؤ شادی کی جلدی ہے نا۔

عناب انکھیں پٹپٹا کر گویا ہوئی۔ہادی نے روہانسا ہوتے اپنے دوستوں کی جانب دیکھا جو اسے دیکھ کر شانے اچکا رہے تھے۔

چلو ہادی اب دے دو نیگ انہیں۔شادی کی بھی تمہیں ہی جلدی تھی نا اب دو"
"کھل کر نیگ۔

صدام بھنویں اچکاتے ہوئے مزے سے بولا۔ہادی نے انہیں نیگ دے کر جوں ہی فارغ کیا۔اگلے ہی لمحے اس نے دلکشی سے مسکراتے بریزہ کی جانب ہاتھ پھیلایا تھا جسے بریزہ نے سرعت سے تھام لیا۔اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ ہادی نے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صاف محسوس کی تھی۔اگلے ہی لمحے ماحول پہ چھائے فسوں کو ایکدم سے اونچی آواز میں بجنے والے گانے نے توڑا تھا۔ہادی اور بریزہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔

پھولوں کا تاروں کا سب کا کہنا ہے۔

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے۔

ساری عمر ہمیں سنگ رہنا ہے۔

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے۔

ہادی نے تڑپ کر بریزہ کا ہاتھ چھوڑا وہی ان سب کے فلک شگاف قہقہے فضا میں گونج اٹھے۔

کس قسم کا بے ہودہ انسان ہے یہ ڈی جے رشتہ بنا نہیں اور وہ پہلے ہی خراب" کرنے پہ تلا ہوا ہے۔اللہ کرے اس کا رشتہ اس کی اس کزن سے ہو جسے یہ اپنی "بہن مانتا ہو کمینہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہادی جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا ہوا بولا۔فارس کے اشارے پہ ڈی جے نے ہنستے ہوئے گانا تبدیل کیا تھا۔ہادی نے گانا لگتے ہی سرعت سے دوبارہ اس کا ہاتھ تھاما تو وہ شرمندہ سی ہوگئی۔کچھ ہی دیر میں انہیں سٹیج پہ بٹھاتے مہندی کی رسم کا آغاز ہوا تھا۔

"ویسے میرے خیال میں مجھے ابھی بھی سوچ لینا چاہیے۔"

وہ بریزہ کی جانب جھکتے دلکشی سے گویا ہوا۔بریزہ نے الجھ کر اس کی جانب دیکھا۔

"کس کے متعلق۔"

وہ اطراف میں نگاہ دوڑاتے دھیمے لہجے میں بولی۔

"رخصتی کے متعلق۔"

اس کی بات پہ بریزہ نے گھورتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ہادی سر کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"یہ منہ اور مصور کی دال۔"

وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی کیونکہ ایسا بھلا کہاں ممکن تھا۔

"اب ایسے گھورو تو مت ہونے والا شوہر ہوں میں تمہارا۔"

اس کی بات پہ بریزہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی۔ہادی بھی اس کی مسکراہٹ پہ ہولے سے مسکرایا تھا۔

ہر چہرے میں آتا ہے نظر ایک ہی چہرہ

لگتا ہے کوئی میری نظر باندھے ہوئے ہے

وہ اس کی جانب جھکتے گھمبیر لہجے میں گویا ہوا۔بریزہ کے چہرے پہ گلال سا بکھر گیا تھا۔اس کے پلکوں کی کپکپاہٹ ہادی کی نگاہوں سے مخفی نا رہ سکی۔

ویسے ایک بات کہوں بلکل فٹ بال لگ رہی ہو اور جب میری باتوں پہ سرخ" پڑتی ہو تو سرخ رنگ کی فٹ بال لگتی ہو بلکل گول مٹول سی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اچانک وہ قہقہہ لگاتے ہوئے مزے سے بولا تو آس پاس کھڑے لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔اس کے قہقہے کو وہی بریک لگی البتہ بریزہ کی حالت ایسی تھی کہ اس کا منہ توڑ دے۔سب سے پہلے سب بڑوں نے رسمیں کی تھی۔ان سب کے بعد سب سے پہلے صدام اور عفیفہ سٹیج کی جانب بڑھے۔

"صدام۔"

عفیفہ کی پکار پہ بھی وہ اسے نظر انداز کرتے سٹیج کی جانب بڑھ گیا۔وہ جان گئی تھی کہ وہ ناراض کس بات پہ ہے۔

ان دونوں کو تیل لگاتے ہی ہادی نے ہاتھ ابٹن سے بھرا اور لگلے ہی لمحے صدام کے گالوں پہ مل دیا تھا۔

"یہ کیا گھٹیا حرکت ہے۔"

وہ اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے گرجا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں نے کہا کوئی حسرت نا رہ جائے تیری شادی اب ہمارے سامنے ہی ہے کہ"
"کیسے ہوئی ہے۔

وہ اس کے دوسرے گال پہ بھی ابٹن لگاتے ہوئے بولا۔پریسہ جو صدام کے موبائل پہ عافیہ سے بات کرنے میں مصروف تھی اس نے مسکراتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔فون رکھتے ہی اس سے پہلے کہ وہ واپس سٹیج کی جانب بڑھتی اپنی جانب آتی نازیہ کو دیکھ وہی رکی تھی جو مسکراتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیسے لگ رہے ہیں دونوں۔"

وہ سٹیج کی جانب دیکھتے سوالیہ انداز میں اس سے مخاطب ہوئی۔

"بہت اچھے لگ رہے ہیں آنٹی نو ڈاؤٹ۔"

اس نے کھلے دل سے ان دونوں کی تعریف کی تھی۔نازیہ نے تمسخرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"اور اگر یہی بریزہ کی جگہ تم ہوتی تو بلکل اچھا نہیں لگتا۔"

ان کی بات پہ پریسہ کے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا۔اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا لگے ہی لمحے اس کے وجود سے جیسے کسی نے جان نکال دی تھی۔

"آنٹی آپ ایسے کیوں بول رہی ہیں۔"

وہ ڈوبتے دل سمیت بولی۔یہ بات وہ ہی جانتی تھی کہ وہ یہاں ان کے پاس کیسے کھڑی ہے۔

کیونکہ تم مجھے پسند نہیں ہو اسی لیے بس مزید کوئی بات نہیں ہے۔میرے لیے" تو یہ سوچ ہی سوہان روح ہے کہ میں تمہیں بریزہ کی جگہ سوچوں۔ بھئی خاندان میں ایک عزت ہوتی ہے وہ چلی جاتی کیونکہ تمہارا اور ہادی کو کوئی جوڑ ہی نہیں تھا۔"

وہ جتانے والے لہجے میں گویا ہوئی۔پریسہ نے ان کی بات پہ بمشکل مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آنٹی میں سمجھ نہیں پارہی آپ میری ذات کو نشانہ بنارہی ہیں یا میری ذات میں" موجود کمی کو۔میں نے ہمیشہ آپ کی عزت کی ہے پلیز وہ باتیں مت کریں جس سے "میری دل آذاری ہو کیونکہ آپ سراسر وہی سب کررہی ہیں۔

وہ بھیگے لہجے میں بولتی وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں موجود موبائل بجا تھا۔اس نے چونک کر دیکھا تو وہ صدام کا موبائل تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اس کی جانب بڑھتی فون ایک بار پھر سے آیا تھا۔وہ وہاں کے شور سے گھبراتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔اس نے ایک ہاتھ میں فراک تھاما ہوا تھا جس کی بدولت اس کا سارا دھیان اپنے فراک کی جانب ہی تھا۔باہر پہنچتے ہی ایک ٹھنڈی ہوا کا تروتازہ جھونکا اس سے ٹکراتے اسے جھرجھری لینے پہ مجبور کرگیا۔باہر ہورہی بارش کو دیکھ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بگڑے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ واپس اندر کی جانب بھاگتی فون ایک بار پھر سے بجا تھا اور نمبر بھی کوئی ان نون

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔اس نے بنا کسی دیری کے فون اٹھاتے کان سے لگایا تاکہ مقابل کو اطلاع دے سکے۔

"ہاں بولو صدام۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی دوسری جانب سے آنے والی آواز پہ اسے اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔وہ بے ساختہ لڑکھڑائی تھی اگر ساتھ ہی پلر نا ہوتا تو وہ ضرور زمین بوس ہوجاتی۔اس کے لب کچھ کہنے کو کپکپائے تھے۔

بول بھی دو اب۔ناراض مت ہو کم از کم ایکسیڈینٹ ہوگیا تھا چھوٹا سا تو موبائل"

"اس میں ہی چکنا چور ہوگیا اب پہلی فرصت میں تمہیں کال کی ہے۔

پریسہ ساکت و جامد کھڑی اس کی آواز سن رہی تھی بلکل وہی آواز جس کی وہ دیوانی تھی۔وہی لہجہ جو اس کا صدام کے ساتھ ہوتا تھا تو اس سے اسے اس قدر نفرت کیوں تھی۔وہ سوچ کر رہ گئی۔اس کا شدت سے جی چاہا کہ تمام ضبط ہارتے پھوٹ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پھوٹ کر رودے۔زندگی ایک بار پھر اس کا زخم یوں تازہ کرے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔

"مت ہو ناراض مجھ سے ویسے بھی ایسا محسوس ہوتا ہے ساری دنیا روٹھ گئی ہے کم ازکم تم تو میرا ساتھ مت چھوڑو۔"

اس کا تھکا تھکا لہجہ سن پریسہ کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔اس نے تڑپ کر اس کی بات سنی۔اپنے چہرے پہ ہاتھ لگانے سے اسے اندازہ ہوا کہ اس کا چہرہ تو بلکل آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی اس کی ایک سسکی نکلی تھی جو کہ دوسری جانب موجود شہرام کی سماعتوں سے مخفی نا رہ سکی۔اس نے سرعت سے فون کان سے ہٹاتے نمبر کا جائزہ لیا تو وہ صدام کا بھی تھا تو پھر فون پہ موجود لڑکی کی آواز۔

"کک۔کون سن رہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شہرام کی سنجیدہ آواز پریسہ کی سماعتوں میں گونجی تو وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔آنکھوں تواتر گالوں پہ بہ رہے تھے۔کچھ نازیہ کی باتوں کا اثر تو کچھ اس کی آواز سارا غم ایک ہی بار میں ریلے کی صورت میں بہہ نکلا تھا۔

"جسے آپ کو سننے کا بہت شوق تھا۔"

وہ بمشکل اپنی سسکی دباتے ہوئے بھرائے لہجے میں بولی۔اس کی آواز سن شہرام کا پورا وجود جیسے کسی نے آگ کی بھٹی میں انڈیل دیا تھا۔اس کے ہاتھ بے ساختہ کپکپائے تھے۔

"کاش میں آپ کو یہ کہہ سکتی کہ آپ ایسے ہی بولتے رہیں مجھے آپ کو سننا بہت اچھا لگتا ہے شہرام خان۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولتی آخر میں اذیت سے ہنسی تھی۔شہرام نے دو منٹ خاموش رہتے صرف اس کی خاموشی کا سنا تھا اور ایک پرسکون سا سانس خارج کیا۔

"اور کاش میں آپ کو یہ کہہ سکتا کہ مجھے تو آپ کی خاموشی سے بھی عشق ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بولا ضرور تھا مگر دل میں کیونکہ اسے بول کر وہ اسے کسی بھی قسم کا امید کا سرا نہیں تھمانا چاہتا تھا تبھی خاموشی سے کال کاٹ گیا۔ٹوں ٹوں کی آواز کے ساتھ ہی اس کا دل بھی بری طرح کرچی کرچی ہوا تھا۔وہ وہی گرنے والے انداز میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔اس کی آواز ابھی تک اس کی بےتاب سماعتوں میں گردش کررہی تھی۔معاً وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور بارش برسنے کی آواز سن تیز قدموں سے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھی تھی جہاں بارش تیزی سے برس رہی تھی۔اس کا پورا وجود ہچکولے کھارہا تھا۔

"نفرت ہے مجھے تم سے بہت ذیادہ نفرت۔اتنی ہی محبت تھی مجھے تم سے پھر کیوں تم نے ہی اسے مجھ سے چھین لیا۔بارش میں بیٹھ کر میں تمہارے سامنے گڑگڑائی تھی مگر اس پسندیدہ موسم میں ہی مجھ سے میرا پسندیدہ شخص بچھڑ گیا تھا۔تم محبت کی بات کرتے ہو مجھے تو اس کی نفرت کی بھی کوئی وجہ نہیں ملی۔نفرت ہے مجھے۔آئی ہیٹ یو۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی۔دو منٹ کا سکوت ماحول پہ چھایا رہا معاً قدموں کی چاپ پہ اس نے ذرا سی گردن ترچھی کرتے دائیں جانب دیکھا جہاں عاشر دونوں ہاتھ جیبوں میں اڑستے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔پریسہ نے سہولت سے آنسو صاف کرتے گہرا سانس بھرا۔کافی دیر ان دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی تھی۔

"اس بارش کے موسم میں ہی مجھ سے میرے ماں باپ چھینے گئے تھے میری چھوٹی بہن بھی۔گھومنے گئے تھے وہ سب مگر مسلسل بارش کی بدولت ان کے ساتھ حادثہ پیش آیا اور وہ جان کی بازی ہار گئے تو کیا میں اس سے نفرت کروں کیا میں بھی اسے الزام دوں کہ اس کی بدولت میرے گھر والے مجھے تنہا کرگئے۔دے دوں الزام میں بھی۔"

وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے بولا تو پریسہ نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ ابھی بھی ایک نرم سی مسکراہٹ تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ایسی ترحم بھری نگاہوں سے مت دیکھو۔اچھا نہیں لگتا مجھے صاف بات ہے۔اس"
"سے بہتر تو تمہاری نفرت بھری نگاہیں ہی ہیں بس کبھی مجھ پہ رحم مت کھانا۔

اس کی بات پہ وہ نگاہیں چڑا گئی۔عاشر نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"میں تم سے نفرت نہیں کرتی ہوں۔"

وہ اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بھاری لہجے میں بولی۔وہ کیسے کسی دوسرے شخص کو اس احساس سے روشناس کرواسکتی تھی جس سے وہ خود گزر رہی تھی وہ بھی تو کسی کی فضول کی نفرت سہتی آرہی تھی۔وہ کیوں کسی کو تکلیف دیتی تبھی اس کی تصحیح کر بیٹھی۔

"تو پھر اس موسم سے کیوں۔یہ تو قدرت کا اس قدر حسین نظارہ ہے۔"

اس کے برخستہ سوال پہ پریسہ کے لبوں پہ ایک بھولی بھسری مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔آنکھوں میں نمی چہرے پہ شکستگی عاشر کو وہ بلکل ٹوٹی بکھری لگی تھی جسے جتنا جوڑنا چاہو وہ اتنا ہی بکھرتی جائے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

قدرت کے انہی حسین نظاروں میں، میں ایک اپنے دل کے انتہائی قریب دلکش" نظارے سے محروم ہوئی تھی بس اس کے بعد سے اب کوئی نظارہ حسین نہیں لگتا۔یہ بھی نہیں جس جس چیز سے محبت تھی مجھے اب وہ گھٹن میں مبتلا کرتی "ہیں۔

وہ نم لہجے میں آرزدگی سموئے بولی۔عاشر نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب گلہ کھنکھارتے اپنی آنکھوں کو ہولے سے صاف کررہی تھی۔معاً وہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی مگر اس کی مسکراہٹ نے اس کی آنکھوں کا ساتھ نہیں دیا تھا۔وہ جانے کیلیے خاموشی سے واپس مڑی پھر کچھ یاد آنے پہ اس کی جانب پلٹی تھی۔

میں تم سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کرسکتی کیونکہ میں کسی کو وہ درد نہیں دینا" چاہتی جو درد پوری زندگی کیلیے مجھ سے لپٹ گیا ہے اور میرے لیے ناسور بنتا جارہا "ہے۔بہت تکلیف دہ ہے یہ بہت زیادہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ویران لہجے میں بولتے مدھم سا مسکراتی لڑکھڑاتے قدموں سمیت اندر کی جانب بڑھ گئی۔عاشر نے نا سمجھی سے اس کی پشت کو تکا جو اب ایک بار پھر اپنے آنسو صاف کررہی تھی۔ناجانے وہ کس متعلق بات کررہی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا مگر ناجانے کیوں اسکی بات سے دل پہ پڑا بوجھ ہلکا پھلکا ہوگیا تھا۔اس کے لبوں پہ ایک ہلکی پھلکی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

****

"بھائی یہ لیں آپ کا موبائل۔"

اس نے باتوں میں مصروف صدام کی جانب موبائل بڑھایا تو اس نے نا سمجھی سے اس کی سرخ پڑتی آنکھوں میں دیکھا اور ان سب سے معذرت کرتے اس کے گرد بازو کا حصار قائم کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا چہرہ کیوں اترا ہوا ہے اور آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہورہی ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔عفیفہ جو دور کھڑی بے چینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی تیز قدموں سے چلتے ان کی جانب آئی تھی۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ پریسہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی جواباً وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ان دونوں نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"بس ایسے ہی دل بھاری ہوگیا تھا۔"

وہ خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے بولی۔ان دونوں نے آپس میں خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا۔

"پریشان مت ہو آپ دونوں میں بلکل ٹھیک ہوں میں ابھی آئی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مسکرا کر انہیں تسلی دیتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی عفیفہ نے بھی بے چینی سے اس کی تقلید میں جانا چاہا مگر صدام نے بروقت اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔

"کیا کررہے ہیں آپ صدام۔"

وہ اس کے بازو میں چٹکی بھرتے ہوئے بولی۔

"خاموش رہو تم ابھی پریسہ کے پیچھے بھاگی بھاگی جارہی تھی اور میں جو ناجانے کب سے ناراض ہوں اس کا کیا وہ کسی کو نظر نہیں آتا۔"

وہ تلملاتے ہوئے بولا تو عفیفہ نے مشکلوں سے مسکراہٹ ضبط کی۔صدام نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اچھا اب بتائیں کیوں لائے ہیں یہاں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے بولی تو صدام نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔عفیفہ کو ناجانے کیوں اپنے اطراف میں خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔صدام مضبوط قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا اور اس کے دونوں اطراف دیوار پہ ہاتھ جمائے تھے۔عفیفہ نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا جو نرمی سے اب اسکے جھمکے کو چھیڑ رہا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے اپنے ہاتھ میں موجود ابٹن اس کے گال پہ لگایا تو عفیفہ کا منہ اس کی حرکت پہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"صدام میرا میک اپ۔"

وہ صدماتی کیفیت میں گویا ہوئی جواباً اس نے اس کے مزید نزدیک ہوتے اس کے گال سے اپنا گال سہلایا تھا۔عفیفہ کا پور پور اس کے لمس پہ سلگ اٹھا۔اسی طرح دوسرے گال پہ بھی یہی عمل دہرانے کے بعد اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو حیا سے جھکی چلی جارہی تھی۔اس نے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تو نگاہیں سیدھا اس کی ناراض نگاہوں سے جا ٹکرائی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"یہ کیا تھا صدام۔"

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"یہ ہماری مہندی کی رسم تھی اپنی نا سہی کسی دوسرے کی تقریب میں ہی اپنا فنکشن انجوائے کرلو۔اسی طرح کے دن تم بلکل بارات کی دلہن کی طرح سرخ رنگ کا لباس زیب تن کرو گی اور پھر میں تمہیں کسی نئی نویلی دلہن کی طرح اپنے رنگ میں رنگ دوں گا۔"

وہ اس کی ناک سے ناک رگڑتے پرتپش گھمبیر لب و لہجے میں بولتے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا گیا۔اس کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔صدام نے اس کے سرخ عارض کو تکتے اس کی پیشانی کو اپنے پرحدت لمس سے روشناس کرایا تھا۔عفیفہ دھڑکتے دل سمیت اس کا حصار توڑتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی تھی۔صدام بالوں میں ہاتھ پھیرتے دلکشی سے مسکرادیا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے جوں ہی واپس اندر آیا تو اندر کی حالت دیکھ وہ جھرجھری لے کر رہ گیا اور ہزار بار شکر

All rights reserved to novelslounge.com

ادا کیا کہ اس کی مہندی کی رسم نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے ہادی کو بری طرح ابٹن میں نہلادیا تھا۔

"چل اب اس کی دو تین انتہائی گندے پوز بنوا کر فوٹو شاٹ کر تاکہ اسے ٹیگ کر کے پوسٹ بھی تو کرسکے ہیش ٹیگ بندر کی مہندی۔"

فارس ارتضی کو اشارہ کرتے ہوئے بولا اور پیچھے سے جاتے اس کے دونوں بازوؤں کو قابو کیا تھا جو بری طرح ان کی گرفت میں مچل رہا تھا۔

ٹیرا یہ عشق میرا فتور تو جو بھی کہے بن جاؤں میں

چھایا ہے یوں تیرا سرور جس رنگ کہے رنگ جاؤں میں۔

"چلووو یہ ایک ہمارا ڈی جے ادھر ہم اس کو نہلارہے ہیں ابٹن میں ایک وہ سوتی روح ناجانے کس کے رنگ میں رنگ رہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فارس ڈی جے کی کلیکشن پہ تبصرہ کرتے ہوئے جلے دل سمیت بولا تو سب کھل کر ہنس دیے تھے۔ سٹیج سے نیچے صوفوں کے درمیان میز پہ کھانا رکھا ہوا تھا اور لڑکیاں اب آرام دہ ماحول میں کھانے لطف اٹھانے میں مصروف تھی۔

"اوئے عفیفہ یہ تیرے گال پہ۔"

اس سے پہلے کہ عناب چونک کر اس کی جانب دیکھتے اپنی بات مکمل کرتی بریزہ نے اس کے ہاتھ میں چٹکی بھرتے عناب کو آنکھیں دکھاتے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ اس کی بات کا مفہوم سمجھتے بوتل کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔ان سب نے اس کی حالت دیکھ قہقہہ ضبط کیا جس کا چہرہ سرخ پڑرہا تھا۔وہ صدام کی جانب دیکھتے دانت کچکچا کر رہ گئی جو اسے دیکھتے اب دائیں آنکھ دبارہا تھا۔ان سب کو کھانا کھاتا دیکھ وہ سب بھی اب وہی آن ٹپکے تھے۔

"قسم سے بول بول کر بھوک مزید بڑھ گئی ہے چلو یم یم ہاتھ ذرا تیزی سے چلاؤ اور ایک پلیٹ میں ذرا بھر کر فرنی ڈال دو ایک میں پانچ چھ گلاب جامن رکھ دو

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ایک میں چاول کے ساتھ پالک ڈال دو اور بھی کچھ رہ گیا ہے تو وہ بھی ڈال دینا۔"

وہ مریم کو حکم دینے والے انداز میں بولا تو اس کے تو سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔فارس نے بھنویں اچکاتے اس کی جانب دیکھا جو بالوں کو جوڑے میں لپیٹ چکی تھی۔

"یہ سب کھائے گا کون۔"

وہ دانت پیستے ہوئے تلملا کر بولی۔

آفکورس فارس شیخ یم یم اور یہ تم نے بال کیوں باندھ لیے اچھا بھلا صفائی ہورہی تھی زمین کی۔"

وہ اس کی باتوں پہ سختی سے مٹھیوں کو بھینچ گئی۔ایک یہ آدمی اسے غصہ دلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ابھی بھی اس کی فرمائشیں ذور و شور سے جاری تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ویسے میں نے سنا تھا کہی کہ کسی کے گھر جاکر شیخ کھانا بہت ذور و شور سے ہے" "آج دیکھ بھی لیا۔

مریم اس پہ طنز کرنے سے باز نا آئی۔فارس نے الجھن بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

شیخ اگر کھاتا ذور و شور سے ہے تو کھلاتا بھی ذور و شور سے ہی ہے آنا میری شادی" "پہ آگ لگادوں گا۔

وہ تفاخر بھرے لہجے میں بولتے سکون سے کھانے کی جانب اپنی توجہ مبزول کراگیا۔سب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔ایکدم ناجانے کس سوچ کے تحت عناب کی نگاہیں ارتضی کی جانب اٹھی تو وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ گڑبڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

کمینہ گھورتا ایسے ہیں جیسے مجھے اپنے نام لکھوایا ہو سونے پہ سہاگہ مجال ہے کہ" نظر ملتے ہی نگاہوں کا رخ بدل لے ڈھیٹ انسان۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ہولے سے بڑبڑاتے کھانے کی جانب متوجہ ہوگئی کیونکہ اتنا تو اسے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ کس قدر شدت پسند انسان ہے جسے کچھ بھی کہنا اپنے ہی سر پہ اینٹ مارنے کے برابر ہے۔ارتضی اس کی حرکت پہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔جانتا تھا دل ہی دل میں اس کی زات پہ ہی تبصرے ہورہے ہونگے۔

****

تم انہی سب سوچوں کے ذیر اثر خود کے ساتھ ذیادتی کررہے ہو شہرام۔آنکھ کے نیچے دیکھو کس قدر گہرا زخم ہے ناجانے بھرتا بھی ہے یا نہیں۔

وہ اس کے چہرے کا معائنہ کرتے ہوئے تاسف سے بولا۔شہرام نے اس کی بات پہ تھکی تھکی سی سانس خارج کی تھی۔واقدار کی طبیعت خراب ہونے کی بدولت اسے بلکل بھی اس بابت نہیں بتایا تھا ورنہ وہ اسی بات کو سر پہ حاوی کرلیتے تبھی نوفیل وقتاً فوقتاً اسے آکر دیکھ جاتا ہے۔پرخہ بھی اس گزری رات میں ایک دو

All rights reserved to novelslounge.com

دفعہ آچکی تھی مگر پھر نوفیل اسے واپس لے جاتا اب پھر وہ اپنے کام سے ہوتے تنہا ہی اس سے ملنے آگیا تھا تبھی اسے جتانا نا بھولا۔

میں کچھ نہیں سوچ رہا ہوں اب میں پرسکون ہو نوفیل تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو نوفیل اس کی بات پہ تمسخر سے ہنسا تھا۔

جو تمہارے دل میں ہے نا وہ فلحال تمہارے چہرے پہ صاف دکھ رہا ہے مگر شاید تم بے حس ہوچکے ہو خیر اب ام چلتا ہے کسی بھی چیز کی ضرورت پیش آئے تو تم امارے کو کال کرسکتے ہو اور اگر امارے کو کال کرتے ہوئے تمہاری انا آگے آجائے تو بے شک اپنی بہن کو فون ملالینا کیونکہ وہ تو تمہاری ہی بہن ہے جسے تم بلا جھجک کچھ بھی کہ سکتے ہو۔

وہ باور کرانے والے انداز میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔شہرام نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔نوفیل اسے شانہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھپتھپاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اس کے جاتے ہی شہرام کی سماعتیں ایک بار پھر سے اس فون کی جانب چلی گئی ہے۔اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا۔

میں جانتا ہوں اگر ابھی میں تمہارے ساتھ محبت کے دو بول بھی بول جاتا تو شاید تمہارے دل میں میرے خلاف نفرت کا پودہ جو پروان چڑھ رہا ہے وہ ختم ہوجاتا جو میں نہیں کرنا چاہتا اس نفرت کا اب صرف بڑھنا ہے کیونکہ شہرام خان تمہاری محبت کے نہیں نفرت کے ہی لائق ہے۔میرے لیے تو اتنا ہی بہت ہے کہ مجھ جیسے شخص کو تمہاری آواز دوبارہ سننے کی مل گئی۔میں تمہاری اسی آواز کے ساتھ پوری زندگی گزارلوں گا۔

وہ تلخی سے بولتے خالی خالی نگاہوں سے ادھ کھلی کھڑکی کے پار دکھائی دیتے آسمان کو دیکھنے لگا۔وہاں سے نکلتے ہی نوفیل نے اپنی جیپ کا رخ آفریدی حویلی کی جانب کیا تھا۔تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے اس کی جیپ جوں ہی حویلی کے دالان میں داخل ہوئی اندر ہورہی غیر معمولی ہلچل پہ اس کے قدم ناجانے کیا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سوچتے اندر کی جانب بڑھے تھے مگر اندر کا منظر اس کی آنکھوں میں روشنیاں سی بھرگیا جہاں وہ سب کے درمیان بیٹھی کھل کر مسکرارہی تھی اتنے عرصے میں یہ پہلی بار تھا جو وہ اسے یوں مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔وہ تیز قدموں سے چلتے جوں ہی ان کے نزدیک پہنچا پرخہ کے چہرے پہ موجود تھکن کے اثار اس نے صاف محسوس کیے تھے مگر فلحال وہ اسے اپنا وہم سمجھتے نظر انداز کرگیا۔

وہ لڑکی کہاں ہے۔

نوفیل کی کھردری آواز پہ زر بی بی کے ساتھ ساتھ ان سب نے بھی چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

اسے فلحال ام نے گیسٹ روم میں رکھا ہے مگر ہمہ وقت اس کے ساتھ ایک ملازمہ رہے گی کیونکہ اس کی حالت ایسی نہیں کہ اسے تنہا چھوڑا جائے اور دوسری بات کہ اس حالت میں وہ خود کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے ام سب کسی صورت رسک نہیں لے سکتے کیونکہ شہرام یہ ذمہداری امارے کو سونپ کر گیا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی تو پرخہ ان کی بات پہ سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کرگئی۔نوفیل نے بغور اس کے چہرے کے تاثرات کو بگڑتے دیکھا تھا جو اب اپنی جگہ سے اٹھتے خاموشی سے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔وہ ان سب کو اشارہ کرتے اس کی تقلید میں اندر کی جانب بڑھ گیا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اسے کھڑکی سے باہر جھانکتی ہوئی دکھائی دی تھی۔وہ قدم بقدم چلتے عین اس کی پشت پہ جاکر کھڑا ہوگیا۔اس کی آہٹ پرخہ پہلے ہی محسوس کرگئی تھی تبھی نگاہیں جھکا گئی۔

امارے کو ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے کوئی امارے سے ناراض ہے۔

وہ عقب سے ہی اس کے گرد بازو حمائل کرتے اس کے شانے پہ ٹھوڑی رکھتے ہوئے بولا۔پرخہ کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔اس کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔چہرہ ہنوز جھکا ہوا تھا۔نوفیل نے حیرت سے اس کے دونوں شانوں پہ ہاتھ جماتے اس کا رخ اپنی جانب کیا اور ٹھوڑی کی مدد سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔

وہ اس کی آنکھوں میں جاگ رہی ہلکی ہلکی نمی کو انگلی کے پوروں سے چھوتے تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوا جواب میں ایک بار پھر وہ سر ہلا کر رہ گئی۔نوفیل نے اس کی گردن ہلانے پہ ضبط سے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

پھر کیا مسئلہ۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا موبائل بجنے کی آواز پہ وہ چونک کر موبائل کی جانب متوجہ ہوا اور فون لیتے ایک جانب ہوگیا۔

ام نے تمہیں پہلے بھی یہ بات باور کرائی ہے کہ امارے کو رات کے اس پہر فون مت کیا کرو اور جب ام نے ایک بات بول دی ہے تو دوسری بار وہ غلطی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ امارے کو اپنی بات دہرانا بلکل نہیں پسند۔

وہ درشت لہجے میں مقابل کو باور کرارہا تھا اور یہاں پرخہ کی حالت غیر ہونے لگی۔اس کے چہرے پہ خوف کے اثرات صاف واضح تھے۔اس نے اپنی کپکپاتی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے ان کی لغزش پہ قابو پایا تھا۔نوفیل فون سے فراغت حاصل کرتے جوں ہی واپس اس تک آیا تو اس کا ذرد پڑتا چہرہ اسے پریشانی میں مبتلا کرگیا۔

کیا ہوا ہے پرخہ۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔

کک۔کچھ نہیں ہوا امارے کو۔ام بلکل ٹھیک ہے آپ پلیز امارے پہ غصہ نہیں کرنا۔

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے بھرائے لہجے میں بولی۔نوفیل نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا مگر جوں ہی شعور کی منزل تک پہنچا اس نے دھیمے سے ہنستے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

یار تمہاری شکل دیکھ کر امارے کو خواہمخواہ تم پہ پیار آنے لگتا ہے غصہ کیا خاک آئے گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی پیشانی پہ اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تو وہ جھجک کر نگاہیں جھکا گئی تھی۔نوفیل جانتا تھا کہ کوئی نا کوئی بات تو لازم ہے تبھی اسے نرمی سے لیتے بیڈ کی جانب بڑھا۔اسے بیڈ پہ بٹھاتے وہ دوازنوں اس کے نزدیک بیٹھا اود اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر سہلایا تھا۔

اب بتاؤ کیا بات ہے اور بلکل سچ بتانا ہے۔اتنا تو ام جانتے ہے کہ یہ جو ناک غصے سے پھولی ہوئی ہے وہ پشمینہ کی بدولت ہے۔

وہ اس کی ناک دباتے ہوئے بولا۔پرخہ نے بغور اس کی جانب دیکھا۔

لالہ کیوں اس کی اولاد کو اپنی اولاد کہ رہے ہیں۔وہ اس عورت کی اولاد ہے امارے سے منسلک نہیں ہے۔اس نے اماری زندگی برباد کی ہے کیا بھروسہ ہے وہ بھی اپنی ماں اور نانی کی طرح کا نہیں نکلے گا۔

اس نے بھیگے لہجے میں اپنے خدشات اس کے سامنے رکھ دیے۔نوفیل نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور اس کے ہاتھوں کی پشت کو لبوں سے چھوا تھا۔پرخہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نے اس کی حرکت پہ اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروانے چاہے مگر وہ گرفت مضبوط کرگیا تھا۔

چلو ام تمہیں ایک مثال دیتا ہے صرف مثال ہی ہے اسے خود پہ رکھ کر سوچو گی تو ایک ایک سوال کا جواب تمہیں مل جائے گا۔اچھا اب فرض کرو ام دونوں کا ہی کرلو۔اگر میں بہت برا ہوں بہت ذیادہ جیسے پہلے تھا اس وقت تمہیں بھی پسند نہیں تھا نا میں۔ان حالات میں اگر ام دونوں کی شادی ہوجاتی تو تم تو امارے سے نفرت کرتی نا اور اگر اسی دوران ہمارا بچہ اس دنیا میں آتا اس وقت تم کیا اس بچے کو اس لیے مار دیتی کہ وہ اماری اولاد ہے تمہارا کچھ نہیں لگے گا وہ۔مطلب اگر ام برا ہے اور تم اچھا ہو تو وہ بچہ برے سے ہی منسلک ہوگا اچھے سے نہیں ہے نا یہ کہنا چاہ رہی ہو نا۔

اس کی بات پہ پرخہ نے تڑپ کر نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ام کیوں اسے ماریں گے بھلا وہ امارا ہوگا نا۔

وہ جتانے والے انداز میں بولی۔نوفیل نے مسکراتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

بس اسی طرح اگر وہ پشمینہ اور شہرام کی اولاد ہے تو وہ شہرام کو بہت پیاری ہے۔وہ عورت بری تھی تو اس میں اس بچے کا کیا قصور۔وہ تو ابھی اس دنیا میں ایا بھی نہیں اسے تو اس دنیا کے بارے میں اس کے فریب کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تو کیوں اسے ذمہدار ٹھہرانا۔وہ جب اس دنیا میں آئے گا نا پرخہ تو اس کی پرورش اس کا باپ کرے گا شہرام خان کرے گا اور ام سب کو یقین ہے کہ اس کے بعد شہرام خان ہی پڑوان چڑھے گا۔اسے ام جس راہ پہ چلائیں گے وہ اسی راہ پہ چلے گا۔وہ غلط راہ کا مسافر بنے گا ہی نہیں کیونکہ اس کی کہانی میں اب تک کوئی برا آیا ہی نہیں ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ محبت سے اسے سمجھارہا تھا اور پرخہ کی آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔نوفیل نے جوں ہی بات مکمل کرتے اس کی جانب دیکھا تو اسے روتا دیکھ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔اس نے اس کے آنسو نرمی سے پونچھے تھے۔

ام بہت غلط۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی قے آنے کی بدولت منہ پہ ہاتھ جماتے سرعت سے واشروم کی جانب بڑھی تھی۔نوفیل نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا جو اب واش بیسن پہ جھکی الٹیاں کررہی تھی۔اس نے اس تک پہنچتے بے ساختہ اس کی پشت سہلائی جو اب نڈھال سی اس کے شانے سے لگی ہوئی تھی۔

طبیعت ٹھیک ہے نا ام کب سے پوچھ رہے ہیں۔کیوں ہورہی ہے یہ الٹیاں ایسا کرتے ہیں ام مورے کو بلاتے ہیں تم یہی بیٹھو۔

وہ اس کی پشت تکیے سے لگاتے اپنی پیشانی مسلتے زر بی بی کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مورے آپ ذرا امارے ساتھ آئیں۔

اس کے چہرے پہ بے چینی دیکھ انہوں نے قدم اس کے ساتھ کمرے کی جانب بڑھائے مگر کمرے میں پہنچتے ہی نڈھال سی پرخہ کو دیکھ وہ سرعت سے اس کی جانب بڑھی اور اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھ کر چیک کیا تھا۔

کیا ہوا ہے اسے ابھی کچھ دیر قبل تو ٹھیک تھی بلکل۔

پتہ نہیں مورے ہم تو آپس میں بس کچھ بات کررہے تھے کہ اچانک اسے الٹیاں آنے لگی ام تو فوراً آپ کے پاس آیا کہ دیکھیں ایکدم سے نڈھال ہوگئی ہے رنگ بھی پیلا ذرد پڑگیا ہے۔

وہ مزید کچھ بھی بول رہا تھا مگر ناجانے کو زر بی بی کے کان کسی انہونی کے خیال سے سائیں سائیں کرنے لگے۔انہوں نے خوفزدہ نگاہوں سے نوفیل کی جانب دیکھا جو الجھی نگاہوں سے اس کے چہرے کے اتار چھڑھاؤ کا ملاحظہ کررہا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیا ہوا آپ کے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا ہے سب ٹھیک ہے نا مورے۔امارے کو سچ سچ بتائیں کہ پرخہ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے کیوں وہ اس طرح۔خیر ہم کسی دائی کو بلالیتے ہیں۔

اس نے ایک بار پھر اپنی بات پہ ذور دیتے اپنی بات ادھوری چھوڑی۔ذر بی بی نے خاموشی سے چہرہ جھکاتے اس کی کلائی کو مضبوطی سے تھاما تھا۔

اس پہر کونسی دائی آئے گی نوفیل۔تم اب اماری بات غور سے سننا تم نے پرخہ سے شادی کیوں کی تھی۔

وہ گہرا سانس بھرتے ہوئے بولی۔نوفیل نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

یہ کیسا سوال ہے مورے ام نے بتایا تھا ناکہ اس کی حفاظت کیلیے ام نے اسے اپنایا ہے۔

وہ انہیں یاد دلاتے ہوئے بولا۔زر بی بی نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

دیکھو امارے کو یقین تو نہیں مگر امارے تجربے کے مطابق شاید پرخہ امید سے ہے تو اب یہ بچہ۔یہ امارا وہم بھی ہوسکتا ہے نوفیل۔

وہ بگڑے تنفس سمیت بولتے بولتے وہی تھمی اور بغور نوفیل کے تاثرات کا ملاحظہ کیا جس کا ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔زر بی بی کے اطراف پہ اس کے ہاتھوں کی گرفت لگلے ہی لمحے ڈھیلی پڑی تھی۔انہوں نے پریشانی سے اس کا چہرہ تھامنا چاہا مگر وہ خود ہی فاصلہ قائم کرگیا تھا۔اس نے سختی سے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے گہرا سانس بھرا اور ایک نگاہ سوئی ہوئی پرخہ پہ ڈالی تھی۔وہ تیز قدموں سے چلتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔زر بی بی نے پریشانی سے اس کی پشت کو تکا اور ایک نظر پرخہ پہ ڈالتے اس کے اوپر چادر اوڑھائی تھی۔

اے مالک کاش میرا وہم وہم ہی رہ جائے اور ایسا کچھ نا ہو۔

وہ بے اختیار ہی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلا گئی۔نوفیل کیلیے یہ بات کسی صدمے سے کم نہیں تھی یہ بات انہیں اچھے سے ازبر تھی۔کسی بھی مرد کیلیے کسی

All rights reserved to novelslounge.com

دوسرے کی اولاد کو قبول کرنا آسان مرحلہ نہیں ہوتا۔وہ انہی سب سوچوں کے زیر اثر گہرا سانس بھرتے کمرے سے باہر نکل گئی۔ان کے جانے کے چند ساعتوں بعد ہی وہ ہچکیاں بھرتی اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھی تھی۔آنکھوں میں بے یقینی سی تھی۔اس نے اپنے لبوں پہ ہاتھ جماتے بمشکل اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا۔

نن۔نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔اب وہ مجھے چھوڑ دیں گے۔

وہ ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی۔چہرے پہ جیسے صدیوں کی تھکن اتر آئی تھی معاً قدموں کی چاپ پہ وہ سرعت سے اپنا چہرہ صاف کرتی چادر اوڑھتی کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔چند ساعتوں بعد کمرے کی لائٹ بند ہوتے ہی وہ آنکھیں بھی سختی سے میچ گئی تھی۔

کچھ ہی دنوں میں بلکل ایسا ہی اندھیرا چھا جائے گا اماری زندگی میں۔

اس کا دل خون کے آنسو رورہا تھا۔اپنے نزدیک ہلچل کی آواز پہ وہ سانسیں روک گئی۔اس کے دل کی دھڑکن سست پڑی تھی۔وہ اب اس کے ساتھ ہی لیٹ رہا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔پرخہ جو دل ہی دل میں اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ رہی تھی اپنی پیشانی پہ نرم گرم لمس محسوس کر ساکت رہ گئی۔

ام جانتا ہے کہ تم جاگ رہی ہو۔

اس کی بھاری گھمبیر آواز پہ پرخہ کا ضبط چھناکے سے ٹوٹا تھا اور وہ اس کے سینے سے لگتی اس کے گرد دونوں بازو حمائل کرتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔نوفیل نے اسے کھل کر رونے دیا تھا۔یہ بات وہ ہی جانتا تھا کہ وہ اس وقت خود پہ ضبط کس طرح کررہا ہے۔

ام یہ نہیں برداشت کرسکتے۔امارے ساتھ جو بھی ہوا ام نے اسے ہی بہت مشکل سے قبول کیا ہے مگر اب نہیں یہ نہیں۔

وہ روتے ہوئے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے بولی۔نوفیل نے نرمی سے اس کی آنکھوں کو پونچھتے اس کی آنکھیں چومی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ابھی ایسا کچھ نہیں ہوا پرخہ۔ مورے نے کیا کہا کہ یہ ان کا وہم بھی ہوسکتا ہے تو پھر رونا کیوں۔رونا بلکل بھی نہیں ہے اگر ایسا کچھ ہوجاتا ہے بالفرض تو بعد کی بعد دیکھی جائے گی اور اگر نہیں ہوتا تو پھر ام دونوں اپنی زندگی کی ایک نئ شروات کریں گے۔

وہ اس کے دونوں گالوں کو سہلاتے محبت بھرے لہجے میں بولا۔پرخہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

مطلب آپ امارے کو چھوڑیں گے نہیں۔

وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔نوفیل نے اس کے گالوں پہ اپنا لمس چھوڑا۔

چھوڑنے کیلیے تھوڑی تھاما تھا تمہیں۔اب جب ایک بار تھام لیا ہے نا یہ ساتھ تا عمر کا ہے اب۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سر کے ساتھ سر ٹکراتے ہوئے بولا۔پرخہ نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس نے تو سنا تھا کہ مرد کبھی کبھی کسی دوسرے کی اولاد کو قبول نہیں کرتا اور یہ تو پھر کسی کا گندا خون۔تو پھر یہ مرد کا کونسا روپ تھا جو نرمی سے اسے قائل کررہا تھا۔اس کی انکھیں بھر آئی مگر یہ ابھی بھی وہم ہی تھا۔اس کا دل شدت سے اپنے لیے نہیں اس کیلیے دعاگو تھا کہ ایسا کچھ بھی نا ہو۔نوفیل نے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھا اور خود بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے نیم دراز ہوگیا۔اب اس کی انگلیاں پرخہ کے بالوں میں حرکت کررہی تھی اور ذہن میں وہ سوچ چکا تھا کہ صبح پہلی فرصت میں قریبی دائی نہیں تو ہسپتال لے جاکر پرخہ کا علاج کروائے گا تاکہ تمام شک و شبہات واضح ہوجائے۔اس نے اس کی مدھم سانسیں اپنے سینے پہ محسوس کر نرمی سے لب اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ جمائے اور مزید سختی سے اسے خود میں بھینچ لیا۔

****

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بھائی آپ کہاں جارہے ہیں سکون سے رہیں نا کام وام کرنے کیلیے ہم ہیں نا۔

ہادی کو صبح سے جاگ جاگ کر کاموں کے سلسلے میں کبھی یہاں تو کبھی وہاں گھوم رہا تھا وقار کی آواز سن مڑا اور خشمگین نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

ہم کون۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے طنزیہ لب و لہجے میں گویا ہوا۔وقار نے ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی عقل پہ کوئی شبہ ہو اسے۔

ہم سے مراد میں ارتضی بھائی فارس بھائی عاشر بھائی اتنے بھائی ہیں وہ اسی لیے تو ٹھہرے تھے یہاں تاکہ آپ کے نکاح میں مدد کرواسکیں۔ویسے وہ ہیں کہاں ضرور ماما نے کوئی کام پکڑادیا ہوگا انہیں۔ماما بھی نا کسی کو بھی کچھ بھی کہہ دیتی ہیں۔

وہ اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتے اس کی عقل پہ ماتم کرنے والے انداز میں بولا۔ہادی نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو اس کے دوستوں کو بہت ہی کوئی معصوم اور سلجھی ہوئی چیز سمجھ رہا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سو مر رہے ہیں وہ سب۔سونے مرنے ہی تو آئے ہیں یہاں۔رات دو بجے کے اب دس بج گئے مگر وہ سو ہی رہے ہیں۔مجھے تو ایسا لگ رہا ہے ان سب کی شادی ہے اور میں گھن چکر بنا ہوا ہوں۔منحوس قسم کے لوگ ہیں وہ سب کے سب۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔وقار نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا معاً اس کا فلک شگاف قہقہہ لاؤنج کی فضا میں گونجا۔

اب اندازہ ہوگیا ہے مجھے کہ جیسے آپ خود ہیں ویسے ہی آپ کے دوست ہیں۔

وہ مستقل ہنستے ہوئے بولا تو اس نے جواب میں ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا اور تن فن کرتے وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گیا تاکہ انہیں جگا سکے۔

اب تو جوتیاں بھی مارنی پڑی تو گریز نہیں کروں گا۔

وہ دل ہی دل میں خود سے عہد و پیمان باندھ رہا تھا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے متلاشی نگاہیں پورے کمرے میں دوڑائی جہاں اس کے دو کزنز اور بیڈ پہ ساتھ ہی عاشر سویا ہوا تھا۔دائیں جانب نگاہ دوڑاتے ہی اس کی نگاہ ارتضی پہ آکر

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

رکی جو سکون سے صوفے پہ نیند میں غرق تھا حالانکہ اس کا لمبا چوڑا وجود اس صوفے پہ پورا نہیں آرہا تھا۔وہاں سے ہوتے ہی اس کی نگاہیں فارس کی تلاش میں گھومی تھی۔

یہ فساد کی جڑ کہاں ہے جو بول رہا تھا ہادی ہم صبح آٹھ بجے جاگ جائیں گے اور سارا کام بھی کم دیکھیں گے بس تو آرام کری۔

اس نے دانت پیستے ہوئے مٹھیاں بھینچی اور فارس کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔بیڈ کے نیچے صوفے کے پیچھے دوسرے صوفے کے اوپر واشروم میں بھی نہیں تھا۔اس نے تھک ہار کر گہرا سانس بھرا اور اپنا رخ ارتضی کی جانب کیا اور کھینچ کر اس کے منہ پہ ایک تھپڑ مارا تھا۔وہ جو نیند کی وادیوں میں گم تھا ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کیا ہوگیا ہے کون صبح صبح آندھی طوفان بنا ہوا ہے۔

وہ نیند میں ہی گم اپنے بالوں کو سنوارتے ہوئے بولا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آج شادی ہے میری ارتضی میاں۔

ہادی دانت پیستے ہوئے بولا جواباً اس نے نیند میں ہی اونگھتے اس کی جانب دیکھا۔

اچھا بہت بہت مبارک ہو۔

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے وہی قالین پہ ہی کروٹ بدل کر ایک بار پھر سوگیا۔ہادی نے ہونقوں کی طرح اس کی پشت کو دیکھا اور اپنا رخ عاشر کی جانب کیا جو ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھا سورہا تھا ساتھ ساتھ مسکرا بھی رہا تھا۔

شادی میری ہے اور نیند میں مسکرا یہ رہا ہے اصولاً تو بریزہ کے خواب دیکھ کر مجھے مسکرانا چاہیے تھا۔

وہ اپنا سر کھجاتے ہوئے بولا۔اگلے ہی لمحے اس نے اس کے دونوں بازوؤں کو تھام کر کھینچتے اسے زمین پہ پھینکا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ہائے میری کمر۔بس میرے نکاح نامے پہ دستخط رہ گئے تھے وہ تو کرنے دیتے کم از کم۔

وہ آہ و پکار کرتے ہوئے بولا۔اس کے شور سے ارتضی کی آنکھ بھی کھل چکی تھی۔ہادی نے خون آشام نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔

ایک سے بڑھ کر ایک منحوس مارا دوست ملا ہے مجھے کوئی کام کا بندہ نہیں ہے۔

وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا ہوا بولا۔ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے ان کی نگاہیں فارس کی تلاش میں گھومی تھی۔

وہ جو منحوسوں کا سردار ہے وہ کہاں ہے۔

ارتضی اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔عاشر بھی اتنی دیر میں اپنی نیند بھگا چکا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میری شادی ہے آج میری شکل دیکھو میری غور سے۔ بھول جاتے ہو تم لوگ بار بار۔

وہ اب کی بار باقاعدہ روہانسا ہوا تھا۔

ابے تو تو بکواس بند کر شادی نہیں ہوگئی دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوگیا جو بھونکی جارہا ہے۔

ارتضی اس کی مسلسل ہوتی ایک ہی تکرار سے چڑ کر بولا تو وہ منہ بسور کر رہ گیا۔

ویسے ہادی تو اس کھلے ٹیرس پہ بھی بار بی کیو کا انتظام کبھی کرسکتا ہے۔ کافی کھلا لگ رہا ہے۔

ارتضی کی برخستہ بات پہ ہادی نے چونک کر اس جانب دیکھا اور سر جھٹکا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پہلے میں نے مایوں کی رسم یہی کروانے کا سوچا تھا وہ چھت یہی سے نکلتی ہے نا کھلا ہے کافی مگر ڈیڈ نے منع کردیا کیونکہ یہاں وائرنگ کا مسئلہ ہونا تھا خیر آؤ تمہیں دکھاتا ہوں یہ میں نے بہت شوق سے بنوایا ہے۔

اس کی چابی جیسے کسی نے ایک بار پھر سے گھمادی تھی تبھی انہیں لیتے گلاس ڈور کھولتے اندر کی جانب بڑھا مگر اندر قدم رکھتے ہی ان تینوں کی آنکھوں میں لہو اتر آیا کیونکہ وہی ایک جانب بڑی سی چارپائی بچھا کر اس پہ فارس بیٹھا سکون سے چائے سے لطف اندوز ہورہا تھا۔معاً اس کی نگاہ دائیں جانب اٹھی جہاں وہ تینوں کھڑے اسے ہی گھور رہے تھے۔

ارے آؤ آؤ دولہے میاں بسکٹ کھاؤ چائے شائے پیو اس موسم سے لطف اٹھاؤ قسم سے بڑا ذبردست ڈیزائن کروایا ہے جس نے بھی کروایا ہے میرا تو مزہ ہی دوبالا ہوگیا۔نیند بھی کیا خوب آئی ویسے۔ٹھنڈی ہوا پرسکون سا ماحول۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ان سب سے بے نیاز بنا اپنی ہی ہانک رہا تھا۔اگلے ہی لمحے وہ دونوں اس پہ پل پڑے جبکہ عاشر اپنا موبائل نکالتے اب ان دونوں کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھا ساتھ ساتھ اس لڑائی سے بھی لطف اندوز ہورہا تھا۔

خبیث انسان میری شادی ہے آج۔

وہ اس کی کمر پہ ایک دھپ لگاتے ہوئے بولا۔ان سب نے اب خشمگین نگاہوں سے ہادی کی جانب دیکھا جو اب میسنی سی ہنسی ہنس رہا تھا۔اگلے ہی لمحے ہادی آگے آگے جبکہ وہ تینوں ان کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے۔

نیچے کام میں مصروف نازیہ نے ان سب کے شور شرابے سے تنگ آتے باقاعدہ اپنے کانوں پہ ہاتھ جمالیے۔

****

یہ پری کو کیا ہوا ہے کل سے جب سے شادی سے لوٹی ہے عجیب ہی برتاؤ کررہی ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ جو صدام اور عادل کیلیے چائے رکھ رہی تھی چونک کر عافیہ کی جانب متوجہ ہوئی جس کے چہرے سے صاف پریشانی چھلک رہی تھی۔

پتہ نہیں ماما کل بھی وہی اس کا موڈ مجھے آف آف لگا تھا مگر کل سے اب تک اس سے بات نہیں ہوپائی میری رات کو اکر وہ بغیر کسی سے ملے بغیر کمرے میں چلی گئی۔ایسا کرتی ہوں کہ میں یہ چائے پاپا اور صدام کو دے کر اس کے پاس ہی جاتی ہوں۔

وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولی اور چائے کپ میں انڈیلنے لگی۔عافیہ نے اس کی بات پہ ہلکے پھلکے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور خود رات کو جانے کی تیاریاں دیکھنے کچن سے باہر نکل گئی۔عفیفہ نے سب سے پہلے چائے عادل کو تھمائی۔

شکریہ میرا بچہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ مسکرا کر ٹرے لیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جہاں صدام ناجانے لیپ ٹاپ کونسے ضروری کام کرنے میں محو تھا۔اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی۔

صدام یہ آپ کی چائے۔

وہ اس کی توجہ چائے کی جانب مبذول کراتے ہوئے بولی تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور ہولے سے مسکرادیا۔اس سے قبل کہ عفیفہ اس کے نزدیک سے گزرتی اس نے سرعت سے اس کی کلائی تھام لی تھی۔

کہاں چلی۔

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولتے سیدھا ہوکر بیٹھا۔عفیفہ نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to novelslounge.com

میں پری کے پاس جارہی تھی۔کل سے ناجانے کیوں چپ چپ سی ہے۔میں نے سوچا پوچھ لوں ہوسکتا ہے کل وہ آپ کے سامنے بتانے سے جھجک رہی ہو اور مجھے بتادے۔

وہ پرسوچ لہجے میں گویا ہوئی۔صدام نے سمجھنے والے انداز میں ہولے سے اثبات میں سر ہلادیا۔ایکدم ناجانے کیا سوچتے اس نے کسی کو کال کرنے کیلیے فون اٹھایا مگر کال لوگ میں کسی ان نون نمبر کو دیکھ اس کی آنکھوں میں الجھن ابھری تھی۔عفیفہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

کیا ہوا صدام۔

عفیفہ نے نا سمجھی سے استسفار کیا۔

یہ نمبر کس کا ہے کیا کل پری نے کسی کو کال کی ہے میرے موبائل سے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیوں اس کے پاس اپنا نمبر نہیں ہے جو وہ آپ کے نمبر سے کرے گی۔ عجیب باتیں کرتے ہیں آپ بھی۔ ہوسکتا ہے آپ کے موبائل پہ کسی کی کال آئی ہو اور اس نے اٹھالی ہو۔آپ دیکھیں فون کرکے ہوسکتا ہے آپ پہچان لیں اسے۔

وہ اس کی بات کے جواب میں چڑ کر بولی۔صدام نے ایک نظر غور سے اس نمبر کو دیکھا جو اسے کچھ مانوس سا محسوس ہوا تھا۔اگلے ہی لمحے صدام نے اس نمبر پہ کال ملائی تھی۔دوسری جانب بیل جارہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھارہا تھا۔عفیفہ نے اسے دیکھ کر بھنویں اچکائی مگر وہ نفی میں سر ہلاگیا۔اس نے ایک آخری کوشش کے تحت ایک بار پھر کال ملائی تھی۔

کیسے ہو صدام۔

دوسری جانب سے آنے والی مردانہ آواز پہ صدام کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔اس نے ٹھٹھک کر عفیفہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ الجھن واضح تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شہرام تم۔

اس کے لبوں سے اس کا نام نکلتے ہی عفیفہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پریسہ کی بھیگی آنکھیں اس کا خالی خالی لہجہ اسی لمحے ان دونوں کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔ عفیفہ تیز قدموں سے چلتی پریسہ کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ صدام نے اس کے جاتے ہی کھل کر اس سے بات کرنے کا سوچا تھا۔ ویسے بھی اتنا عرصہ گزر گیا تھا اس نے کھل کر اس سے بات ہی نہیں کی تھی۔ عفیفہ نے اس کے کمرے کے باہر رکتے ناک کیا جو کچھ ہی دیر میں اندر کی جانب سے کھول دیا گیا تھا۔

ارے تم۔ کیا ہوا آجاؤ اندر۔

پریسہ مسکراتے لہجے میں گویا ہوئی۔ عفیفہ نے خاموش نگاہو سے اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے کمرے کے اندر آگئی۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے اب۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔پریسہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

بس کچھ حد تک بہتر ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو۔

وہ چہرے پہ ناقابل فہم تاثرات سجائے گویا ہوئی۔عفیفہ نے تلخی سے مسکراتے اس کی جانب دیکھا۔پریسہ نے اس سے نگاہیں چڑاتے وارڈروب میں چہرہ چھپالیا۔

کل کیا ہوا تھا تمہیں پری۔

اس کے غیر متوقع سوال پہ پریسہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا مگر اس کے چہرے پہ سرد مہری دیکھ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گئی۔

نن۔نہیں کچھ بھی تو نہیں۔

وہ بمشکل مسکراتے نفی میں سر ہلا گئی۔عفیفہ نے بغور اس کی بھیگتی آنکھوں میں دیکھا۔

میں یہاں سچ سننے آئی ہوں پری جھوٹ نہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔پریسہ نے اسے خاموشی سے اس کی جانب دیکھتے کل والی ناذیہ کی ساری باتیں اس کے گوش گزار دی۔عفیفہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔وہ عجلت میں اس کے نزدیک آئی۔

تم نے یہ کل کیوں نہیں بتایا پری ہم کل ہی ان سے بات کرتے یہ کیا طریقہ کار ہے جب اپنے بیٹے کی شادی ہورہی ہے وہ بھی ان کی مرضی سے تو ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کسی کی دل آزاری کرنے کا۔

وہ درشت لہجے میں بولی۔پریسہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

چھوڑو عفیفہ خواہ مخواہ میں کل یہ بات کرکے کوئی بکھیرا کھڑا کرتی ہادی اور بریزہ کا اتنا خاص دن تھا کل میں اپنی بدولت وہ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی بس اب مجھ پہ واضح ہوگیا ہے کہ ناذیہ آنٹی کو ضرور مجھ سے کوئی پرخاش ہے تبھی انہیں میرا موجود برداشت نہیں ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ چہرہ جھکائے دھیمے لہجے میں بولی۔اس کے لہجے میں تھکن خود بخود سمٹ آئی تھی۔عفیفہ نے اذیت سے اس کی جانب دیکھا۔جس کے نصیب میں ناجانے کیوں خوشی ایک بھی نہیں اور غموں نے پہاڑ توڑ دیے تھے۔پریسہ اس کی نگاہوں سے گھبراتے دوبارہ چیزیں سمیٹنے لگی۔

تمہاری کل شہرام سر سے بات ہوئی تھی پری۔

اس کی اچانک بات پہ عفیفہ نے سختی سے کرسی کو جکڑتے خود کو گرنے سے بچایا۔آنکھوں میں جیسے کسی نے مرچیں سی بھردی تھی۔اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ اس بات کو وہ یوں اچھالے گا۔کیا اس کے دل میں ابھی بھی اس کیلیے ذرا سا بھی رحم نہیں جاگا۔وہ چاہتا تھا تو صدام کو نہیں بتاسکتا تھا مگر پھر بھی جان بوجھ کر اس نے بتایا تاکہ میرے کردار پہ پھر سے بات آئے اور میں رسوا ہوجاؤں۔

وہ خالی الذہن کے ساتھ سوچ رہی تھی۔ عفیفہ نے اس کے نزدیک پہنچتے اس کا رخ اپنی جانب کیا تو پریسہ نے اپنی بھیگی نگاہ اٹھاتے اس کی آنکھوں میں دیکھا جس

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کی آنکھیں خود بھیگی ہوئی تھی۔ وہ ضبط کے تمام بندھن توڑ کے اس کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ عفیفہ نے خود پہ ضبط کرتے نرمی سے اس کے بال سہلائے۔

میں ان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی تم میرا یقین کرو اور بھائی کو بھی بتادینا میں نہیں کرنا چاہتی تھی پلیز اب کوئی بھی بات میرے کردار پہ نا کریں۔وہ بس مم۔میں باہر جارہی تھی کل فف۔فون آیا کسی کا مجھے سچ میں نہیں معلوم تھا کہ یہ وہ ہیں۔یقین کرو اگر مم۔مجھے معلوم ہوتا تو میں کبھی فون نا اٹھاتی مگر میں نے اٹھالیا عفیفہ اور ایک بار پھر شکست کھالی میں ان کی آواز سنتے ہی خود اے ہی ہار گئی۔میں شہرام سے ہار گئی عفیفہ۔مجھے ان کی آواز سننی ہی نہیں چاہیے تھی۔میں ان سے نفرت کرنا چاہتی ہوں مگر مجھے نفرت ہو ہی نہیں رہی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے سینے سے لگتے ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی۔عفیفہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی اس کی حالت اسے اس لمحے اسے قابل رحم محسوس ہوئی تھی۔اس نے گہرا سانس بھرتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔

پری میری بات سنو۔ادھر دیکھو پلیز حوصلہ کرو میری جان۔میں تمہیں کوئی تسلی نہیں دے سکتی کسی بھی قسم کی نہیں دوں گی مگر خدا کا واسطہ ہے انہیں بھول جاؤ موو آن کرلو پلیز بڑھ جاؤ اپنی زندگی میں آگے نوچ ڈالو ان کی یادوں کو خود میں سے۔مت رویا کرو کسی کیلیے خاص طور پہ اس کیلیے جس نے تمہارے ساتھ یہ سب کیا ہے۔تمہارے عزت نفس کو کچلا ہے وہ تمہارے لائق نہیں تھے یہ ہی سوچ کر بھول جاؤ۔

وہ آس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔پریسہ نے شکست خورد مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی اور کانپتے ہاتھوں سے اپنے گال پونچھ ڈالے۔عفیفہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اپنی جگہ سے اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں ٹھیک ہوں عفیفہ اب۔تم پریشان مت ہو۔

وہ دلکشی سے مسکراتے اسے تسلی دے رہی تھی یا اپنے آپ کوو عفیفہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

تم نے کپڑے نہیں نکالے اب تک۔

وہ اس کا دھیان ہٹانے کی خاطر بولی۔پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

میں نہیں جاہی آج شادی پہ۔

مگر پری۔

پلیز عفیفہ پہلے ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری موت جیسے انہی باتوں سے فرسٹریٹ ہوکر آجاتی ہے۔میرا دماغ پھٹتا ہے ایک دکھ جاتا نہیں دوسرا آجاتا ہے ہر کسی نے تاک کر نشانہ مجھ پہ لگانا ہوتا ہے۔کبھی کبھی برداشت نہیں ہوتا جیسے آج

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نہیں ہورہا۔ تم لوگ جاؤ اور اگر وہ سب پوچھیں تو ان سے کہ دینا کہ وہ بے رنگ لڑکی تم لوگوں کی خوشیوں میں شامل ہوکر انہیں بے رنگ نہیں کرنا چاہتی۔

وہ اپنا نچلا لب دانتوں میں دباتے اپنی سسکی روکتے بھرائے لہجے میں بولتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ عفیفہ نے بھیگی نگاہوں سے اس کی پشت کو تکا اور سختی سے اپنی آنکھوں کو رگڑتی کمرے سے باہر نکل آئی۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ صدام کی جانب اٹھی جو خود کسی سوچ کے زیر اثر تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک آئی تھی۔صدام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

کیا کہا اس نے۔

وہ بے قراری سے اس کی کلائی تھام کر اپنے قریب بٹھاتے ہوئے بولا۔عفیفہ نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایکدم اس کے شانے پہ سر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔صدام اس اچانک ہوئی افتاد پہ گھبراگیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ آپ کی بہن ہے نا صدام لاڈلی ہے نا آپ کی تو آپ اس کیلیے کچھ کرتے کیوں نہیں ہے لوگوں کے چلتے منہ بند کروائے نا۔کیوں ہادی کی ماما اس کی زات کو ہمیشہ نشانہ بناتی ہے کبھی قد کبھی رنگ کیا مسئلہ ہے ان کے ساتھ آخر وہ کیوں نہیں جینے دیتی ہماری پریسہ کو۔کل بھی انہوں نے پریسہ کا فضول میں بریزہ سے موازنہ کیا۔کیوں کرتی ہیں وہ ایسا۔اس نے شادی پہ جانے سے انکار کردیا ہے اور اب آپ بھی اسے جانے کا مت کہیے گا کیونکہ میرے خیال میں اس کا فیصلہ بلکل ٹھیک ہے۔

وہ روتے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے باور کرانے والے انداز میں بولی۔صدام کی ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوگئی اس نے چہرہ جھکاتے ہولے سے سر جھکالیا۔جواب میں اس کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

مجھ سے نہیں دیکھی جاتی اس کی حالت۔کل اس کی بات ہوئی تھی شہرام بھائی سے اور وہ ایک بار پھر سے بکھر گئی ہے ٹھکرا گئے ہیں نا اسے تو کیوں اب اسے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جینے نہیں دے رہے خود سکون سے جی رہے ہیں تو اسے بھی سکون سے جینے دیں خدارا۔خود خوشیاں اپنے نام لکھوالی تو پھر اسے۔

وہ زہرخند لہجے میں چیخ کر بولی۔صدام نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

عفیفہ اپنا لہجہ درست کرو۔

اس نے ضبط سے اسے تنبیہہ کی۔عفیفہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مطلب وہ ابھی بھی اپنی بہن پہ دوست کو ترجیح دے رہا تھا۔

آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں صدام۔میں جانتی ہوں دوستی بہت کچھ کرنے پہ مجبور کردیتی ہے مگر یوں اس شخص کیلیے اپنی بہن کو پیچھے کردینا یہ کہاں کا انصاف ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ اس نے کیا کیا ہے۔وہ ظالم شخص ہماری پریسہ کی خوشیاں چھین۔

اگر یہاں ہماری پریسہ کی خوشیاں چھینی ہے نا تو وہ وہاں خوشیوں میں نہیں جی رہا۔اصل قیامت تو اس پہ ٹوٹی ہے۔وہ تڑپ رہا ہے تکلیف میں ہے۔یہاں پری

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کے پاس ہم سب ہیں مگر وہاں اس کے پاس کون ہے مورے مرگئی ہے اس کی پچھلے دنوں۔ بہن کی عزت کو اس کی بیوی نے ہی تار تار کروادیا۔باپ عجیب دوراہے پہ کھڑا ہے۔وہ کس کو درد سنائے اپنا ہاں مانتا ہوں اس نے پریسہ کے ساتھ بہت غلط رویہ رکھا مگر جب پریسہ نے اس سے محبت کا اظہار کیا اس وقت وہ نکاح شدہ تھا اور میں جانتا ہوں اس نے ضرور پریسہ کے دل میں اپنے لیے نفرت ڈالنے کی کوشش کی ہے مگر وہ بے وقوف یہ نہیں جانتا کہ وہ اس سے نفرت کرنے کی بجائے عشق کی راہ پہ چل پڑی ہے۔اس نے مجھے ایک لفظ نہیں کہا پریسہ کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں ہوچھا تک نہیں اس نے۔کچھ بھی نہیں۔میں نے محسوس کیا ہے اس کا سمدرد دکھ اس کا رونا ایک سولہ سالہ لڑکا کیا ایک نکاح کی ذمہداریاں اٹھا سکتا ہے نہیں اٹھاسکتا وہ عمر تو ہنسنے کھیلنے کی ہوتی ہے مگر اس عمر میں اس پہ ظلم ہوا میں نے دیکھا تھا ایک ہنستے کھیلتے لڑکے کو چٹان بنتے ہوئے جب اس کے گھر والوں نے ذبردستی اسے نکاح نیسے بندھن میں

All rights reserved to novelslounge.com

باندھ دیا تھا۔جب وہ اپنی حویلی سے واپس لوٹا تھا نا وہ پرانا شہرام نہیں تھا وہ اکھڑ مزاج شہرام تھا جو بس پڑھتا تھا بس اطراف میں کیا ہورہا ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔میں اس کی تکلیف پہ کڑھتا تھا کہ یہ کیوں چپ ہوگیا ہے مگر جب گھر والے کسی غیر کی خاطر اس کی خوشیوں کو قربان کرچکے تھے تو پھر وہ کیسے خوش رہ سکتا تھا بھلا۔اب اسی بیوی نے اس کی بہن کی عزت برباد کردی اور اس نے طلاق دے دی اسے۔اب اس کا باپ الگ پچھتارہا ہے وہ کیا کرے اس پچھتاوے کا۔وہ تو بکھر گیا ہے اسے کون سنبھالے گا عفیفہ۔جواب ہے تمہارے پاس بات کا۔

وہ بولنے پہ آیا تو اس کے دونوں بازو سختی سے جکڑتے کھردرے لہجے میں بغیر سانس لیے بولتا ہی چلا گیا۔اس کا لہجہ بھیگ چکا تھا۔عفیفہ نے سختی سے دونوں ہاتھ لبوں پہ جمالیے۔اس نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نہیں ہے نا کوئی جواب کیسے ہوگا جب ان سوالوں کے جواب وہ خود نہیں تلاش کرپایا تو تم کیسے دو گی۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولا۔عفیفہ نے بھیگی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

تو ہم پریسہ کو یہ سب بتاسکتے ہیں نا صدام۔

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔صدام نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

وہ کبھی نہیں سنے گی وہ ہمارے منہ سے اس کا نام تک سننے کی روادار نہیں ہے میں نے کوشش کی تھی بتانے کی اسے مگر اس کا نام لیتے ہی اس نے مجھے خاموش کروادیا تھا۔اس کے بعد میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔تم بھی مت کرنا۔شاید زندگی نے ان کا ساتھ یہی تک رکھا تھا۔وہ خود ہی سنبھل جائے گی اور میں بھی شہرام سے ملنے کچھ دنوں میں ایبٹ آباد جاؤں گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ خالی خالی لہجے میں گویا ہوا۔ عفیفہ کے وجود میں گھٹن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔ سامنے کا منظر بار بار دھندلا رہا تھا۔

وہ بہت اذیت میں ہے صدام۔

وہ بھی بہت ازیت میں ہے عفیفہ۔ جیسے تمہیں اپنی دوست کی تکلیف نہیں نا برداشت ویسے مجھے بھی نہیں برداشت۔ پریسہ تو کچھ ماہ پہلے اس چیز سے ہمکنار ہوئی ہے۔ شہرام نے تو اپنی آدھی زندگی اسی تکلیف میں گزاردی مگر دیکھو پھر بھی کتنا مضبوط ہے کسی چٹان کی مانند۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عفیفہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا مگر اس وقت تک وہ کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔ صدام کو پشیمانی نے آن گھیرا اسے کم از کم عفیفہ سے اس لہجے میں بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ بھلا اس سب میں اس کا کیا قصور تھا۔

کوئی نہیں رات کو منالوں گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل ہی دل میں عزم کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔شہرام سے بات کر کے دل بے تحاشہ بھاری ہورہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر اس کے پاس پہنچ جائے اور اسے گلے سے لگاتے اس کا غم ہلکا کردے۔آنکھوں میں نمی کی لکیر سی جاگی تھی۔

****

اب پتہ لگ رہا ہے ناکہ اس کی شادی ہے آج۔

وہ سب اس وقت سٹیج پہ موجود تھے جب فارس نے اس کا شیروانی کا کالر درست کرتے اس کا سینہ تھپتھپایا۔ہادی گردن اکڑا کر رہ گیا۔

یہ صدام کیوں نہیں آیا اب تک۔

عاشر کی حیرت میں ڈوبی آواز پہ ان سب کو تجسس نے آن گھیرا تبھی نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتے اطراف میں نگاہیں دوڑائی تھی معاً ان سب کی نگاہ بیک وقت انٹرس کی جانب اٹھی جہاں سے کریم کلر کی شلوار قمیض پہنے ساتھ واسکٹ پہنے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صدام اندر کی جانب ہی آرہا تھا۔ان سب نے ہی نکاح کی مناسبت کے لحاظ سے کریم کلر کی شلوار قمیض پہننے کو ترجیح دی تھی تبھی سب جاذب نظر آرہے تھے۔وہ اپنے دھیان میں ہی اندر کی جانب آرہا تھا کہ اسی دوران راحیل عادل اور عافیہ کو بھی ساتھ ہی آتا دیکھ تیز قدموں سے نازیہ کو لیے ان کی جانب بڑھے تھے۔

اتنی تاخیر کیوں کردی آنے میں اور عفیفہ اور پریسہ کہاں ہیں۔

نازیہ تعجب سے گویا ہوئی۔صدام نے جھٹکے سے اپنی لہو رنگ آنکھیں اٹھاتے ان کی جانب دیکھا۔ان کا یہ دوغلا روپ اس کی سمجھ سے بلکل باہر تھا۔

آنٹی دراصل وہ آپ کی ابھی تک کل کی باتیں نہیں ہضم کر پائی اسی لیے آج نہیں آئی۔وہ کیا ہے نا آپ تو باز آتی نہیں اس نے سوچا وہ ہی جانا ترک کردے۔

صدام کی کھردری آواز پہ ان سب نے بیک وقت چونک کر نازیہ کی جانب دیکھا جن کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔

کیا کہا تم نے پریسہ کو۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

راحیل کے سخت لہجے پہ نازیہ نے گڑبڑا کر ان کی جانب دیکھا۔

انکل یہ وقت مناسب نہیں ہے میرا آپ کو بتانے کا مقصد بھی یہی تھا تاکہ آپ مزید اصرار نا کریں۔میں بار بار اپنی بہن کی عزت نفس کسی کے ہاتھوں بھی مجروح ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔آپ فلحال شادی انجوائے کریں یہ باتیں بعد میں بھی ہوتی رہیں گی۔عفیفہ اپنی دوستوں کے ساتھ ہی ہے وہ آئی ہے آپ پریشان مت ہو۔

وہ نہایت سنجیدگی سے بولتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔عافیہ اور عادل کی گھورتی نگاہیں وہ خود پہ صاف محسوس کرسکتا تھا تبھی سر کھجا کر رہ گیا۔

ہم اس کے ماں باپ ہیں شاید۔

ماما بابا اس نے یہ سب باتیں مجھ سے نہیں عفیفہ سے شئیر کی ہیں عفیفہ نے آکر مجھے بتایا ہے میں وہاں آپ کو بتا بھی دیتا مگر آپ اصرار کرتے اسے لانے پہ اسی لیے بہت ذیادہ طبعیت خرابی کا بہانہ بنایا میں نے۔اسکا یہاں فلحال یہاں نا آنا ہی مناسب تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولتے مسکرا کر سٹیج کی جانب بڑھ گیا جہاں سب اسی کے منتظر تھے۔وہ جانتا تھا کہ ضرور ان سب نے بھی وہی سوال پوچھنا ہے جس کا جواب وہ ان سب کو دے کر آیا ہے اور اس کی توقع کے عین مطابق ہادی کے سنجیدگی سے سوال کرنے پہ صدام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کا اتنا اہم دن تھا وہ کسی بھی طرح اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بہت مبارک ہو۔

وہ مسکرا کر بولتے اس کے گلے لگا اور اس کی پشت کو تھپتھپایا تھا جواب میں وہ ہنوز اسے ہی تکتا رہا۔

پری اور عفیفہ کہاں ہیں۔

فارس کی آواز پہ صدام نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

پریسہ کی طبیعت کچھ ٹھیک۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صدام تم میرے ساتھ آنا ذرا۔

اس سے پہلے کہ صدام مزید کوئی جھوٹ بولتا ہادی نے اس کا بازو تھامتے ذرا اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا۔ان سب نے حیرت سے ان دونوں کو نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔کچھ دیر میں ہی ان کی واپسی ہوئی تھی اور ان دونوں کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ان کے درمیان بات کیا ہوئی ہے۔اس نے سٹیج پہ پہنچتے ہی گلہ کھنکھار کر وہاں موجود سب افراد کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ان سب نے چونک کر دولہے کی جانب دیکھا جو اپنے نکاح والے دن خود ہی کوئی اعلان کرنے والے تھے۔

کیا ہوا ہے ہادی کیا کرنے والے ہو تم۔

نازیہ اس کے پاس پہنچی حیرت بھرے لہجے میں بولی جواباً اس نے نرمی سے اپنا بازو ان کی گرفت سے آزاد کراتے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔اس کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ وہ نگاہیں چرا گئی۔

All rights reserved to novelslounge.com

ابے صدام کونسا ڈراوا دیا ہے اسے شادی اور بیوی کا جو یہ اعلان کرنے والا ہے۔بیچارہ شکل سے ہی ڈرا سہما لگ رہا ہے۔

فارس اس صورتحال میں بھی مزاق کرنے سے باز نا آیا تو صدام نے گھورتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ کھسیا گیا۔

بہت افسوس کے ساتھ مجھے یہ اناؤنس کرنا پڑرہا ہے کہ میں یہ نکاح اب نہیں کرسکتا۔

اس کے برفیلے لہجے پہ نازیہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر موجود تھا۔سب لوگوں کی آپس میں چہ مگوئیاں شروع ہوگئی تھی۔نازیہ نے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا راحیل کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا مگر ہادی کا چہرہ بلکل پتھریلا تھا۔صدام کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا ایک جارہا تھا۔اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ اس کے بتانے پہ وہ کچھ ایسا بھی کرسکتا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صبح سے میری شادی ہے شادی ہے شادی ہے کہ کہ کر کان پکادیے اب خود ہی نواب نے شادی کینسل کردی۔لگتا ہے بریزہ نے خواب میں آکر جوتیوں سے خاطر تواضع کی ہوگی تبھی بیچارہ گھبراگیا۔

فارس ایک جانب پلیٹ میں رکھے لڈو اٹھا کر منہ میں ڈالتا ہوا بولا۔عاشر نے عجیب سی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جسے اتنی بڑی بات سے بھی کوئی فرق نہیں پڑرہا تھا۔

اس سے پوچھ نہیں کروانا نکاح تو ٹھیک ہے میں کروالیتا ہوں ویسے بھی آج کل خواہش بڑھتی ہی جارہی ہے۔چل لڈو کھاتے ہیں نکاح کینسل ہونے کی خوشی میں۔

ارتضی دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے دلفریبی سے بولا ساتھ ہی پورا کا پورا لڈو منہ میں ڈالا تھا۔

ویسے یہ جس قدر نکاح کا شودا ہے نا انکار یوں ہی تو بلکل نہیں کرسکتا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اب کی بار عاشر کی پرسوچ نگاہیں بھی ہادی پہ ہی جمی تھی جس کے چہرے پہ نرمی کا شائبہ تک نہیں تھا۔

****

"ہوا کیا ہے آخر کچھ بتاؤ گے مجھے۔"

ناذیہ اس کا بازو تھامتے حیرت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا اور دوبارہ اپنا رخ تمام لوگوں کی جانب کیا جو سرگوشیوں میں آپس میں باتوں میں محو تھے۔اس نے گلہ کھنکھارتے دوبارہ ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا۔ارتضی اور فارس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"دراصل یہ دن میرے لیے بہت اہم ہے بہت اہم سے مراد بہت ذیادہ اس دن کا ایک ایک لمحہ میرے دل کے انتہائی نزدیک ہے مگر پھر بھی میں اس نکاح پہ راضی نہیں ہوپاؤں گا کیونکہ میری ایک بہت ہی پیاری دوست اس موقع پہ میرے ساتھ نہیں ہے اور پھر دوستوں کے بغیر تو ہر تقریب بے رنگ ہیں نا۔ہر

All rights reserved to novelslounge.com

کا مجھے نہیں معلوم مگر میری زندگی کا یہ اہم دن پریسہ آفندی کے بغیر ادھورا ہے۔ویسے بھی دوستوں کے بغیر ہر تقریب ہر موقع ہر دن ہر لمحہ حتی کہ آپ کی زندگی ہی بے رنگ ہے تو فلحال کیلیے معذرت مجھے ایمرجنسی میں وہاں جانا ہوگا اور "اسے یہاں لانا ہوگا کیونکہ یہ نکاح ہوگا تو اس کے آنے پہ ہی ورنہ بھول جائیں۔

اس کی بات پہ پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔وہ سب بھی عجیب سی کیفیت سے دوچار آنکھوں میں بے یقینی لیے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جس کی بات کا مفہوم فالوقت سمجھنے سے قاصر تھے۔راحیل کے چہرے پہ ایک نہایت خوبصورت مسکراہٹ بکھرگئی تھی۔عادل اور عافیہ نے نم نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ناذیہ ان سب کو بمشکل مسکرا کر دیکھتی اسے کھینچ کر اپنے ساتھ اندر لے آئی۔انہیں اس کا اس قسم کا مذاق بلکل پسند نہیں آیا تھا۔

"مسئلہ کیا ہے آخر تمہارے ساتھ ہادی یہ کیا طریقہ ہے میری جان نکالنے کا میں تو ڈر گئی تھی کہ پتہ نہیں تم نے کیوں انکار کردیا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ہادی نے تلخی سے مسکراتے ان کی جانب دیکھا۔

اور آپ ماما میں تو بس اتنی سی بات کی اور آپ ڈر گئی آپ کا دل ڈوب گیا مگر" آپ تو اتنی کڑوی باتوں سے پریسہ کا دل توڑتی رہتی ہیں نہیں ہوا میرا اس کے ساتھ رشتہ اور اگر رشتے کی پیشکش کی تھی کسی نے انہیں تو وہ عادل انکل نے نہیں بلکہ پاپا نے کی تھی۔کیوں آپ پریسہ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑگئی ہے۔اس نے کبھی کسی کا غلط نہیں چاہا کبھی کچھ نہیں کیا۔میں نے آپ کو پہلے بھی یہ بات جتائی تھی کہ وہ میری دوست ہے میری زندگی میں اس کی بہت اہمیت ہے ہم سب میں وہ چھوٹی ہے کسی کا پتہ نہیں میں نے اسے بلکل اسے ویسے ہی سمجھنے اور دیکھنے کی کوشش کی ہے جیسے وہ صدام بھائی کیلیے ہیں۔گھر بھر کی لاڈلی کو رول دیا ہے ہم سب نے مرجھاگئی ہے وہ صرف ہماری بدولت۔"

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے غصیلے لہجے میں بولا۔راحیل نے خون آشام نگاہوں سے ناذیہ کی جانب دیکھا جو اب اس سے نگاہیں چڑارہی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"بتائیں ماما کیوں کرتی ہیں اس سے اس قدر نفرت۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے گویا ہوا۔نازیہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"مم۔میں نفرت نہیں کرتی مگر وہ مجھے تمہارے لیے نہیں پسند تھی تو بس۔"

تو اب کب وہ میری زندگی میں شامل ہورہی ہیں خاموشی سے وہ ایک جانب ہوگئی" ہے یہاں تک کہ اس نے مجھے آپ سب کے سامنے بریزہ کا نام لینے کی ہمت دی تھی تبھی میں آج یہ ہمت کرپایا اور آج بریزہ کو اپنی زندگی میں شامل کرنے والا ہوں مگر آپ تو ناجانے کونسے نفرت کے دھاگے باندھے جارہی ہیں کبھی اس کے قد پہ "نشانہ کبھی اس کی ذات پہ نشانہ اس لیے اب میں نے سوچ لیا ہے۔

وہ اٹل لہجے سے بولتے بولتے وہ رکا تو نازیہ کے ساتھ ساتھ راحیل نے بھی ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کہ میں بریزہ سے بھی نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ وہ لڑکی جو میری زندگی میں صرف" میری دوست کی حیثیت رکھتی ہے اسے ہی آپ نہیں بخش پارہی کل کو میری بیوی کی جسامت پہ بات کرنے سے بھی آپ باز نہیں آئے گی۔وہ ذرا سی موٹی ہوگی تو آپ کو وہ دنیا کی سب سے موٹی لڑکی لگے گی میں اس کی ذات پہ کبھی کوئی بات "برداشت نہیں کرپاؤں گا اسی لیے جو فیصلہ میں نے کیا ہے وہ ہی ٹھیک ہے۔

وہ قطیعت بھرے لہجے میں بولا۔ناذیہ نے پریشانی سے راحیل کی جانب دیکھا جن کے چہرے پہ بھی طمانیت رقم تھی۔

"آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے راحیل یہ کس طرح اپنی ماں سے بات کررہا ہے۔"

وہ شکایتی لب و لہجے میں بولی۔انہوں نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا جو ابھی بھی ہادی کی بات کا مقصد سمجھنے سے قاصر تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"وہ جو بھی بول رہا ہے بہت اچھا بول رہا ہے مجھے تو حیرت ہورہی ہے کہ یہ اتنی سمجھداری والی بات کر کیسے سکتا ہے کیونکہ مجھے تو اس سے کوئی خاص توقع نہیں تھی۔"

وہ تعجب سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے۔ہادی نے انہیں دیکھ کر بے ساختہ دانت کچکچائے۔

"پاپا آپ کو ماما کو سمجھانے کیلیے بلایا ہے میری بے عزتی کرنے کیلیے کل کو آپ میری بیوی کے سامنے بھی نہیں بخشیں گے۔"

وہ منہ بسورتے سر جھٹک کر بولا۔راحیل نے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگایا تھا اور اس کی پشت تھپتھپائی تھی۔

"کیونکہ اولاد شادی شدہ بھی ہوجائے تو اپنے ماں باپ کیلیے پھر بھی بچہ ہی رہتی ہے اور آج جو تم نے کیا ہے نا مجھے ویسے بھی تم پہ بہت فخر محسوس ہورہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے بولے تو ہادی ان کی بات پہ کھل کر ہنس دیا تھا۔نازیہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو ہادی کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھی۔

"پلیز اب وہ آئے تو اچھے سے ٹریٹ کیجیے گا وہ آپ کی محبت کی بھوکی نہیں ہے مگر کسی کی نگاہ میں ناپسندیدگی دیکھ دل اچاٹ ہوجاتا ہے۔اس کی جگہ آپ کی اپنی بیٹی ہوتی اور اس کے ساتھ ایسا ہوتا تو پھر سوچیں سمجھے اور میرے لوٹنے تک خود کو سنوار لیں۔"

وہ ان کی پیشانی چومتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔باہر سب مہمان سکون سے بیٹھے تھے۔اس نے فارس اور ارتضی کی جانب دیکھتے تھمز اپ کا اشارہ کیا تھا۔

"مطلب اب پکا تیری شادی کینسل ہے کیونکہ پریسہ تو آئے گی نہیں۔"

فارس کمینگی سے مسکراتے ہوئے بولا تو ہادی نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"تقریب تو لازمی ہوگی اور آج ہی ہوگی۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔ان سب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر کیسے پریسہ کیسے آئے گی اس نے تو صاف انکار کردیا ہے اور اسے لائے گا کون۔"

ارتضی کی آواز پہ ہادی نے سینے پہ ہاتھ باندھتے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"اس کے دوست کون ہیں ہم۔"

وہ سوالیہ انداز میں بولتے بھنویں اچکاگیا۔

"ہم۔"

ان دونوں کے لبوں سے بیک وقت نکلا تھا۔صدام نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ ایک دھیمی سی مسکراہٹ تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"اس نے اپنی دوستی کا حق کئی بار نبھایا ہے تم کب نبھاؤ گے۔"

اس کی بات پہ یکلخت ان سب کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔

مطلب ہم جائیں گے اسے لینے۔

وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔ہادی نے شانے اچکاتے ان کی جانب دیکھا تو وہ سب فاتحانہ انداز میں مسکرادیے تھے۔

"واؤ نیو ٹرینڈ تم دلہن کو لانے کی بجائے دوست کو لینے جارہا ہے۔"

عاشر کی ستائشی انداز پہ ان تینوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک رقصاں تھی۔

جب دوستوں میں جان بستی ہو نا پھر یہ سب کرنا ہی پڑتا ہے۔فولو می۔بریزہ کو"

"فون پہ میں اطلاع دے چکا ہوں وہ سب بھی چل رہی ہیں ہمارے ساتھ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ عجلت میں بولتے باہر کی جانب بھاگا تھا۔ان سب نے بھی اس کی پیروی میں قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جہاں وہ سب لڑکیاں ایک گاڑی میں خود ہی بیٹھ چکی تھی جسے بریزہ مریم ڈرائیو کررہی تھی۔ان سب نے فارس کی گاڑی میں جانے کو ترجیح دی تھی۔اگلے ہی لمحے بیک وقت آگے پیچھے دو گاڑیاں وینیو کی حدود کو پار کرتی چلی گئی۔

"کیا لگتا ہے وہ آئے گی۔"

ان کے جاتے ہی عفیفہ نے گاڑی کو تکتے مسکراتے صدام کو مخاطب کیا جس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

"وہ نا بھی آنا چاہے مگر یہ شیطان کی ٹولی اسے لے آئے گی۔"

وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے بولا۔عفیفہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی۔وہ دونوں خود ہی ان کے ساتھ نہیں گئے تھے کیونکہ اگر وہ جاتے تو ضرور پریسہ انہیں دیکھ کر کمزور پڑجاتی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"ویسے تم پہ تو آج میں نے نظر ہی نہیں ڈالی۔کیسے کھلا ہوا پھول لگ رہی ہو۔"

عفیفہ اس سے پہلے کہ اندر کی جانب بڑھتی صدام نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اس کی جانب جھکتے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تھی جو اس کے کہے کے مطابق سرخ رنگ کا فراک پہنے ہوئی تھی۔عفیفہ نے گھبرا کر اطراف کا جائزہ لیا۔

"صدام کیا ہوگیا ہے آپ کہی بھی شروع ہوجاتے ہیں۔"

وہ اس کے بازو پہ چٹکی بھرتے اڑے اڑے حواسوں سمیت بولی۔صدام نے نرمی سے اسے نزدیک کرتے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا جس کی پیشانی پہ پسینے کی ننھی منھی بوندیں نمودار ہورہی تھی۔

"تو اس میں کیا مضائقہ ہے اپنی ذاتی بیوی سے رومینس کررہا ہوں حلال ہو مجھ پہ تم۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولا تو عفیفہ نے چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے حلق تر کیا جس کی آنکھوں میں جذبات کا سمندر آباد تھا۔وہ بے ساختہ نظریں چڑا گئی تھی۔صدام اس کی حرکت پہ کھل کر ہنس دیا تھا۔

"بیوی ہوں تو کیا کہی بھی شروع ہوجائیں گے۔رومینس کرنے کی بھی ایک حد ہونی چاہیے کہ کہاں کرنا چاہیے۔"

وہ جھنجھلا کر بولتی سختی سے دونوں ہاتھ لبوں پہ جما گئی۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔صدام نے مسکراہٹ دبا کر اس کی جانب دیکھا جو اب مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی تگ و دو میں مصروف تھی۔

"اچھا تو تم مجھے اجازت دے رہی ہو کہ میں کمرے میں جاکر کچھ بھی کرسکتا ہوں۔"

وہ اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹ کو اپنی انگلی میں لپیٹتے اسے کھینچ کر بھاری لہجے میں بولا۔عفیفہ نے سرعت سے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔صدام نے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اندر کی جانب قدم بڑھارہی تھی معاً وہ وہی تھمی مڑی اور شرارتی نگاہوں سے صدام کی جانب دیکھا۔

"مجھ سے ایسے اجازت طلب کررہے ہیں جیسے میں انکار کروں گی تو آپ باز آجائیں گے کرنی تو آپ نے اپنی من مانی ہی ہے۔"

وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے شکوہ کناں لہجے میں بولی۔اس کی بات کے جواب میں اس سے پہلے کہ صدام قہقہہ لگاتے خطرناک تیوروں سمیت اس کی جانب بڑھتا عفیفہ بھاگنے والے انداز میں عجلت سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔صدام اس کی ہوشیاری پہ اپنے خالی ہاتھ مسل کررہ گیا۔معاً اس کی باتیں سوچتے اس کے لبوں پہ ایک خوش کن مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

****

"مجھے تم سے بہت محبت ہے۔محبت نہیں محبت نہیں مجھے تم سے عشق ہے اور یہ عشق اس حد تک تجاوز کرچکا ہے۔میرا دل کرچی کرچی ہورہا ہے اور یہ دل

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ٹوٹنے کی آواز میری روح پہ لگے زخموں کو مزید گہرا کررہی ہے۔اسے مزید اذیت سے دوچار کروارہی ہے۔میرے دل میں موجود تڑپ کو مزید بڑھارہی ہے۔دل ٹوٹنے کی آواز بے حد بری ہے مگر میں ہر آتی جاتی سانس پہ یہ ہی محسوس ہوتا ہے کہ تم لوٹو گے ضرور لوٹو گے اور میں اس وقت تک تم سے محبت کرنا چاہتی ہوں میں ایسی محبت کرنا چاہتی ہوں کہ میری ایک سرسری سی نگاہ بھی تمہارا اندر تک سب بھسم کردے۔میری ایک مسکراہٹ بھی تمہارے وجود کو جلادے میں ایسی نفرت کرنا چاہتی ہوں مگر جیسے کچھ محبتیں ناکام ہوتی ہیں ویسے یہ نفرت بھی ناکام ہے میں چاہ کر بھی اس دل میں تمہارے لیے وہ نفرت نہیں جتا پارہی جو مجھے کرنی چاہیے۔جس کے تم حقدار ہو۔کیوں یہ عشق یہ محبت نفرت میں نہیں بدل جاتی۔بہت کچھ کہنا چاہتی ہوں تم سے مگر اب وہ سب میرے آنسو کہیں گے "کیونکہ تمہارے خلاف زبان بولنے سے ہی انکاری ہوتی ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

اس نے لکھتے ساتھ ہی قلم بند کرتے ڈائری پہ رکھا اور ساتھ ہی اس کی آنکھ سے بیک وقت دو تین آنسو ٹوٹتے اس صفحے کے عین وسط میں گرے تھے۔

"آپ کو میرے ایک ایک آنسو کا حساب دینا ہوگا۔"

وہ اذیت سے بولتی سختی سے ڈائری کو بند کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ڈائری کو دراز میں رکھتے اس نے کھڑکی کے دونوں پٹ تھامتے انہیں بند کرنا چاہا مگر پورچ میں بیک وقت گاڑیاں رکنے کی آواز سن اس کی آنکھوں میں الجھن ہیدا ہوئی تھی۔اس کا دل ناجانے کیوں خوف سے دھڑک اٹھا کیونکہ ابھی تو تقریب شروع بھی نہیں ہوئی ہوگی تو ان لوگوں کی واپسی بھی نہیں ہوئی ہوگی۔اگلے ہی لمحے نیچے سے آنے والی عجیب و غریب آوازوں پہ پریسہ کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا اور گالوں کو سختی سے رگڑ کر چہرے پہ پانی کے دو تین چھپاکے مارتے تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ کا گھر کا اسے گھر لائیں گے۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگ کر زینے اترتی لاؤنج میں موجود نفوس کو دیکھ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئی جبکہ منہ کھلا کا کھلا۔ان سب نے اس کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی بھانپتے ایک دلکش مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔

"تم سب یہاں۔"

وہ بس اتنا ہی بول پائی کیونکہ وہ سب تو نکاح کی مناسبت سے ہی تیار تھے۔

"بلکل ہم یہاں تم تو آئی نہیں ہم نے سوچا ہم ہی چلے جاتے ہیں۔"

ہادی مسکراتے لہجے میں گویا ہوا۔پریسہ نے الجھ کر یوں اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی ذہنی حالت پہ شبہ ہورہا ہو۔

جلدی کرو پتیسہ ایک تمہاری وجہ سے کھانا مزید دو گھنٹے لیٹ ہوگیا ہے اب تو"

"تمہارے ہاتھ کا کھا کر ہی جاؤں گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فارس کو ہمیشہ کی طرح اپنا کھانا یاد آیا تھا تبھی اپنا رونا روتے ہوئے بولا۔

"وہاں جو اس کے نکاح کی خوشی میں اتنا سارا کھانا بنا ہے وہ تو نے ہی تو ختم کرنا ہے۔چل اب فضول مت ہانک جو کام کرنے آیا ہے وہ کر بس۔"

ارتضی اس کے پاؤں پہ پاؤں مارتے غصیلے لہجے میں بولا تو وہ کچھ خجل سا ہوگیا۔پریسہ ہونقوں کی طرح کبھی کسی کی جانب تو کبھی کسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس کی سمجھ سے بالاتر تھا کہ یہ سب ہوکیا رہا ہے۔

"کیا ہوگیا ہے پری ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔"

بریزہ کی برخستہ بات پہ اس کے سر پہ لگی تلووں پہ بجھی۔اس نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کس قدر پرسکون تھی یہ پوچھتے ہوئے۔

"تم سب کا دماغ ٹھکانے پہ ہے وہاں نکاح ہے تم دونوں کا اور تم سب یہاں پہنچے ہوئے ہو یہ کس قسم کی گھٹیا حرکت ہے مجھے تم لوگوں نے یہ توقع ہرگز نہیں تھی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں جھاڑ پلاتے ہوئے بولی۔ارتضی اور فارس نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو ایک تو خود شادی پہ نہیں آئی تھی اور اب انہیں ہی سنارہی تھی۔

"اور جو تم نے کیا وہ تو بہت اچھا تھا نا پری۔اس کیلیے تمہیں تو گولڈ میڈل سے نوازنا چاہیے۔"

ارتضی کی سرد آواز پہ پریسہ نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا اور بے ساختہ نگاہیں چرا گئی۔

"دیکھو ارتضی ان سب باتوں کا یہاں کیا مقصد۔تمہیں یہ نہیں کرنا چاہیے تھا پلیز واپس جاؤ اور مجھے پیاری پیاری سے تصاویر بھیج دینا میری طبیعت پہلے ہی کچھ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔بہت مشکلوں سے اس نے اپنے آنسوؤں پہ پل باندھا تھا۔

"کیوں کررہی ہو یہ سب پری۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مریم نے اس کا ہاتھ تھامتے استسفار کیا تو اس نے اپنی بھیگی نگاہیں اسکی جانب اٹھائی تھی۔

"یہ پری نہیں ہے یہ وہ بے رنگ لڑکی ہے جو اپنی شناخت ایک سراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے کھو چکی ہے۔اب واپسی کا راستہ نہیں دکھ رہا۔"

اس کے نم لہجے پہ ایک لمحے میں وہ سب سنجیدہ ہوئے تھے۔مریم نے گہرا سانس بھرتے اسے سینے سے لگایا تو وہ ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔فارس نے ایکدم کچھ سوچتے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔

"جب جانتی ہو کہ وہ فقط ایک سراب ہے تو کیوں اس کے پیچھے بھاگ رہی ہو۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔پریسہ نے آنسو پونچھتے اس کی جانب دیکھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں نہیں بھاگ رہی یہ دل بھاگ رہا ہے اور میرا میرے دل پہ زور نہیں"
ہے۔میں اس کا نام سنتے ہی پاگل ہونے لگتی ہوں مجھے ایسا محسوس ہورہا ہے
"جیسے عنقریب میں ختم ہوجاؤں گی ختم ہوجاؤں گی۔

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے تکلیف سے بولی تو اس کی تکلیف اپنے دل پہ محسوس کرتے وہ سب تڑپ اٹھے تھے۔ان سب نے ہی اسے چھوٹی ہونے کی بدولت بلکل کسی بچے کی طرح ٹریٹ کیا تھا ہمیشہ اسے ان سب کی لاڈلی کہا جائے تو کچھ غلط نہیں تھا اور اب ان سب میں سے اس کی زندگی ہی اس قدر کھوکھلی ہوگئی تھی۔

"ادھر بیٹھو۔"

ارتضی نے اس کے دونوں بازوؤں سے تھامتے صوفے پہ بٹھایا اور گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جانتی ہو محبت سے بھی ذیادہ آپ کو اپنی عزت نفس عزیز ہونی چاہیے پری۔ جب" آپ کو آپ کی عزت کی نہیں عزیز تو پھر کیا فائدہ اس محبت کا۔ محبت کا مقام ہو یا عشق کا عزت آلویز کمز فرسٹ۔اسے بھول جاؤ کیونکہ جب کوئی چیز آپکو ملنی ہوتی ہے تو صرف ایک دعا کی دیری پہ ہی مل جاتی ہے اور کچھ چیزوں کیلیے ہمیں تا عمر بس تڑپنا ہی پڑتا ہے اسی لیے ابھی سے سنبھل جاؤ۔آج تک اس کے ساتھ تمہاری جتنی بھی تلخ کلامی ہے نا وہ یاد کرو اس کی بری عادتیں اس کی غلط باتیں ہر وہ چیز جو تمہارا دل اس کی جانب سے ہٹادیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ محبت ختم ہوجائے گی مگر تم موو آن ضرور کر جاؤ گی۔ابھی تمہاری عمر اتنی زیادہ نہیں ہے کہ تم کسی کیلیے اپنے ماں باپ کو زندگی بھر کا روگ دے جاؤ۔دے نیڈز یو لٹل گرل اینڈ پلیز موو آن۔"

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولا تو پریسہ کی آنکھ سے یکے بعد دیگرے آنسو نکلتے اس کے گالوں پہ بہ گئے جسے وہ سرعت سے پونچھ گئی تھی۔ عناب نے گہری

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

نگاہوں سے ارتضی کی جانب دیکھا جس سے اسے اس قسم کی گہری باتوں کی بلکل بھی توقع نہیں تھی۔

"اب کسی کیلیے رو کر اپنی فیملی کو پریشان کرو گی۔"

وہ اس کی جانب اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولا۔چند ساعتوں کیلیے پریسہ نے ٹھہر کر اس کی جانب دیکھا جو ہاتھ پھیلائے اس کا منتظر تھا۔اس نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔ارتضی کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی اس کی بھیگی مسکراہٹ دیکھ مسکرادیے تھے۔

"ڈیٹس لائک آ گڈ گرل۔"

وہ اس کی ناک دبا کر بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔پریسہ نے مسکراتی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

چلو اب جلدی سے تیاری پکڑو میرے نکاح میں دیری ہورہی ہے۔ویسے بھی"
بہت مشکلوں سے خود پہ ضبط کیا ہوا ہے۔ بھلا اب مجھ سے ذیادہ صابر انسان بھی
"کوئی ہوگا اتنی تیار شیار آپکی دلہن پہلو میں کھڑی ہو مگر نکاح نا ہوا ہو۔

ہادی اپنے دکھڑے روتے ہوئے ڈرامائی لہجے میں گویا ہوا تو وہ سب کھل کر ہنس
دیے تھے۔پریسہ نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

ہادی میں نہیں جاؤں گی پلیز۔میں باقی باتیں تم سب کی مان گئی ہوں مگر میں"
"وہاں نہیں جا پاؤں گی۔

وہ ملتجیانہ لب و لہجے میں گویا ہوئی۔ہادی نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا بولا تھا تم نے عفیفہ کو کہ تم اپنی بے رنگ ذات کی بدولت کسی کی زندگی کو"
بے رنگ نہیں کرنا چاہتی یہی کہا تھا مگر تمہیں شاید یہ بات معلوم نہیں ہے کہ جو
لوگ دوسروں کی زندگی میں صرف رنگ بھرنا جانتے ہو ان کی زات بے رنگ کیسے
"ہوسکتی ہے پتیسہ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے بولا تو پریسہ نے بے یقینی کی کیفیت میں بھیگی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔اسے اس لمحے ان سب کی دوستی پہ فخر سا ہوا تھا۔

"پریسہ ذرا ایک گرما گرم چائے کی آواز تو لگاتی جانا تمہارے تیار ہونے تک ہم وہ ہی پی لیں گے۔اور اگر ساتھ کوئی سنیکس وغیرہ ہو تو مزہ دوبالا ہوجائے گا۔"

فارس چھٹکھارہ بھرتے ہوئے بولا۔مریم نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

"قسم سے اول نمبر کا کمینہ ہے تو فارس۔"

"بہت شکریہ میری جان اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"

وہ سر کو خم کرتے اس کی بات کو کسی اعزاز کی مانند قبول کرگیا تھا۔ان سب نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا اتنی دیر میں پریسہ نے ملازمہ کو ان سب کیلیے چائے کا انتظام کرنے کا بول دیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"چلو پری جلدی سے ہم بھی تیاری پکڑیں۔"

عناب اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی معاً ااسی لمحے ارتضی کی نگاہ اس کی پشت کی جانب اٹھی تھی اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں لہو اتر آیا۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے بمشکل خود پہ ضبط کیا تھا۔اس سے باتوں میں مصروف عناب کی نگاہ غیر ارادی طور پہ ارتضی کی جانب اٹھی مگر اس کی لہو رنگ نگاہوں کو دیکھ اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹ گئے۔اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹکتے پریسہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ارتضی کی کھردری نگاہیں ہنوز عناب کی پشت پہ ہی جمی تھی۔

****

"کہاں رہ گئے وہ سب گئے کو بھی گھنٹے سے اوپر ہوگیا ہے۔"

عافیہ ساتھ بیٹھی عفیفہ سے مخاطب ہوئی تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔

"ماما پریشان مت ہو وہ بس پہنچنے والے ہیں صدام کی بات ہوئی ہے ابھی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں تسلی دینے والے انداز میں بولی۔اسی لمحے باہر سے آنے والی پٹاخوں اور ڈھول کی بے تحاشہ آواز پہ اس نے مسکین سی صورت بنائے ان کی جانب دیکھا۔

"یہ لیں آپ نے نام لیا اور آفت کی ٹولی حاضر۔"

وہ ہنس کر بولتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عافیہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جہاں فارس اور ارتضی نے مل کر ہادی کو کندھوں پہ بٹھایا ہوا تھا ساتھ ساتھ وہ بھنگڑا ڈالنے میں مصروف تھے۔جس کی بدولت ہادی مسلسل اسے جھڑکنے میں بھی مصروف تھا۔

"اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے صدام بنا ویڈیو اور اس اس اینگل سے بنائی کہ ہیش ٹیگ بندر کی شادی لکھتے ہی ڈھیروں ویوز آجائیں۔"

وہ اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر ایک بار پھر کھل کر بھنگڑا ڈالنے میں مصروف ہوگئے۔اس سب کے برعکس ہادی اونچی آواز پہ ان سب کو لعن طعن کرنے میں مصروف تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان دونوں نے تمیز کا مظاہرہ کرتے اسے سٹیج پہ چڑھایا تو وہ دانت پیس کر رہ گیا۔اب وہ سب آپس میں ڈھول کی آواز پہ ہلہ گلہ کرنے میں مصروف تھے۔

"چلو اب بس کرو نکاح کی تقریب کرلینی چاہیے مولوی صاحب بھی اب بیٹھ بیٹھ کر اکتا گئے ہیں۔"

راحیل نے انہیں وقت کا احساس دلایا تو وہ سرعت سے تمیز کا مظاہرہ کرگئے تھے۔راحیل اور بریزہ کے بابا مولوی کی تقلید میں ان کے کمرے کی جانب بڑھے تھے تاکہ نکاح کی تقریب ہوسکے۔تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد ان کی وہاں سے واپسی ہوئی تھی اور اب مولوی ہادی کے ساتھ ہی براجمان ہوتے نکاح کے کلمات ادا کررہے تھے۔نکاح ہوتے ہی ہر جانب مبارکباد کا شور بلند ہوا تھا۔ہادی نے نکاح ہوتے ہی تشکر سے مسکراتے آنکھیں موندی تھی۔یہ دن بھی کہی نا کہی پریسہ کی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بدولت اس کی زندگی میں آیا تھا اگر وہ اسے ہمت کرنے پہ نا اکساتی تو آج شاید وہ یوں ہی خاموش رہ جاتا اور اس کی محبت بھی یوں ہی خاموشی سے کہی دفن ہوجاتی۔

"بربادی مبارک ہو میری جان۔"

فارس اسے سینے سے لگاتے ہوئے ہمدردی کرنے والے انداز میں بولا تو اس نے کھینچ کر اس کے پیٹ پہ ایک پنچ مارا تھا۔

وہ اس کی حرکت پہ کراہتے کھل کر ہنس دیا تھا۔

"اب تو دیدار کروادو میری بیوی کا مجھے۔اب کھل کر دیکھ سکوں گا اسے کب سے"

"دیکھ دیکھ کر جی بہلارہا تھا۔

عفیفہ جو اسے مبارک باد دینے سٹیج پہ چڑھی تھی اس کی بکواس پہ اسے آنکھیں دکھا کر رہ گئی۔

"یہ سب مرد نکاح کے بعد بے شرم کیوں ہوجاتے ہیں۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ تنک کر بولتے سر جھٹک گئی۔صدام نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر غلط وقت پہ غلط بات بول گئی تھی۔اس کے دیکھتے ہی وہ میسنا سا مسکرادی۔

"اس کا جواب تم صدام سے بہتر لے سکتی ہو۔"

ارتضی کی معصومانہ بات پہ اس نے کٹیلی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا جو سب کے سب اس کی بےاختیاری پہ ہنس رہے تھے۔وہ خجل ہوتے سٹیج سے اتر گئی۔اس کے جاتے ہی ان سب کا بلند بانگ قہقہہ وہاں موجود ہر افراد کا دل دہلا کر رکھ گیا۔

"اٹینشن ایوریون وی آڑ انٹروڈیوسنگ یو اوور پریٹئیسٹ برائڈ بریزہ ہادی خان۔"

وہ سب آپس میں باتوں میں محو تھے کہ اچانک آنے والی مریم کی آواز پہ ان سب نے جھٹکے سے چہرہ اٹھاتے انٹرس کی جانب دیکھا جہاں گاڑی کے چاروں شیشوں سے وہ پریسہ مریم اور عناب باہر نکلی ہوئی تھی۔مریم کے ہاتھ میں مائیک تھا البتہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ اور عناب کے ہاتھوں میں کلرز تھے جنہیں وہ ہوا میں اڑا رہی تھی۔ان سب کی آنکھیں اس منظر کو دیکھ کھلی کی کھلی رہ گئی۔

"یہ تو ہم سب سے بھی ایڈوانس نکلی یار۔"

فارس ستائشی انداز میں ان سب کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔اگلے ہی لمحے گاڑی درمیان میں ایک جھٹکے سے رکی تھی اور گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے بریزہ اپنا شرارہ سنبھالتے ایک ادا سے باہر نکلی اور چلتی ہوئی گاڑی کے بونٹ تک آئی۔ان سب نے مل کر ذبردست قسم کی ہوٹنگ کی تھی۔

ڈی جے نے اسی لمحے موقع کی مناسبت کے لحاظ سے میرا سیاں سوپر سٹار گانا بھی لگادیا تھا۔ہادی نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو اب ایک ادا سے اپنی آنکھوں سے گوگلز نکال رہی تھی۔چند ساعتوں بعد ہی وہ چاروں بھی اس کے اطراف میں آکر کھڑی ہوگئی۔نازیہ اور صائمہ نے تو بے ساختہ اس کی بلائیں لے ڈالی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"کیا ہوا ہادی میاں ایک ہی وار میں خلاص ہوگئے کیا۔"

اب مائیک پریسہ کے ہاتھوں میں تھا تبھی ہنستے ہوئے چٹکی بجا کر بولی تو وہ سٹپٹاتے ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور سر کجھاتے میسنی سی ہنسی ہنس دیا۔

بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھے اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہو

مجھے کسی ننھے بچے کی طرح سمجھاتے ہو

!بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھ پہ اپنا حق جتاتے ہو

اور مجھ سے کہتے ہو کہ تم میری ہو

!بہت اچھا لگتا ہے

میں جب ضد کرتی ہوں، یا روٹھ جاتی ہوں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مجھے تم اپنی محبت سے مناتے ہو

!بہت اچھا لگتا ہے

تم سے تمہاری محبت کا اقرار سننا،جسے میں اپنا حق سمجھتی ہوں

!بہت اچھا لگتا ہے

مجھے تم سے محبت کرنا

کیونکہ میری محبت کا واحد حاصل ہو تم۔

بریزہ کی محبت سے پر اور دھیمی مسکراتی آواز نے ہادی کی سماعتوں میں چاشنی سی گھول دی تھی۔اس کے لبوں کی تراش پہ ایک نہایت ہی خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔وہ بولتے بولتے قدم بقدم چلتے ان سب کے سنگ سٹیج کی جانب آگئی تھی اور بغور اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس نے خوبصورت سی مسکراہٹ سمیت اپنی چوڑی ہتھیلی اس کی جانب پھیلائی تھی جسے اس نے نرمی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سے تھام لیا۔ہادی نے بنا کسی دیری کے اسے سٹیج پہ بٹھاتے خود بھی اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی تھی۔

"ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ کوئی ہم سے اس قدر محبت بھی کرتا ہے۔"

وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مزے سے بولا۔بریزہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکراہٹ دبائی۔

"یہ سب چیزیں میں تم سے تو توقع کرنے سے رہی اب کیونکہ تم ہو ایک نمبر کے نلے اسی لیے اپنی شادی کو یادگار بنانے کی خاطر مجھے ہی اپنا عمل دخل اس میں شامل کرنا پڑا۔"

وہ دانت پیستے ہوئے جتانے والے لہجے میں بولی۔ہادی نے صدماتی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو اسے مسلسل گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

"حد ادب لڑکی تمہارا شوہر ہوں میں اب۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا تو بریزہ سر جھٹکتے اس کی بات کو ہوا میں اڑا گئی تھی۔

خیر عمل دخل شامل کرنا ہے نا اس شادی میں تم اپنے حصے کا کرچکی ہوں اب" تم میری باری کا انتظار کرو میری جان۔لازماً تمہیں وہ عمل دخل نے حد پسند آئے "گا۔

وہ والہانہ انداز میں بولتے اس کی جانب جھکا اور بائیں آنکھ دباتے دلکشی سے ہنس دیا۔ بریزہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے اسے سہلارہا تھا۔ بریزہ کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔ان دونوں کو یوں باتوں میں مصروف دیکھ ارتضی اور فارس نے بیچارگی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا معاً اسی دوران ارتضی کی نگاہ سٹیج سے کچھ دوری پہ کھڑے وجود کی جانب اٹھی تو اس کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے ناگواری اتر آئی۔وہ شرٹ کے آستین کہنیوں تک فولڈ کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس جانب بڑھا۔عناب جو موبائل میں کوئی فنی میم پڑھتے مسکرارہی تھی خود پہ سایہ ہونے کی بدولت اس نے ٹھٹھک

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کر نگاہیں جوں ہی اوپر اٹھائی سامنے کھڑے ارتضی کو دیکھ اس کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا جس کے تاثرات خطرناک حد تک بگڑے ہوئے تھے۔

"کس سے باتیں کر کے مسکرارہی ہو تم۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔عناب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور دل ہی دل میں اس کی حالت پہ کھل کر ہنس دی۔

"جس سے بھی بات کرو تم سے مطلب۔"

وہ تند لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ وہاں سے آگے کی جانب بڑھتی ارتضی نے اس کی کلائی کو سختی سے تھامتے ایک جانب قدم بڑھائے تھے۔عناب نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا یہ کیا بیہودہ حرکت ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔ارتضی نے سکون سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کی جانب دیکھا۔

"ابھی تم نے میری بیہودگی دیکھی کہاں ہے عناب۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے کھردرے لہجے میں جتانے والے انداز میں بولا۔اس کے بدلے لہجے پہ عناب کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔اس بے بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا۔

"تم اتنے لوگوں کی موجودگی میں مجھے یوں کھینچ کر لائے ہو۔شاید تمہیں اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے مگر مجھے بے حد ہے کیونکہ میں ایک لڑکی ہوں مگر ویسی قطعی نہیں جو تمہارے دبدبے میں آجائے۔"

وہ سختی سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔اس کا انداز واضح تنبیہی تھا۔ارتضی نے اپنے مخصوص انداز میں آئبرہ اچکاتے اس کی جانب قدم بڑھائے تو عناب کی آنکھوں میں خوف پھیل گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

لگتا ہے کچھ ذیادہ ہی عزت پیاری ہے تمہیں اپنی تبھی تو اس قسم کے بیہودہ"
"لباس پہنتے تمہیں ذرا بھی دقت نہیں ہوئی۔

وہ اس کے دونوں اطراف میں دیوار پہ ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے برفیلے لہجے میں بولا۔عناب کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔اس لباس میں کیا بیہودگی تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

دیکھو ارتضی میں جو مرضی پہنو جیسے بھی کپڑے پہنوں جب میری ماما میرے گھر"
والوں کو مسئلہ نہیں ہے تو تم کس حق سے آبجیکشن اٹھارہے ہو۔فضول میں
"پھپھو کا کردار ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔

مجھے مسئلہ ہے عناب تم کیا پہنتی ہو مجھے اس سے بہت مسئلہ ہے اسی لیے"
اج کے بعد تم اس قسم کے لباس نہیں پہنو گی اور رہی بات پھپھو بننے کی تو مجھے

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

شوق نہیں ہے تمہاری پھپھو بننے کا تم سے تو بس ایک رشتہ استوار کروں اور بہت جلد کروں گا پھر تمہیں میرے سارے آبجیکشنز درست لگیں گے۔"

عناب نے اس کی بات پہ سختی سے آنکھیں میچ کر کھولی مگر اس کی آخری بات پہ عناب کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسکرایا تھا۔اس نے پٹ سے آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ پتھریلا تھا۔

پہنو گی میں سو بار پہنوں گی بار بار پہنوں گی اور ہمیشہ پہنوں گی تم اپنی بکواس بند۔"

"عناب۔"

اس سے پہلے کہ وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے بدتمیزی کے تمام ریکارڈ توڑتی ارتضی درشت لہجے میں اسے ٹوک اٹھا۔

میں نے پہلے بھی یہ بات تمہیں باور کرائی ہے کہ اپنا لہجہ کم از کم میرے ساتھ درست رکھا کرو۔مجھے یہ بدتمیزیاں بلکل نہیں بھاتی۔مجھے مجبور مت کرو کہ ایک سیکنڈ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں تمہیں سیدھا کردوں اور جلدی سے جو یہ تمہاری گردن کے نیچے کٹ ہے نا اسے "بال کھول کر ڈھکو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ کینہ توز نگاہوں سے اسے دیکھتے تحکم بھرے لہجے میں بولا۔عناب کی آنکھیں من من آنسوؤں سے بھری تھی۔اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر ہٹ دھرمی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے وہی کھڑی رہی۔

میں خود تمہارے بال کھول نہیں سکتا کیونکہ میں تم پہ ابھی کوئی ایسا حق نہیں" "رکھتا مگر اب میں وہ کروں گا جو تمہیں شاید بلکل بھی پسند نا آئے۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے اپنی جیب سے سیگریٹ نکالتے اسے سلگا گیا تھا۔عناب نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اسے ہمیشہ سیگریٹ کے نام کا ڈراوا دیا کرتا تھا تاکہ وہ اس کی بات مان جائے۔

کوئی بات نہیں عناب پرسکون رہ تیرے سامنے ہی پیے گا نا باہر تو نہیں جائے" "گا نا آج یہی پینے دے اسے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے ہوئے بولی۔ارتضی نے ایک نظر اس ہٹ دھرم لڑکی پہ ڈالی اور ایک نظر اس کے سائیڈ جوڑے پہ۔اگلے ہی لمحے وہ عجیب سے انداز میں مسکرایا اور سیگریٹ لبوں میں دباتے ایک گہرا کش اس کے منہ پہ چھوڑتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔عناب اس کی حرکت پہ مسلسل کھانستے ساکت رہ گئی۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں تحیر کے مارے پھیل گئی۔اس نے بے بسی سے اس کی چوڑی پشت کو تکا اور پیر پٹخ کر رہ گئی۔

ناجانے کیوں یہ پرانا ارتضی بنتا جارہا ہے۔ہمیشہ اپنی منواتا ہے میں بھی اب بات" "نہیں کروں گی اس سے۔

وہ غصے سے بڑبڑاتے اپنا جوڑا کھولنے لگی معاً اس کی نگاہ نزدیک ہی دیوار پہ نصب آئینے کی جانب اٹھی تو وہ اس جانب بڑھی تھی۔جوڑا کھولتے ہی بالوں کا تو بم ہی پھٹا ہوا لگ رہا تھا مگر اب کوئی تو حل نکالنا تھا تبھی بالوں میں جلدی جلدی سے انگلیاں چلاتے اس نے دونوں جانب سے ذرا سے بالوں کو لیتے انہیں پنوں میں

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مقید کیا تھا اسی بدولت پن انگلی میں گھستے اسے انتہائی تکلیف سے دوچار کرواگئی۔اس نے بھیگی نگاہوں سے اپنی انگلی کو دیکھا جہاں سے خون نکل رہا تھا معاءِ وہ سر جھٹکتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"ارے جوڑا کیوں کھول لیا اور یہ انگلی پہ کیا ہوا۔خون کیوں نکل رہا ہے۔"

وہ جوں ہی سٹیج کے نزدیک پہنچی پریسہ کو ناذیہ کی کسی بات کا جواب دے رہی تھی اس کی جانب مڑتے حیرت بھرے لہجے میں بولی۔اس کی آواز اتنی اونچ ضرور تھی کہ سٹیج پہ کھڑے ارتضی کی سماعتوں سے ٹکراگئی تبھی اس نے فاتحانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔

وہ بس ایسے ہی جوڑے کے کھینچاؤ کی وجہ سے سر درد ہونے لگا تھا اسی لیے" "کھول لیے۔

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے ارتضی کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔اس کی آنکھوں میں دکھ تاسف شکوہ کیا کچھ نا تھا مگر ارتضی کیلیے اتنا ہی بہت تھا۔اسے یہ بات اچھے

All rights reserved to novelslounge.com

سے ازبر تھی کہ اگر وہ سیگریٹ ہونٹوں میں دبائے باہر جائے گا اگلے ہی لمحے عناب محترمہ سیدھی ہوجائے گی اور یہی ہوا تھا۔عناب کے دیکھتے ہی اس نے سیگریٹ ایک جھٹکے سے زمین پہ پھینکتے اسے بھاری بوٹ تلے مسلا تھا۔عناب نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"یم یم۔"

فارس نے لڈو کی تھال لے کر گھومتی مریم کو آواز دے کر اپنے نزدیک آنے کا اشارہ کیا تو وہ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھتے وہی چلی آئی۔

"یہ ایک لڈو تو دینا ذرا۔"

وہ مسکین سی صورت بنائے بولا۔مریم نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"فارس کھانے کے علاوہ بھی تمہیں کوئی کام ہے اس دنیا میں۔جب دیکھو یہ کھانا ہے وہ کھانا ہے گٹو کہی کے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی جواب میں فارس نے آنکھیں پٹپٹاتے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں ہے نا چوبیس گھنٹے تمہیں تکتے رہنا۔"

وہ دل جلانے والی مسکراہٹ سمیت بولا۔مریم کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے سمٹی تھی۔ارتضی نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھتے ایک جست میں اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

"یہ دیکھا بول رہا تھا نا میں یہ چاپلوس آدمی ہم سب کو ماموں بنارہا ہے اور ہماری پیٹھ پیچھے مریم کو اپنے بھانجوں کی مامی بنانے کی تیاری کررہا ہے۔"

ارتضی اس کی بات پہ غور کرتے اس کی گدی پہ کھینچ کر ایک تھپڑ مارا تھا۔اس اچانک افتاد پہ وہ بلبلا کر رہ گیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ابے بکواس بند رکھ میں تو بس اسے خوش کررہا تھا تاکہ وہ خوش ہوکر مجھے لڈو دے" دے۔میں نے کہی سنا تھا کہ لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانا ہو تو ایسی میٹھی "میٹھی باتیں کرنی چاہیے۔

فارس اس کی بات پہ تڑخ کر بولتے آخر میں مسکینیت سے ہنس دیا کیونکہ مریم کی قہر آلود نگاہیں اسی پہ جمی تھی۔

"ہو آر یو فارس۔"

مریم اپنی بے عزتی کے جواب میں تلملاتے ہوئے سوالیہ لہجے میں بولی۔

"آئی ایم ناٹ سپیشل مریم،آئی ایم جسٹ لمیٹیڈ اڈیشن۔"

وہ مغرورانہ انداز میں بولتے کندھے جھٹک گیا۔مریم کا منہ اس کی بات پہ کھلا کا کھلا رہ گیا جو اب دونوں ہاتھوں کو بالوں سے سنوارتے سٹیج سے نیچے اتر رہا تھا۔پریسہ نے تاسف سے ان سب کی جانب دیکھتے جوں ہی سیڑھی پہ قدم رکھا ہیل پہننے کی بدولت اس کا پاؤں بری طرح اس کے فراک میں اٹکا۔اس سے پہلے کہ وہ زمین کو

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سلامی پیش کرتی عاشر نے سرعت سے اس کی کلائی تھام کر اسے سہارہ دیا تھا۔پریسہ نے گہرا سانس بھرتے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو وہ سرعت سے اس کی کلائی چھوڑ گیا تھا۔

"ایم سوری وہ بس۔"

اس نے وضاحت پیش کرنی چاہی۔

"تھینکیو ابھی تم نا تھامتے تو شاید میں گر جاتی۔"

وہ مسکرا کر بولتی سہولت سے اس کی پریشانی دور کرگئی تھی۔عاشر نے پرسکون سانس فضا کے سپرد کیا کہ آج ان میں کسی قسم کی تلخ کلامی نہیں ہوئی تھی۔

"میں تمہیں گرنے نہیں دیتا کیونکہ آفٹر ال وی آڑ فرینڈز۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا تو پریسہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس نے ہاتھ کا پنچ بناتے اس کی جانب کیا ہوا تھا۔پریسہ نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا لگلے ہی

All rights reserved to novelslounge.com

لمحے ناجانے کیا سوچ کر اس نے نرمی سے مسکرا کر اس کے پنچ پہ اپنا پنچ مارا تھا۔دور کھڑے صدام اور عفیفہ نے حیرت سے ان دونوں کو آپس میں مسکراتے دیکھا تھا۔

****

"تمہارا دماغ درست ہے ہادی یہ کیسے ممکن ہے بھلا۔فضول کی بکواس نا کیا کرو۔ہر کام بس جلدبازی میں چاہیے۔"

ناذیہ اس کی بات سنتے ہی بھڑک اٹھی تھی تبھی جھنجھلاتے ہوئے بولی۔ہادی نے بھنویں اچکاتے راحیل کی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے شانے اچکا گئے تھے۔

اس نے اب کی بار اپنا رخ بریزہ کے ماں باپ کی جانب کیا۔

"انکل آنٹی دیکھیں نکاح ضروری رسم تھی ہوگئی اب جب ہم ایک دوسرے کو قبول کرچکے ہیں تو پھر رخصتی میں کیا مضائقہ ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا۔انہوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

"ہمیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے بیٹا مگر وہ جسے آپ نے قبول کیا ہے نا وہ کبھی نہیں مانے گی اور ہمارے درمیان بات بھی تو بعد میں رخصتی کی ہوئی تھی نا تو پھر یہ سب۔ہم نے اس سے بات کی ہے مگر وہ آگے سے بھڑک گئی ہے۔اس طرح ناراضگی تم سے ہی ہوگی اس کی۔"

انہوں نے اپنی بات بھی سامنے رکھی تو اس نے بے ساختہ اپنی پیشانی مسلی تھی۔بات تو ان کی سو فیصد درست تھی کہ بریزہ کو منانے کا کام سب سے پہلے تھا کیونکہ وہ جتنی اپنے فیصلوں میں اٹل تھی یہ بات ہادی سے بہتر بھلا کون جان سکتا تھا۔

"اب میں کیا کروں میرا ایمان جو ڈگمگا رہا ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتے بڑبڑایا۔ان سب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ کہا کیا آپ نے بیٹا۔"

صائمہ کی آواز پہ وہ کھسیانی ہنسی ہنستے نفی میں سر ہلاگیا معاً کچھ سوچتے اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا۔

"انکل کیا میں اس سے بات کروں۔"

وہ سوالیہ انداز میں بولتے بھنویں اچکاگئے۔انہوں نے چند ساعتوں کیلیے کچھ سوچا اور کندھے اچکاتے بے نیازی سے اثبات میں سر ہلاگئے۔ہادی نے ایکدم گہرا سانس بھرتے خود میں ہمت مجتمع کی اور خود باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

کمرے کا دروازہ ہلکے سے واں کرتے اس نے ذرا سی گردن اندر ڈالی تو ان پانچوں نے بیک وقت خون اشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"مجھے بریزہ سے بات کرنی ہے۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔اس کی بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی وہ پریشان حال بریزہ کو وہی چھوڑتے ہادی کو ایک ذبردست گھوری سے نوازتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ان کے جاتے ہی ہادی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کیا اور مامسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"مسکراؤ مت میرے سامنے۔"

وہ تنک کر بولتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ہادی سر کھجا کر رہ گیا۔

بریزہ میں نے اتنی بھی کوئی انہونی بات کردی کہ تم یوں منہ پھلا کر بیٹھ جاؤ اور" ویسے بھی کس نے کہا تھا کہ محبت کا اظہار اتنے دلکش طریقے سے کرو کہ میں مزید "دیوانہ ہوجاؤں۔

وہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے دلفریبی سے بولا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"میرا دماغ خراب ہوگیا تھا جو پتہ نہیں کیا سوچ کر تمہارے لیے وہ غزل پڑھ لی۔"

وہ تلملا کر بولی۔ہادی کا بلند بانگ قہقہہ ماحول کو خوشگوار بناگیا۔اس نے نرمی سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے۔

"یار نکاح ہوگیا ہے رخصتی میں کیا مضائقہ ہے اب میں بے رحم بلکل نہیں ہوں جو تمہارے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی ہیں۔"

وہ اس کی ہاتھ کی انگلی میں نرمی سے انگوٹھی پہناتے ہوئے دھیمے لہجے میں بول رہا تھا اور وہ یک ٹک کسی ٹرانس کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"مگر ہم میں یہ طے نہیں پایا تھا ہادی۔رخصتی سے پہلے ہمارا اس بات کو طے کرنا ضروری تھا۔"

بریزہ نے اس کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر بے بسی سے اسے یاد دلایا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ضروری یہ ہے کہ اب تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر اور یہ جو انگوٹھی میں" نے تمہیں پہنائی ہے نا جانتی ہو میں نے کب لی تھی جب پہلی بار مجھے یہ احساس ہوا تھا کہ بریزہ میری زندگی میں کچھ تو اہمیت رکھتی ہے۔اب جب میں نے پورے حق سے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرلیا ہے تو آج سے تمہیں بھی یہ بات ازبر رہنی چاہیے کہ تم آج سے ابھی سے اس لمحے سے صرف میری ہو صرف میری۔"

وہ اس کی ہاتھ کی پشت کو نرمی سے چھوتے حلاوت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔بریزہ نے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا جس کی آنکھوں میں ایک نرمی سی چھلک رہی تھی۔اس لمحے وہ اسے بلکل بھی غیر سنجیدہ ہادی نہیں لگا تھا۔

"اب تو مان جاؤ رخصتی کیلیے۔"

ایکدم ناجانے اسے کیا ہوا وہ مصالحتی لب و لہجے میں بولتے اسے ٹھٹکا گیا۔اسے ہنسی تو بہت آئی مگر اسے تنگ کرنے کی خاطر ضبط کرگئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سوری ہادی میں رخصتی نہیں چاہتی تم بھی آئندہ اس قسم کی بات مت کرنا مجھ"
"سے۔

وہ جھلاتے ہوئے بولی۔وہ جو اس کے لبوں پہ مچلتی مسکراہٹ دیکھ چکا تھا دل ہی دل میں اس کی اداکاری پہ داد دے کر رہ گیا۔

"چلو پھر پیار محبت کی باتیں ہی کرلیتے ہیں۔ثواب ملتا ہے۔"

وہ آنکھیں میچ کر بولتے اس کے گرد حصار قائم کرگیا۔

"پیار محبت مائی فٹ۔"

وہ دھڑکتے دل سمیت اس کا حصار توڑتے پیچھے ہوئی۔

اوئے خبردار جو مجھ سے دوبارہ اس لہجے میں بات کی تو۔

وہ اس پہ شوہر ہونے کا مصنوعی رعب ڈالتے ہوئے بولا۔بریزہ نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھتے اس کی پیشانی کو چھو کر چیک کیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"یہ کیا تھا محترمہ۔"

چیک کررہی تھی کہ کہی بخار تو نہیں جو مجھ پہ حکم چلارہے ہو۔

وہ دل جلانے والے لہجے میں بولی۔ہادی نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا۔

"شوہر میں ہوں تمہارا تم نہیں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولتے کروفر سے کھڑا ہوا۔

اور میں تمہاری بیوی وہ بیوی جس کے سامنے ایک شوہر کی بھی نہیں چلتی اور"

"پھر جب شوہر تمہاری طرح کا ہو تو بھول ہی جاؤ۔

وہ مسکراہٹ دبا کر بولتے اس کا دل جلا کر راکھ کرگئی۔جواب میں اس نے جھک کر اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔بریزہ جو اس سے کسی چڑنے والے جواب کی توقع رکھ رہی تھی اس کی حرکت پہ دم بخود رہ گئی جو اب قمیض کی آستین فولڈ کرتے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"کہاں چلے۔"

وہ ہوش کی دنیا میں لوٹتے نا سمجھی سے گویا ہوئی۔

رخصتی کی تیاری کرنے کیونکہ جس بات کا اقرار تمہاری زبان کی کر پارہی اس کا"
"اظہار تمہاری آنکھیں بخوبی کرچکی ہیں۔

وہ محبت سے پر لہجے میں بولتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی بریزہ نے مسکرا کر آئینے میں اپنا عکس دیکھا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں اس کی رخصتی کردی گئی تھی وہ ہادی کے سنگ ہمیشہ ہمیشہ کیلیے اس گھر سے رخصت ہوچکی تھی جہاں وہ ہمیشہ پیار کو ترسی تھی توجہ کو ترسی تھی مگر اب جب وہ ملا تھا تو اس کا وقت اس گھر میں گزر چکا تھا۔سب لوگ اس اچانک رخصتی پہ حیران پریشان رہ گئے تھے بس فارس ارتضی اور باقی سب ہی اس بات سے آگاہ تھے کہ یہ رخصتی کیوں انجام پائی گئی تھی وہ بھی اس قدر اچانک۔

"آج تو نے ثابت کردیا ہے کہ تو سچ میں ترسی ہوئی مخلوق ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہ کوئی تیسری سے چوتھی بار تھا جب رخصتی کے دوران ان دونوں یہ بات ہادی سے کہی تھی مگر آج اس نے بھی ان کی بات کو سرے سے کسی کھاتے میں نہیں لیا تھا کیونکہ وہ جو چاہتا تھا وہ تو ہوہی گیا تھا۔اس کا دل آج بے تحاشہ خوش تھا کیونکہ جسے اس نے چاہا تھا اسے اس قدر آسانی سے پالیا تھا۔اس نے محبت کے نام پہ اتنے لوگوں کو رلتے دیکھا تھا روتے بلکتے تڑپتے دیکھا تھا۔بے ساختہ ہی اس کی نگاہیں پریسہ کی جانب اٹھی جو بریزہ کے کان میں جھکی کچھ کہ رہی تھی۔اس کا دل ایکدم ہی اس کی جانب سے اداس ہوا تھا۔اس نے اس گاڑی سے نکلتے اپنا رخ پریسہ کی جانب کیا۔

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔"

پریسہ نے اسے اپنے مقابل دیکھ نا سمجھی سے استسفار کیا۔

آج ایک بھائی اپنی بہن کو یہ دعا دے رہا ہے پری کہ جس محبت کو تم سراب" سمجھتے اسے لاحاصل سمجھتی ہو نا وہ محبت ایک دن تمہارا حاصل ضرور بنے گی۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کا سر تھپتھپاتے بھاری لہجے میں بولتے اسے ساکت کرگیا۔پریسہ کا سر کسی ٹرانس کی کیفیت میں نفی میں ہلا تھا۔وہ ایسی دعا تو نہیں چاہتی تھی۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ہادی کی جانب دیکھا جو اس کا سر تھپکتے دوبارہ گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔پریسہ کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

****

وہ لوگ جب سے ہادی کے گھر سے لوٹے تھے اس وقت سے اب تک عفیفہ کمرے میں ہی نہیں آئی تھی اور اس کی چاپلوسیاں وہ بخوبی سمجھ رہا تھا۔انہیں لوٹے گھنٹہ ہونے کو آیا تھا تبھی وہ ضبط ہارتے تن فن کرتے باہر کی جانب بڑھا اور ریلنگ سے جھکتے نیچے کا جائزہ لیا تھا جہاں وہ سکون سے نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔عافیہ نزدیک ہی بیٹھی اپنا کوئی کام کررہی تھی۔

"پورے دن کی نمازیں عفیفہ محترمہ نے آج ہی تو پڑھنی ہے۔"

All rights reserved to novelslounge.com

وہ جلتی نگاہوں سے اسے دیکھتے تیز قدموں سے زینے پھلانگتے اس کی جانب بڑھا معاً اسے دعا میں مصروف دیکھ اس نے عافیہ کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی تھی۔

"آج تمہیں تمہاری ماں کی یاد کیسے آگئی۔"

ان کا اشارہ اس کے نزدیک بیٹھنے کی جانب تھا۔صدام ان کی بات پہ خجل سا ہوگیا۔

"بس آپ سے باتیں کرنے کا جی چاہ رہا تھا۔"

وہ خوشامدی لہجے میں بولا تو انہوں نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کی حرکات و سکنات بخوبی ان کی نگاہوں میں تھی۔

"ماما اس گھر میں چھوٹے چھوٹے بچے یہاں وہاں ٹہلتے کتنے خوبصورت لگیں گے نا۔کافی رونق ہوجائے گی نا۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ جائے نماز پہ بیٹھی عفیفہ کو جان بوجھ کر سنانے والے انداز میں عافیہ سے مخاطب ہوا جو پریسہ کے کپڑوں پہ لیس لگارہی تھی چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے مجھے تو ویسے بھی بہت خواہش ہے پوتے پوتیوں کی۔بس جلدی سے اب تم ہمیں دادا دادی بنادو۔"

ان کا چہرہ تو جیسے صدام کی بات سن کھل اٹھا تھا تبھی چہک کر بولی۔صدام نے ان کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے ان کے شانے پہ سر رکھا۔

"مگر ایک مسئلہ درپیش ہے ماما دراصل یہ خواہش پوری کرنے کیلیے مجھے آپ کی ایک عدد بہو درکار ہے کیونکہ یہ والی تو صبح سے شام تک آپ سے چپکی رہتی ہے۔"

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔عفیفہ اس کی بے ہودہ باتیں سن کان کی لوؤں تک سرخ پڑگئی۔اس نے جان بوجھ کر اپنی دعا مزید لمبی کردی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کہ اسے کھینچ کے لاؤنج سے ہی باہر دکھیل دے جو اس قسم کی بکواس کرنے سے اپنی ماں کے سامنے بھی باز نہیں آرہا تھا۔

"لگتا ہے میرا بیٹا شرم و حیا کہی بیچ آیا ہے کہ ماں سے کس قسم کی بکواس کرتے ہیں"۔

وہ جانتی تھی کہ وہ عفیفہ کو تنگ کررہا ہے تبھی اس کے کان کھینچتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولتے طنز کرنے سے باز نا آئی۔ عفیفہ کے وجود کا سارا لہو اس کے چہرے پہ سمٹ آیا۔اس نے دل ہی دل میں شدت سے اس کے وہاں سے جانے کی دعا مانگی تھی۔

"وہ کیا ہے ماما یہ بہت نازک صورتحال ہے اس میں ہم دونوں کو کہی نا کہی بے شرمی دکھانی ہوگی ورنہ آپ کو بس دوسروں کے پوتے پوتیاں دیکھ کر ہی ٹھنڈی آہیں بھرنی پڑے گی فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے"۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مصنوعی افسردگی سے بولتے سکون سے صوفے سے پشت ٹکاگیا۔عفیفہ نے عافیہ سے چھپتے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ اسے دیکھتے ڈھیٹائی سے دائیں آنکھ دباگیا۔عفیفہ نے سٹپٹاتے دوبارہ اپنی دعا کی جانب توجہ مبذول کروالی۔

"یہ باتیں تم جسے سنارہے ہو نا بہتر ہے کہ سیدھی طرح اسے ہی سنالوں مجھے کبوتر بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اس کے سر پہ چپت لگاتی اپنی چیزیں سمیٹ کر اندر کی جانب بڑھ گئی ان کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی وہ اپنی جگہ سے کھسکتے اس کے نزدیک ہوا تھا۔

"عفیفہ بی بی ساری نیکیاں یہی سے نہیں ملے گی کچھ نیکیاں شوہر کی خدمات کرکے بھی کمانی پڑتی ہے۔"

اپنے نزدیک سے آنے والی بھاری آواز پہ عفیفہ کے ہاتھ کپکپا کر رہ گئے۔اس نے سٹپٹا کر اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے جائے نماز تہ کرتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

"فضول میں میری عبادت میں خلل ڈال دیا۔"

وہ حجاب کھولتے سر جھٹک کر بولی جس کی بدولت اس کے جوڑے میں مقید بال کِھلتے کمر پہ بکھر گئے تھے۔صدام نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معا اسے مسکراہٹ دباتا دیکھ اس کے اعصاب تنے تھے۔اس نے قدم اس کی تقلید میں کمرے کی جانب بڑھائے۔

"دیکھو فضول میں ہی اتنا سج دھج کر میرے سوئے ہوئے جذبات بھی تم جگاتی ہو اور اس کے بعد ذمہدار بھی میں ہوتا ہوں اٹس ناٹ فئیر ڈارلنگ اپنی غلطی کسی دوسرے کے سر نہیں ڈالنی چاہیے۔میں نے کبھی تمہاری جانب پہل نہیں کی تم جان بوجھ کر مجھے اپنی اداؤں سے گھائل کرتی ہو۔"

وہ اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ طنز کرنے سے باز نا آیا۔اس کی بات پہ عفیفہ دانت پیس کر رہ گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بس کر جائیں جس قدر ترسے ہوئے آپ ہیں نا اس کا اندازہ پچھلے کچھ دنوں سے"

"مجھے بخوبی ہوچکا ہے۔میرا منہ مت کھلوائیں اگر اپنی عزت چاہتے ہیں تو۔

وہ تنک کر بولی۔

ہاں ابھی تمہارے بجائے پڑوس کی شمائلہ کا نام لوں گا تو برداشت تمہیں بھی"

"نہیں ہونا۔

وہ تمسخرانہ لہجے میں بولتے اسے مٹھیاں بھینچنے پہ مجبور کرگیا۔

"اب یہ شمائلہ درمیان میں کہاں سے آگئی ہے۔"

وہ جھنجھلا کر بولتے مٹھیاں بھینچ گئی۔

"دیکھا جل گئی نا خیر چلو بھئی اب ان باتوں کو چھوڑو اور آؤ میرے ساتھ۔"

وہ اس کے شانے کے گرد بازو حمائل کرتے اسے لیتے سٹڈی روم کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اس نے نا سمجھی سے صدام کی جانب دیکھا جو مسکرا کر اس کی جانب

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

دیکھ رہا تھا معاً کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھیں بے یقینی کی کیفیت میں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔چہرے پہ ایک خوشگوار مسکراہٹ بکھر گئی تھی کیونکہ سامنے ہی دیوار پہ اتنے بڑے بڑے ہیپی برتھ ڈے کے حرف آویزاں تھے۔اطراف میں غباروں دیوار پہ چسپاں تھے۔وسط میں ہی ایک میز رکھا ہوا تھا جس میں گلاب کی پتیوں کے عین وسط میں دل کی شیپ کا کیک رکھا ہوا تھا۔

"یہ۔یہ سب کیا ہے مطلب آپ کو کیسے علم ہوا اور میرے بھی ذہن سے نکل گیا تھا کہ آج میری سالگرہ ہے۔"

وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے ہنس کر بولی۔صدام نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"تم شاید بھول رہی ہو کہ اس گھر میں تمہاری ایک دیوانی بستی ہے جسے تمہارے متعلق ایک ایک بات کا علم ہے۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تو وہ نم نگاہوں سمیت ہنس دی تھی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ ایسا سوچ سکتے ہیں۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد انہوں نے ایک ساتھ مل کر کیک کاٹا۔عفیفہ کے چہرے پہ الگ ہی رونق قائم تھی۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ سب۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولتے بولتے رودی تھی۔صدام نے نرمی سے اسے خود میں سمیٹتے اس کی مانگ پہ اپنے لب رکھے تھے۔وہ مزید ہچکیوں سے رودی تھی۔

"کیوں نہیں سوچ سکتی تھی۔"

کیونکہ آپ کا رویہ شروع سے ایسا تھا میرا دل ابھی بھی ڈرتا ہے صدام کہ جیسے"

"سب کچھ بدل جائے گا۔

وہ اذیت سے بولی تو صدام نے اس کا چہرہ نرمی سے اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کی آنکھوں پہ نرمی سے اپنا لمس چھوڑا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

آج نئی شروات کا دن ہے عفیفہ۔پرانی باتوں کا ذکر نہیں ہونا چاہیے بس آج سے" ایک بات یاد رکھنا کہ جس صدام سے ماضی میں تم ملی تھی وہ ایک بکھرا ہوا شخص ہے اور جس صدام سے مستقبل یا حال میں تم ملو گی وہ صرف تمہارا ہے صرف "اور صرف تمہارا حق ہے اس پہ جسے تمہاری محبت نے سمیٹ دیا ہے۔

وہ اس کے سر سے سر ٹکراتے محبت بھرے لہجے میں اپنی محبت کا یقین بخش رہا تھا۔صدام نے چمچ پہ ذرا سا کیک لیتے اس کی جانب بڑھایا جسے اس نے بنا کسی تردد کے کھالیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ وہی چمچ بے دھیانی میں اپنے منہ میں ڈالتا عفیفہ نے سرعت سے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

"کسی نے مجھ سے کبھی کہا تھا کہ وہ کسی کی کھائی ہوئی چیز بلکل نہیں کھاتا۔"

اس کی بات پہ صدام نے مسکراہٹ ضبط کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"کسی کی کھائی ہوئی چیز کہا تھا تم تو میری جان ہو۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے گال کو چھوتے وہ چمچ منہ میں ڈال لیا تھا۔عفیفہ نے سرخ پڑتے اس کی بات پہ سرعت سے چہرہ جھکالیا۔اس سے قبل کہ صدام ایک بار پھر اس کی جانب بڑھتا عفیفہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہی روک لیا تھا۔

"کسی نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ جس جس جگہ یا چیز پہ میرا نقش ہوگا اس سے اسے نفرت ہوگی۔"

وہ نم لہجے میں شکوہ سموئے بولی۔صدام نے شرمندگی سے سر کھجاتے اس کی جانب دیکھا۔اس بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر اس نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے سر سے سر ٹکرایا تو وہ دم سادھ گئی۔

"آج صدام آفندی اپنے پورے ہوش و حواس میں اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جس چیز جس جگہ پہ بھی عفیفہ صدام آفندی کا نقش ہوگا اسے اس سے کبھی نفرت ہو ہی نہیں سکتی بس ایک چیز ہی ہوسکتی ہے اور وہ ہے دیوانگی کی حد تک محبت۔"

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کرتے گھمبیر لہجے میں بولا تو عفیفہ نے اس کی بات پہ سسکی بھرتے اس کے سینے پہ سر رکھتے آنکھیں موندی تھی۔صدام نے اس کے سر پہ اپنی ٹھوڑی رکھتے شدت سے اسے خود میں بھینچ لیا اور نرمی سے اس کا سر سہلاتے خود میں سمیٹ لیا تھا۔

****

گھر آکر چند ضروری رسومات کے بعد اسے ہادی کے کمرے میں پہنچادیا گیا تھا۔اس نے ایک طائرانہ نگاہ کمرے میں دوڑائی تو پھولوں کی مہک سے اندازہ ہوا کہ وہ یہ تیاریاں پہلے کی کرچکا ہے مطلب اس کے ذہن میں تھا رخصتی کی بابت۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔ناذیہ جو مسکرا کر اسے بیڈ پہ بٹھارہی تھی اسے حیرت سے دیکھ کر رہ گئی جو کے چہرے کے تاثرات از حد بگڑے ہوئے تھے۔بریزہ کو جگہ اور وقت کا احساس ہوا تو بمشکل اپنا غصہ دباتی مسکرا کر ست جھٹک گئی۔ناذیہ بھی اسے دیکھتے ہولے سے مسکرادی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں تمہارا آرام دہ لباس واشروم میں لگارہی ہوں چینج کرلینا۔

وہ محبت سے بولتی اس کا گال تھپتھپاتے واشروم کی جانب بڑھ گئی کچھ ہی دیر میں وہ وہاں سے باہر نکلی تو اسے کمرے کا طائرانہ جائزہ کرتے دیکھا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ان کے کمرے سے نکلتے ہی بریزہ نے ایک نظر مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تیز قدموں سے چلتے دروازے تک پہنچی اور کھینچ کر دروازہ بند کیا تھا۔

تمہیں بھی ناکوں چنے ناچبوا دیے تو میرا نام بھی بریزہ ہادی نہیں۔

وہ دل ہی دل میں عزم کرتی سب سے پہلے کمرے میں موجود کھڑکی کی جانب بڑھی اور اس کی چٹخنی بھی چڑھائی تھی۔اس کام سے فراغت حاصل کرتے وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور مسکرا کر گنگناتے ہوئے جیولری اتارنے لگی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

کیا بول رہے تھے تمہاری خوبصورتی نے یہ فیصلہ کرنے پہ مجبور کیا ہے۔ جھوٹا فریبی انسان اس کا تو قیمہ میں بناؤں گی سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔اب جب پوری رات کمرے سے باہر رہے گا تو قسم سے مجھے تو لطف ہی آجائے گا۔

وہ دانت پیس کر بولتی بالوں کو جوڑے سے آذاد کرتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔تقریباً بیس منٹ بعد وہ فریش ہوتے جوں ہی باہر نکلی۔کمرے میں ہنوز خاموشی کا راج تھا۔اس نے ایک بار تفصیلی نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی تھی۔

معاً دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔باہر کھڑے ہادی نے اس کی چالاکی پہ مٹھیاں بھینچتے دو سے تین مرتبہ دروازے پہ دستک دی مگر بریزہ کا شاید دروازہ کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

بریزہ یار یہ کیا بدتمیزی ہے۔دروازہ کھولو۔

وہ جھنجھلا کر بولتے ایک بار پھر دروازہ کھٹکھٹانے لگا۔بریزہ نے مسکرا کر دل ہی دل میں نفی میں سر ہلایا اور قدم دروازے کی جانب بڑھائے اور جانتے بوجھتے اپنی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

چوڑیاں ہلائی تھی۔ہادی کو یہ سوچ ہی کڑھنے کیلیے کافی تھی کہ وہ جاگ رہی ہے مطلب وہ جان بوجھ کر دروازہ نہیں کھول رہی۔

وہ وہاں سے نکلتے تیزی سے زینے پھلانگتا کھڑکی کی جانب بھاگا مگر وہاں بھی لاک دیکھ اصل کوفت تو اسے اس وقت ہوئی تھی۔

بدلے ایسے لے رہی ہے جیسے میں نے اس کی بھینس چرائی ہے۔

وہ دانت پیستے ہوئے کھڑکی پہ مکہ مار کر رہ گیا۔اب مہمانوں والے گھر میں وہ اس سے ذیادہ کر بھی کیا سکتا تھا۔اگر کسی کو معلوم ہوجاتا کہ پہلے دن ہی بیوی نے کمرے سے نکال دیا تو اس کی عزت کیا رہ جاتی۔ابھی وہ یہ سب سوچنے میں محو تھا کہ موبائل پہ آنے والے کال کی سمت متوجہ ہوا۔بغیر دیکھے ہی اس نے غصے سے فون کان سے لگایا تھا مگر دوسری جانب سے آنے والی آواز سن اس کا دماغ بھک سے اڑا۔

ہاں کیسی گزر رہی ہے میری جان۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فارس کی مسکراتی آواز پہ اس نے مٹھیاں بھینچی تھی۔

کنڈی کھولنے کی کوشش کررہا ہوں۔

وہ کھڑکی کھولنے کی تگ و دو میں مصروف تنک کر بولا۔ فارس اس کی غیرمتوقع بات پہ بھونچکا رہ گیا۔

ہیں!ابے کونسی کنڈی بھائی۔

اس نے نہایت چونک کر ارتضی کی جانب دیکھا جو خود موبائل کان سے لگائے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ان دونوں کے چہروں پہ الجھن بھرے تاثرات رقم تھے۔جواب میں اس نے مختصر تمام قصہ ان دونوں کے گوش گزار دیا۔فارس اور ارتضی کچھ لمحے تو اس کی بات پہ جہاں کے تہاں رہ گئے مگر اگلے ہی لمحے ان کے چھت پھاڑ قہقہے نے اسے موبائل کان سے ہٹانے پہ مجبور کردیا تھا۔اس نے دل ہی دل میں کوئی ہزار بار خود کو لعن طعن کی تھی۔

دفعہ مرجاؤ تم لوگ۔غلطی ہوگئی مجھ سے جو تم لوگوں کو بتادیا ہے میں نے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ تیز لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ کال کاٹتا فارس نے سرعت سے بولتے اس کو ٹوکا تھا۔

ابے گھونچو انسان جو تیرے کمرے کا دوسرا دروازہ پردے کے پیچھے خفیہ دروازہ اس سے جانا۔ عقل کیا گھاس چڑھنے گئی ہے۔

اس کی برخستہ بات پہ ہادی کے ذہن میں ایکدم جھماکہ سا ہوا۔اگلے ہی لمحے وہ اپنی بے وقوفی پہ سر پیٹ کر رہ گیا تھا

کس قدر بیوقوف ہوں میں یہ آئیڈیا میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا۔

وہ سرگوشی میں فون پہ بات کررہا تھا اور ساتھ ساتھ قدم بھی لان میں درخت کی بیل کے ساتھ بنی سیڑھیوں کی جانب بڑھارہا تھا۔

کیونکہ تو بے تحاشہ بیوقوف ہے اگر عقل مند ہوتا تو کیا ہی بات تھی۔جاہل انسان فضول میں ہمارا وقت بھی اپنے ساتھ برباد کردیا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اسے زبردست قسم کی جھاڑ پلاتے سرعت سے کال کاٹ گیا۔ہادی نے اس کی باتوں کو سرے سے جھٹکتے تیزی سے زینے چڑھنا شروع کیے۔اس کے دل میں اس کے سامنے کا سوچ کر ہی تتلیاں سی اڑتی محسوس ہورہی تھی۔دروازے کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور جیب سے چابی نکالتے دروازہ کھولا تھا۔اگلے سیکنڈ میں چڑر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلتا چلا گیا۔اس نے جوں ہی اندر کمرے میں قدم رکھا۔اے سی کی ٹھنڈی ہوا کی بدولت وہ جھرجھری لے کر رہ گیا۔بیڈ پہ نگاہ پڑتے ہی اس کی آنکھیں جگمگائی تھی کیونکہ وہ کمفرٹر تانے سکون سے موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھی مگر اسے سادہ سے حلیے میں دیکھ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔اپنے پیروں کو جوتے کی قید سے آزاد کرتے ہی وہ دبے قدموں سے بیڈ کی جانب بڑھا۔اس کے موبائل پہ نظر پڑتے ہی اسے اندازہ ہوا کہ وہ ان چاروں سے بات کررہی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

مجھے افراتفری میں رخصت کروا کر لے کر آیا ہے اوپر سے تم لوگ اکر کمرے کا جائزہ لو گے تو پریشان رہ جاؤ گے یہ جو سوچی سمجھی سازش رچائی ہے اس نے میرے خلاف۔اب خوب مزے آرہے ہونگے۔نئ نویلی دلہن ہونے کے باوجود باہر مہمانوں میں سورہا ہوگا۔

وہ مزے سے بولتی گروپ میں وائز ریکارڈنگ سینڈ کررہی تھی اور ہادی انتہائی قریب سے اس کے سادہ سے چہرے کو تکنے میں محو تھا معاً اس کے کان کے نزدیک جھکا اور گہری سانس بھرا مگر وہ موبائل میں مصروف بے نیاز بنی لیٹی ہوئی تھی۔ہادی دانت پیس کر رہ گیا۔

مزہ تو اب تمہیں آئے گا میری جان کیونکہ یہ دولہا میاں اب اپنی نئ نویلی دلہن کے ساتھ ہی سوئے گا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔ بریزہ نے کسی کی گرم سانسوں کی تپش اپنے کان میں محسوس کر اس کے گال پہ ہاتھ رکھتے پیچھے دھکیلا۔

تم تو پیچھے ہوکر بولو مجھے کونسے مزے صحیح مزے تو باہر جو مخلوق ہے اس۔

وہ بولتے بولتے رکی اور ٹھٹھک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ پوری شان سے براجمان مسکرا کر اسے تکنے میں مصروف تھا اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ارتضی کی جانب دیکھا اور ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے چیخ مارتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کا دل بری طرح کانپ رہا تھا۔

تت۔ تم کہاں سے آئے اور یہاں کیا کررہے ہو۔ تم تو باہر تھے نا۔

وہ ہونقوں کی طرح بولی۔ ہادی نے دلکشی سے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اور مصنوعی شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قدم اس کی سمت بڑھائے۔ بریزہ کا حلق تک کڑوا ہوگیا۔اس نے ایک نظر بند دروازے اور کھڑکی پہ ڈالی۔

All rights reserved to novelslounge.com

تمہیں کیا لگا کہ تم یہ حرکتیں کر کے مجھے میرے عزائم سے پیچھے ہٹنے پہ مجبور کر سکتی ہو۔

وہ دائیں بائیں دیوار پہ اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولتے اس کے گال پہ جھکا تھا۔ بریزہ نے آنکھوں کو سختی سے میچتے اس کی جانب دیکھا جو اب اس کی جانب دیکھتے شرارت سے مسکرا رہا تھا۔

دور رہو مجھ سے تم کمینے انسان۔ پہلے تو رخصتی کروالی اور یہاں تمام تیاریاں کر کے بیٹھے ہوئے ہو تمہاری ان تیاریوں کو گٹر میں نا ملایا تو میرا نام بھی بریزہ نہیں۔ ویسے تم آئے کہاں سے ہو۔

وہ دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے کی جانب دھکیلتی چٹک کر بولی۔ ہادی نے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

یار ساری باتیں ایک جانب۔ کم از کم کچھ تو دیکھنے کا حق مجھے سونپتی۔

وہ تاسف زدہ لہجے میں بولا۔ بریزہ کے لبوں پہ دل جلانے والی مسکراہٹ بکھر گئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

یہی تو مزہ ہے اب تم دیکھو اس روز والے چہرے کو ہی۔

وہ مزے سے بول کر اس سے پہلے آگے کی جانب بڑھتی ہادی نے ایک جست میں اس کی کلائی تھام کر دیوار سے لگایا تھا۔ بریزہ نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں جذبات کا ایک سمندر موجزن تھا۔

تم شاید یہ بات فراموش کررہی ہو بریزہ بیگم کہ میں نے اس سادہ سے چہرے والی لڑکی سے ہی محبت کی ہے اور اتنی محبت کی ہے جس کا اندازہ تمہیں اس بات سے بخوبی ہوجانا چاہیے کہ تمہاری شکل اس لائق تھی بھی نہیں پھر بھی میں نے محبت تم سے ہی کی ہے۔

وہ محبت سے چور لہجے میں بولتے بولتے آخر میں شریر ہوا تھا۔ بریزہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اسے دور جھٹکتی تن فن کرتی بیڈ پہ جاکر بیٹھ گئی ہادی نے ہنستے ہوئے قدم اس کی جانب بڑھائے جس کا چہرہ حد درجہ پھولا ہوا

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھا۔اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے اس کی پشت پہ لب رکھے تھے۔بریزہ کے وجود میں اس کے لمس سے سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔

دور ہوکر بیٹھو اور مجھے کچھ کھانے کو دو مجھے بھوک لگی ہے بہت۔

وہ کھسیاہٹ سے بولتے خشک لبوں کو تر کرگئی ہادی نے بمشکل مسکراتے اس کی جانب دیکھا ورنہ دل تو شدت سے چاہ رہا تھا کہ اس فٹ بال کا گلہ دبادے۔

کیا کھاؤ گی بولو۔

وہ خود پہ ضبط کرتے گہرا سانس بھرتے ہوئے بولا۔بریزہ نے چہک کر اس کی جانب دیکھا اور سکون سے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ہادی نے نرم گرم نگاہوں سے اس کا بچوں والا یہ انداز دیکھا تھا۔

کیا آرڈر کرنے لگے ہو؟اچھا تو پھر ایک پزا منگوا لو میڈیم منگوالینا ہاں تمہارے اور میرے لیے بہت ہوگا اور ونگز بھی منگوانا اور ہاں سچ پاستہ تو مسٹ تمہیں پتہ ہے نا مجھے کس قدر پسند ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دمکتے چہرے سمیت بولتی اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ گئی۔ہادی نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

بریزہ شاید آج ہماری شادی ہوئی ہے تمہیں کیا ذرا سی بھی شرم نہیں آرہی مجھ سے۔

وہ خود کو یہ کہنے سے روک نا پایا۔بریزہ نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا اور ہنستے ہوئے اس کے شانے پہ ایک ہاتھ جڑا تھا۔

ہاااا۔دوستوں میں بھلا کیا شرمانا۔

وہ ہنس کر اس کی بات ہوا میں اڑاتے سر جھٹک گئی۔ہادی نے مسکینیت سے اس کی جانب دیکھا۔

مگر میں تو تمہارا اب شوہر بھی ہوں۔

اس نے یاد دلانا چاہا۔بریزہ مزید کھل کر ہنس دی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پہلے دوست پھر شوہر اور میرے خیال میں پہلا رشتہ نبھانا بہترین ہیں۔تم اب یہ فضول کی باتوں کو چھوڑو اور جلدی سے وہ سب آرڈر کرو جو میں نے بولا تھا۔کھلاتے ہوئے تمہاری جان ہمیشہ سے جاتی ہے۔

اپنی اس قدر بے عزتی پہ وہ کڑھ کر رہ گیا تبھی سرعت سے اس کا بتایا ہوا میل آرڈر کیا تھا۔

اب۔

اس نے سوالیہ نگاہیں بریزہ کی جانب اٹھائی جو شاید وارڈروب میں گھسی کچھ تلاش کررہی تھی۔ہادی کو ایسا محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ پہلے دن کی دلہن ہے جس قدر سکون سے وہ الماری میں جھکی ہوئی تھی۔چند ساعتوں بعد وہ جوں ہی مڑی اس کے ہاتھ میں ہادی کا بیگ تھا جسے اس نے لاکر اس کی جانب بڑھایا۔ہادی نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

سر نعمان کا لیکچر کل ہے نا اور اسائمنٹ کی آخری تاریخ بھی کل کی ہے رائٹ۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بیگ اس کی جھولی میں رکھتے اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔ہادی نے بہت مشکل سے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے تھے۔یہ لڑکی اب کا ضبط آزمارہی تھی۔اس نے مرے مرے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

چلو پھر شروع ہوجاؤ اپنی اسائمنٹ کے ساتھ ساتھ اب تم میری بھی بناؤ گے کیونکہ آج نکاح کی رسم کے بعد میں گھر جاکر یہ بنانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر تم نے اپنی ضد میں آکر رخصتی کروالی جس میں سراسر تمہارا قصور ہے تو اب اس کوتاہی کا ہرجانہ تمہیں ہی بھگتنا ہے چلو پھر شروع ہوجاؤ۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولی۔ہادی نے دو منٹ کیلیے نہایت سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اگلے ہی لمحے اس نے اس کی کلائی جکڑتے اپنی سمت کھینچا تو وہ اپنی پہلو میں آن گری۔ہادی کی نگاہوں میں دیکھتے دھیمے سے اس کی آنکھوں کو چھوا تو وہ سٹپٹا گئی۔اس کی نگاہوں کی تپش سے بریزہ کا چہرہ جلنے لگا تھا۔اس کی چلتی زبان کو

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بھی بری طرح بریک لگ چکی تھی۔ہادی نے مسکرا کر اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا اور اسے خود کے انتہائی نزدیک کیا تھا۔

ہادی۔

بریزہ کا سانس سینے میں ہی کہی اڑ گیا۔

کیا ہوا بیگم سانس سینے میں ہی اٹک گیا کیا۔میں نے سوچا جب میں نے ہرجانہ بھرنا ہی ہے تو تم بھی دروازے کو لاک کرنے کا ہرجانہ بھرلو۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولتے اس کے گال پہ جھکا اور دونوں گالوں پہ دھیمے سے اپنا لمس چھوڑا۔بریزہ نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا اور سرخ چہرے سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ہادی نے ہنس کر اٹھتے اس کی کلائی کو تھاما اور اس دروازے کی جانب قدم بڑھائے تھے جہاں سے وہ ابھی اندر آیا تھا۔بریزہ نے ہونقوں کی طرح اس دروازے کو دیکھا لگلے ہی لمحے ناچاہتے ہوئے بھی وہ کھل کر ہنس دی تھی کیونکہ وہ منظر ہی انتہائی دلکش لگ رہا تھا۔ہادی نے اس کی مسکراہٹ کو رگ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

و جاں میں اترتا محسوس کیا تھا۔اس نے بنا کسی دیری کے سرعت سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔بریزہ اس کی حرکت پہ سٹپٹاتے مزاحمت کرتی رہ گئی مگر مقابل کی گرفت قابل ستائش تھی۔

اس اسائمنٹ کو گولی مارو پہلے اس اسائمنٹ کو تو سر کرلوں جس کی مجھے جلدی تھی اور نیک کام میں ویسے بھی دیری نہیں کرنی چاہیے۔

اس کی بات پہ بریزہ کے پور پور میں سرد لہریں دوڑ گئی۔اس کی حالت کی پیش نظر وہ بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس دیا جو ابھی کچھ دیر قبل شیرنی بنی پھر رہی تھی اب وہ بھیگی بلی بنی ہوئی تھی۔

****

آج تم نے عاشر سے کھل کر بات کی مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں بیٹھی باتوں میں محو تھی ساتھ ساتھ پاستے سے بھی خوب لطف اندوز ہورہی تھی۔پریسہ نے اس کی بات پہ ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور قصداً مسکرائی۔

ہاں بس ناجانے کس بات کی سزا میں اپنے ساتھ ساتھ سب کو دے رہی تھی مگر اب مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ کسی کو ناکردہ گناہ کی سزا دینی ہی نہیں چاہیے۔وہ بہت اچھا انسان ہے میں شاید لوگوں کو پرکھنے میں غلطی کرجاتی ہوں۔

وہ شکست خورد لہجے میں بولتے دھیما سا مسکرائی۔عفیفہ نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا اور اطراف میں نگاہیں دوڑائی تھی۔وہ لوگ یونی سے گھر لوٹے تھے کچھ وقت پہلے ہی۔عافیہ کچن میں موجود تھی اور عادل لان میں چہل قدمی کرنے میں مصروف تھے۔صدام آفس کسی ضروری کام کی بدولت گیا تھا تبھی عفیفہ نے اس سے بات کرنے کا سوچا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

بلکل ٹھیک کہا تم نے کسی کو اس گناہ کی سزا نہیں دینی چاہیے جو اس نے کیا ہی نا ہو۔وہ دل کا کافی اچھا انسان ہے اور تم نے محسوس کیا ہے تمہیں دیکھ کر اس کے چہرے پہ رونق سی آجاتی ہے۔

عفیفہ کی برخستہ بات پہ پریسہ نے ٹھٹھک کر اسکی جانب دیکھا۔اس کے چہرے پہ پھیلتی ناگواری عفیفہ نے شدت سے محسوس کی تھی تبھی لب بھینچ گئی۔

تمہاری اس بات کا مقصد۔

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔اس کے اچانک رد عمل پہ وہ بوکھلا گئی۔

میرا تو کوئی مطلب نہیں تھا میں تو ایسے ہی تمہیں بول رہی تھی کہ تم دونوں ساتھ میں اچھے دکھتے ہو۔

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی۔پریسہ نے دانت پہ سختی سے دانت جماتے سر جھٹکا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

عفیفہ آج تم نے یہ بات کرلی ہے آئندہ مت کرنا جب تم میرے حالات سے واقف ہو پھر بھی یہ بات کررہی ہو۔

وہ اذیت سے بولی۔عفیفہ نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا اود اس کے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔

دیکھو پری اس میں کوئی مضائقہ تو نہیں ہے نا۔کبھی نا کبھی تو آگے کی زندگی کے بارے میں سوچنا ہی ہے۔تم حال میں نہیں لوٹ پارہی تم ابھی تک ماضی کے انہی دردناک پنوں میں بسر کررہی ہو جو غلط ہے تمہیں ان اوراق کو کرید کر اپنی زندگی سے نکال باہر کرنا چاہیے مگر تم انہیں مزید دل کے تہاں خانوں میں ڈال رہی ہو یہ سراسر حماقت ہے۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔پریسہ اس کی بات پہ تلخی سے مسکرائی تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں کوشش کررہی ہوں عفیفہ زندگی کو سمجھنے کی مگر ہار جاتی ہوں اور مجھے یہ بات تسلیم کرنے میں کوئی دقت نہیں کہ میرا چاہنا اس حد تک ہوچکا ہے کہ ان سے عشق میں ملنے والی ہار سے بھی مجھے عشق ہے اس سے زیادہ نا میں کچھ بول سکتی ہوں نا تم میں کچھ سننے کی ہمت ہے۔

وہ نم لہجے میں گویا ہوئی۔عفیفہ نے اسے بغور دیکھا جو اس دکھ میں ہی گھلتی جارہی تھی۔چہرے کی رنگت بھی اسی بدولت خراب ہوتی جارہی تھی۔

تم اپنا بلکل خیال نہیں کرتی پری۔

وہ اس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے چہرہ جھکالیا۔

ان کے خیال سے فرصت میسر ہو تو اپنا خیال کروں نا۔میری زندگی بس اسی شخص تک محدود ہوکر رہ گئی ہے۔

وہ تکلیف سے بولتی پھیکے پن سے مسکرادی۔عفیفہ اس کی بات پہ ساکت رہ گئی۔ساکت تو دروازے پہ ایستادہ صدام بھی رہ گیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جب اپنے دل میں اس شخص کی خاطر نفرت پیدا کر ہی نہیں پارہی تو پھر ایک بار تسلی سے بیٹھ کر ہماری بات ہی سن لو شہرام بھائی کی متعلق۔

اس نے بہت ہمت کرتے اس سے اس بابت بات کرنے کا سوچا۔اگلے ہی لمحے پریسہ کے چہرے پہ سختی در آئی۔اس نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

نہیں سننی مجھے ان کے بارے میں کوئی بھی بات۔نام بھی نہیں سننا ان کا۔تم بار بار ان کا نام میرے سامنے لینے سے گریز کیا کرو اور وہ اگر تمہارے بھائی بن چکے ہیں تو پھر میرے سے دوستی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

وہ سرد لہجے میں بولتی عفیفہ کو سن کرگئی۔اس کا لہجہ اس قدر پتھریلا تھا کہ عفیفہ بھی ایک لمحے کو سٹپٹا کر رہ گئی۔اسے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی پہ پاگل ہونے کا گمان ہوا تھا جسے اس کے خیالوں سے بھی فرصت نہیں تھی۔چوبیس گھنٹے اس شخص کو سوچتے رہنا جیسے اس کی عادت بن چکی تھی مگر جوں ہی کوئی اس کے سامنے اس شخص کی بات بولتا تھا تو اس کی نام و نہاد نفرت جاگ جاتی تھی۔وہ

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پریسہ کو تاسف سے دیکھتی رہ گئی جو صوفے سے ہتھی پہ ناخن کھرچنے میں مصروف تھی۔صدام نے بے ساختہ اپنی پیشانی مسلی اور سختی سے لبوں کو بھینچتے بمشکل خود کو ہشاش بشاش ظاہر کرتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔اس دوران عافیہ اور عادل بھی لاؤنج میں ہی آچکے تھے۔عادل نے پہلے ہی فون کرکے وقت پہ صدام کو گھر بلالیا تھا کیونکہ ان کے مطابق انہیں صدام سے کوئی ضروری بات کرنی تھی تبھی وہ عاجزی سے ان کی بات مانتے گھر لوٹ آیا تھا۔عفیفہ اور پریسہ نے بھی ان سب کو دیکھ خاموشی اختیار کرلی تھی۔

ارے یہ چہرہ کیوں اس قدر سرخ ہورہا ہے پری۔

عافیہ پریشانی سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولی۔ان کی بات پہ پریسہ نے لبوں کو تر کرتے ان کی جانب دیکھا۔

وہ ماما کل شادی پہ میک اپ کیا تھا تو شاید اس کا سائڈ افیکٹ ہوگیا ہے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ انہیں تسلی دینے والے لہجے میں بولی۔صدام اور عفیفہ نے بیک وقت چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور دونوں ہی ایک دوسرے سے نگاہیں پھیر گئے۔

تو کیوں کرتی ہو میک اپ میری بیٹی تو ایسے ہی اتنی پیاری ہے اسے کیوں ان چیزوں کی ضرورت پڑنے لگی۔

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولتی اس کا گال تھپتھپا گئی۔پریسہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا۔

ماما آپ کی اتنی پیاری بیٹی کے نصیب کیوں نہیں پیارے ہوئے۔

وہ فقط سوچ کر رہ گئی۔آنکھیں جلنے لگی تھی۔

بابا آپ نے جلدی بلایا مجھے خیریت ہے سب۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

صدام ان کی باتوں کا رخ دوسری جانب موڑنے کی خاطر چونک کر انہیں مخاطب کیا جواب میں انہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور ایک نظر سب کی جانب دیکھا جن کی منتظر نگاہیں ان کے چہرے پہ جمی تھی۔

ہاں ایک نہایت ضروری بات کرنی تھی۔میرا ایک دوست ہے اس نے ہماری پری کیلیے اپنے بیٹے کا رشتہ مانگا ہے لڑکا جرمنی میں رہتا ہے ویل سیٹلڈ ہے میں جب کام کے سلسلے میں وہاں گیا تھا تو اس سے ملا بھی تھا۔بہت پیارا بچہ ہے۔

وہ مزید بھی کچھ بول رہے تھے مگر پریسہ کے کان ان کی بات پہ سائیں سائیں کرنے لگے۔اس کی سماعتوں میں جیسے کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔وہ فق چہرے سمیت بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھ رہی تھی جو اب صدام سے محو گفتگو تھے۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی عفیفہ نے سختی سے اس کا ہاتھ تھامتے نفی میں سر ہلایا اور اسے باز رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

مگر بابا جرمنی خاصا فاصلہ آجائے گا ہماری درمیان۔آپ یہی کہی قریب میں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

فاصلہ بس رستوں میں ائے گا صدام دلوں میں تو نہیں نا۔

صدام کی بات کے جواب میں وہ برخستہ بولے اور ان کی بات میں کوئی مضائقہ بھی نہیں تھا اور ویسے بھی لڑکے کو پہلے دیکھنے میں کوئی حرج ہی نہیں تھا تبھی ہولے سے اثبات میں سر ہلاگیا۔اس دوران کسی نے بھی اس کی رضامندی جاننے کی تو کوشش کی ہی نہیں تھی۔اب اس کی بےیقین نگاہیں عادل سے ہوتے صدام پہ آن ٹھہری تھی۔

بابا ایم سوری ٹو انٹرپٹ یو بٹ۔

وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولتی کچھ ساعتیں ٹھہری۔عفیفہ اور عافیہ کے دل کی دھڑکن رک سی گئی اس کے چہرے پہ سردمہری دیکھ۔عفیفہ نے گہری نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا۔

جرمنی تو میں ضرور جاؤں گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ بولتے بولتے مسکرائی تھی۔عادل اور عافیہ کے چہرے پہ اس کی بات پہ مسکراہٹ چھاگئی۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس رشتے پہ رضامندی ظاہر کرگئی ہے۔صدام اور عفیفہ کو اس کے چہرے کے خالی پن سے خوف محسوس ہوا تھا۔ مگر کسی سے بندھ کر نہیں بلکہ بلکل آذاد اپنے دم پہ۔

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولی۔ان دونوں کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔اب کی بار ان چاروں کے چہرے پہ نا سمجھی رقم تھی۔

بابا مجھے ابروڈ جانا ہے فیشن ڈیزائننگ کیلیے۔آپ کی رضامندی درکار ہے اور پھر پلیز انکار مت کیجیے گا۔اب تو آپ کے مطابق وہاں آپ کے دوست بھی ہیں تو کام آسان ہوجائے گا۔

وہ کس قدر سکون سے یہ بات کررہی تھی ان سب کو اس کے سکون پہ رشک سا آنے لگا۔

تمہارا دماغ درست ہے پری۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

سب سے پہلا مسئلہ صدام کی جانب سے ہی آیا تھا۔پریسہ نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا وہ جانتی تھی کوئی بولے نا بولے صدام لازمی بولے گا کیونکہ وہ ساتھ والی سوسائٹی میں کبھی اسے اکیلے جانے نہیں دیتا تھا یہ تو پھر ابروڈ تھا۔

بھائی آپ مجھ پہ یقین کرسکتے ہیں۔

وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرگئی۔صدام نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر بات کو غلط رخ دے گئی تھی۔عافیہ کی آنکھیں تو اس کی بات پہ ہی بھر آئی تھی۔

یقین مائی فٹ پری اینڈ شٹ یور ماؤتھ تم کہی نہیں جارہی اینڈ ڈیٹس فائنل ناؤ نو مور آرگیومنٹس۔

صدام شہادت کی انگلی اٹھاتے تنبیہی لب و لہجے میں بولا۔اس دوران عادل کی نگاہیں خاموشی سے اس کا طواف کرنے میں مصروف تھی۔شاید وہ کچھ جاننا چاہ رہے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

ٹھیک کہ رہا ہے صدام بات یقین یا بے یقینی کی نہیں ہے تم گھر میں سب سے چھوٹی ہو پری تمہیں نگاہوں سے دور کرنا نہیں بلکل بھی نہیں میری جانب سے سختی سے انکار ہے۔

عافیہ نے بے دردی سے اس کی بات رد کردی تھی۔عادل نے بغور اس کی متورم آنکھوں کو دیکھا جس میں ایک درد سا ابھر آیا تھا۔ان کا دل فوری طور پہ پسیجا تھا۔

ٹھیک ہے میں آپکی بات مان لیتا ہوں۔

عادل کی سنجیدہ آواز پہ جہاں عافیہ اور صدام نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا وہی پریسہ کے چہرے پہ رونق چھاگئی تھی۔وہ اب ان کے بولنے کی منتظر تھی جن کے چہرے پہ کئی ساعتوں کیلیے سوچ کی پرچھائیاں تھی۔

تھینکیو بابا تھینکیو سو۔

مگر میری بھی اس کیلیے ایک شرط ہے پری۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی بات کو سرعت سے کاٹتے ہوئے بولے۔پریسہ کی چلتی زبان کو وہی بریک لگی تھی۔اس نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا کیونکہ اب اسے بازی پلٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

جب بھی آپ کی وہاں سے واپسی ہوگی پھر آپ کو بغیر کوئی بہانے سے اسی شخص سے شادی کیلیے رضامند ہونا پڑے گا جس کے ساتھ میری مرضی سے ہوگی۔اگر آپ کو میری شرط منظور ہے تو پھر میں بھی آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں مگر اگر آپ ایسا بھی نہیں چاہتی تو پھر مجھ سے بھی کوئی امید مت لگائیے گا۔

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولے۔پریسہ نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ان کی بات پہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل کوئی مٹھی میں جکڑ رہا ہو۔

بابا پلیز ایسے تو مت کہیں نا میں وہاں سے کچھ بن کر لوٹوں گی تو شادی میں تو نہیں نا وہ سب صرف کردوں گی۔بھائی آپ بولیں نا پلیز۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے روتے ہوئے انہیں قائل کرنا چاہا مگر وہ تو جیسے ظالم بنے بیٹھے تھے۔اس کی بات پہ کان دھرنے کے بجائے رخ موڑے بیٹھے ہوئے تھے جیسے ان کی بات نا ماننے کی قسم اٹھا رکھی ہو۔

میں بلکل بھی کچھ نہیں بولوں گا میں تو تمہارے تنہا وہاں جانے پہ بھی رضامند نہیں ہوں ناجانے بابا نے کیسے اجازت دے دی۔ بابا آپ ایسے کیسے اجازت دے سکتے ہیں کیا آج کل کے حالات سے آپ واقف نہیں ہیں۔میں اتنا بڑا رسک اپنی بہن کو لے کر کم از کم مول نہیں لے سکتا۔

ان دونوں کی باتوں پہ پریسہ نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا۔اس کی آنکھ سے دو آنسو ٹوٹتے خاموشی سے گال پہ بہ گئے۔شدت سے دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رودے۔

میری شرط منظور ہے یا نہیں۔

عادل کی سنجیدہ آواز پہ پریسہ نے نم پلکوں کی جھالڑ اٹھاتے ان کا چہرہ جانچا جہاں نرمی کا شائبہ تک نہیں تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

میں تیار ہوں بابا۔

اس کے شکست خورد لہجے پہ عفیفہ کا دل بند ہوا۔وہ جانتی تھی کہ اس بے کس حوصلے سے اس کام پہ رضامندی ظاہر کی ہوگی۔پریسہ نے وہاں سے واپس لوٹ کر ان سے بات کرنے کا سوچا تھا کیونکہ ابھی غصے میں ہونے کی بدولت وہ کسی کی بھی نہیں سن رہے تھے۔وہ جانتی تھی کہ عادل کبھی بھی اس کے ساتھ ذبردستی نہیں کرسکتے تبھی اپنا دل مضبوط کیے اس فیصلے پہ ہامی بھرلی تھی۔عادل نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اود ایک نظر سب کےتاثرات کا جائزہ لیا تو سب شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

آپ اچھا نہیں کررہے عادل میں کیسے اس کے بغیر رہوں گی میں تو اس کی فکر میں ہی گھل گھل کر مرجاؤں گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

پری آپ اپنے کمرے میں جائیں اور اپنی پیکنگ کرنا شروع کریں میں ایمرجنسی ٹکٹ بک کرواکر پہلی فلائٹ سے آپ کو جرمنی روانہ کروں گا۔ویسے بھی پڑھائی تو مکمل ہو ہی گئی ہے ڈگری کا حساب میں دیکھ لوں گا۔

عافیہ کے بھرائے لہجے کو نظرانداز کرتے انہوں نے پریسہ کو حکم صادر کیا تھا۔پریسہ نے ان کی بات پہ اپنی ہچکیوں کا گلہ دباتے تیز قدموں سے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ہاں وہ اس دنیا سے دور جانا چاہتی تھی مگر اتنی جلدی بھی نہیں۔اس نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا تھا۔آنکھوں کے دریچوں پہ یکے بعد دیگرے ان سب کا چہرہ لہرایا تھا۔صدام تو ان کی بات سن کر بھڑک ہی اٹھا۔

بابا پلیز وہ جانا چاہتی ہے آپ کیوں بے رحم بن رہے ہیں۔ظالم مت بنے۔وہاں کون اس کا خیال رکھے گا۔

وہ بگڑے تنفس سمیت بولا۔عدیل نے سکون سے اسے واپس جگہ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تمہیں کیا میں الو کا پٹھا لگتا ہوں جو بغیر سوچے سمجھے اس کے بابت کوئی فیصلہ لے لوں گا۔تمہاری بہن ہونے سے قبل وہ میری بیٹی ہے میری اولاد ہے اور مجھے تم سے کئی گناہ زیادہ عزیز بھی ہے۔میں اس کا اچھا برا سوچ سکتا ہوں۔کیا لگتا ہے میں اس کی حالت سے بے خبر ہوں۔کیا میں نہیں جانتا کچھ بھی۔سب جانتا ہوں میں کب وہ ہنستی ہے کب روتی ہے کب اداس ہے جب خوش ہے سب کچھ اور آج جو اس کی حالت ہے نا وہ ایک باپ کے دل پہ ضربیں لگاتی ہے۔میں باپ ہونے کی حیثیت اسے کچھ سمجھا نہیں سکتا مگر وہ کسی کی سننے کو تیار بھی نہیں ہے۔کیا ان صورتحال میں وہ سنبھل جائے گی نہیں سنبھلے گی اس کی حالت مزید بگڑتی جائے گی کیونکہ یہاں اسے وہ زخم ملے ہیں جن کا مندمل ہونا بہت ضروری ہے۔اگر آپ سب کو اس کی ذات سے ذرا سی بھی محبت ہے اس کی سلامتی چاہتے ہیں تو امید ہے کسی کو میرے فیصلے سے اختلاف نہیں ہوگا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ سپاٹ لب و لہجے میں بولتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان سب کے لبوں کو قفل لگا تھا۔صدام جو سمجھتا تھا کہ عادل ان سب باتوں سے بے خبر ہیں وہ تو مزید باریک بینی سے اس سب صورتحال کا جائزہ لیتے رہے ہیں۔

رہی بات وہاں رہنے کی تو وہاں میرے دوست کی فیملی اور میرے کزن کی فیملی بھی رہائش پذیر ہے وہاں رہتے ہوئے اسے کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔آپ اس سب کی فکر چھوڑ دیں اگر میں اسے بھیج رہا ہوں تو تمام انتظامات کرواکے ہی بھیجوں گا۔اب پری کا دل بوجھل مت کیجیے گا رو دھو کر۔مسکرائیے تاکہ کچھ پل تقویت کے مل سکیں۔

وہ سنجیدگی سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی صدام ڈھے جانے والے انداز میں صوفے سے سر ٹکاگیا۔عفیفہ نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور مریل قدموں سے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اس کا دل اس کے جانے کا سن کر ہی بوجھل ہوگیا تھا مگر عادل کی باتیں بھی سو فیصد درست تھی وہ

All rights reserved to novelslounge.com

سب بھی تو یہی چاہتے تھے کہ پری کسی بھی طرح بس زندگی کی جانب لوٹ آئے۔اس کے لیے انہیں عادل سے اتفاق کرنا بے حد لازم تھا تبھی سب خاموشی اختیار کرگئے تھے۔ناجانے اب زندگی کونسا رخ لینے والی تھی۔

****

مورے مورے۔

ذر بی بی جو صحن میں بیٹھی سبزی کاٹنے میں محو تھی لالہ رخ کے چلانے پہ ان کے ہاتھ سے چھڑی چھوٹتے ٹوکری پی جاگری۔انہوں نے سرعت سے بائیں جانب دیکھا جہاں سے لالہ رخ ہانپتی ہوئی انہیں کی جانب ہی آرہی تھی۔اس کے چہرے پہ خوف کی صاف پرچھائیاں تھی۔

کیا ہوگیا ہے چلا کیوں رہی ہو۔

ان کی سخت آواز پہ اس نے حلق تر کرتے ان کی جانب دیکھا اور کانپتے ہاتھوں سے دائیں جانب اشارہ کیا۔وہ اس کا پھیکا پڑتا چہرہ دیکھ تیزی سے اس جانب بھاگی

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تھی مگر کمرے میں قدم رکھتے ان کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی تھی کیونکہ بیڈ پہ جھکی مسلسل ابکائیاں کرنے میں مصروف تھی۔وہ اپنا سینہ پیٹتی پشمینہ کی جانب بڑھی جس کی رنگت زرد پڑرہی تھی۔

یہ کیا کیا تو نے۔ہائے اللہ ام کیا کریں۔لالہ رخ جلدی سے جا اور دائی کو بلا کر لا یا نوفیل سے بول دے جا جلدی۔

وہ وہی بیٹھے بیٹھے چلائی کیونکہ اس کی حالت بگڑتی ہی چلی جارہی تھی اور اگر شہرام کے بچے کو کچھ ہوجاتا تو پھر وہ اسے کیا منہ دکھاتی وہ اتنے اعتماد سے اسے یہاں ان کے بھروسے چھوڑ کر گیا تھا۔رخ تیزی سے وہاں سے نکلی اس سے پہلے کہ وہ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتی دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور سامنے نوفیل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا ہوا یہ چہرہ اتنا اترا ہوا کیوں ہے۔

All rights reserved to novelslounge.com

وہ حیرت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔لالہ رخ نے جلدی سے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔اس کی بات پہ پرخہ بھاگنے والے انداز میں اس کمرے کی جانب بڑھی جہاں پشمینہ ٹھہری ہوئی تھی جبکہ وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔دائی کو بلانے تو وہ پہلے بھی جانے والا تھا کیونکہ اسے پرخہ سے متعلق تمام شک و شبہات کو خود سے دور کرنا تھا۔تقریباً دس منٹ بعد ہی اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ساتھ ایک بوڑھی عورت موجود تھی۔نوفیل کے شہرام کو اطلاع دینے کے کچھ دیر بعد ہی وہ بھی پتھریلے تاثرات چہرے پہ سجائے تن فن کرتا آفریدی حویلی چلا آیا۔

کیا ہے وہ عورت۔سب کو مار کر اسے سکون نہیں میسر آیا جو اب اس نشانی کو بھی ختم کرنا چاہتی ہے۔

وہ بولا نہیں تھا دھاڑا تھا اور اس کی ایک دھاڑ حویلی کی در و دیوار کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔نوفیل نے اس کا شانہ تھپتھپاتے بے ساختہ اسے سہارہ دیا تھا۔دائی اندر موجود اس کا علاج کرنے میں مصروف تھی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

تم پہلے مجھے کال کرتے ہم قریبی ہسپتال لے جاتے۔

شہرام کی بات پہ نوفیل نے پیشانی مسلتے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

اس کی حالت کچھ ذیادہ ہی خراب تھی ناجانے کیا کیا ہے اس نے۔اگر دیری کرتے تو کچھ بھی ہوسکتا تھا اسی لیے جلدبازی میں جو ہوا وہ کردیا۔

وہ تفصیل سے بتاتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔شہرام کے چہرے سے اضطراب صاف چھلک رہا تھا۔وہ مسلسل پیشانی مسلتے صحن میں چکر کاٹ رہا تھا۔کچھ ہی ساعتوں بعد ذ بی بی انہیں دائی کے ساتھ آتی دکھائی دی تو وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا اور تشویش سے ان کی جانب دیکھا۔

سب ٹھیک ہے شہرام۔اس نے پوری کوشش کی ہے اس ننھی جان کو ختم کرنے کی مگر وقتی علاج کی بدولت بچت ہوگئی دوائیاں ذیادہ مقدار میں کھالی تھی اس نے۔تم پریشان نا ہو امارے ہوتے تمہیں تمہاری اولاد صحیح سلامت ملے گی۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ متانت سے اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔شہرام ان کی بات پہ اثبات پہ سر ہلاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔اپنی زبان میں اسے سمجھانا بے حد لازم تھا ورنہ اگلی بار وہ مزید ایسا کوئی گناہ کرتی۔اس کے چہرے پہ پتھریلا پن رقم تھا۔اس کے منظر سے ہٹتے ہی نوفیل نے پرخہ کا علاج کرانے کا انہیں اشارہ کیا تو وہ پرخہ اور دائی کو لیتے ان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔پرخہ نے سہمی ہوئی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس نے پلکیں جھپکتے اسے پرسکون رہنے کا اشارہ کیا تو وہ حلق تر کرتے مریل قدموں سے کمرے میں داخل ہوگئی۔کچھ دیر بعد ہی کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز پہ اس نے اپنی آنکھیں بھی موندی تھی۔

یا اللہ سب تیرے حوالے۔نا ام نے پرخہ کو اپناتے ہوئے اعتراض اٹھایا تھا نا ام اب اٹھائے گا ام شروع سے تیری رضا میں راضی ہے ہوسکتا ہے میرے اس عمل سے ناجانے کونسے کام سنور جائیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

اس نے دل ہی دل میں شدت دے دعا کی تھی۔شہرام جوں ہی کمرے میں داخل ہوا وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے شرربار نگاہوں سے لالہ رخ کو گھورنے میں مصروف تھی۔شہرام کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔لالہ رخ کی نگاہ جوں ہی شہرام کی جانب اٹھی وہ تیزی سے اس کی جانب آئی تھی۔

لالہ وہ ام نے بس یہ قہوہ بنایا تھا دائی ماں کے کہنے پہ مگر یہ پی نہیں رہی اگر یہ نہیں پیتی تو وہ دوائی کہی نا کہی اپنا اثر دکھا سکتی ہے۔

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔شہرام کو سامنے دیکھ پشمینہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑگیا کیونکہ اس کی کاٹ دار نگاہیں اس کے وجود پہ گری تھی۔

آپ باہر جاؤ بیٹا۔

وہ ہنوز پشمینہ کو تکتے ہوئے سرد لہجے میں بولا تو وہ خاموشی سے باہر نکل گئی۔اس کے جاتے ہی شہرام اس کی جانب بڑھا اور سختی سے اس کا جبڑا اپنی گرفت میں لیا تھا۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جتنے گناہ تم سرزد کر چکی ہو نا پشمینہ بی بی اسی پہ گزارا کرو اپنی موت کو اپنے لیے بدتر مت بناؤ کیونکہ میں لحاظ نہیں کروں گا۔پرخہ کو بے نام موت دے کر میری مورے کو مار کر سکون نہیں آیا جو اب اس کو بھی مارنے چلی ہو جو اس دنیا میں آیا ہی نہیں۔یہ میری پہلی اور آخری تنبیہہ سمجھنا تم اگر اس بچے کو ذرا سا بھی نقصان پہنچا ایک خراش بھی آئی تو جیسے اس آدمی کو میدان کے بیچ و بیچ لٹکا کر موت دی ہے اس سے بھی بدتر موت تمہارے نصیب میں کروں گا میں ترپتی رہ جاؤ گی تم تمہاری زندگی کو تمہارے لیے موت سے بھی بدتر بنادوں گا۔اس بچے کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو۔

وہ اس کا چہرہ بے دردی سے دور جھٹکتے تنفر بھرے لہجے میں غرایا۔اس کی لہو رنگ نگاہیں دیکھ مینہ کے دل میں خوف سا بھر گیا تبھی چہرہ جھکا گئی۔اس سے کوئی بعید بھی نہیں تھا کیونکہ اس نے اپنے قول کے مطابق اس آدمی کی لاش کتوں کے سامنے ہی ڈالی تھی جو اسے بے دردی سے نوچ نوچ کر کھا چکے تھے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

جلدی سے یہ پیو اور ذیادہ نکھرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی اس بچے کے بعد تمہاری اوقات ایک پھوٹی کوڑی جیسی ہے اور یہ بات میں تم پہ واضح بھی کردوں گا۔

وہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑورتے ذہرخند لہجے میں بولا۔وہ تکلیف کی شدت سے کراہ اٹھی۔شہرام نے اسے دور جھٹکا تو وہ جلدی جلدی میں وہ قہوہ خود میں انڈیلنے لگی۔دراصل وہ شہرام کی دھمکیوں سے ڈر چکی تھی۔شہرام نے نفرت سے سر جھٹکتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔اس کے جاتے ہی وہ اپنی کوتاہیوں کو یاد کرتے شدتوں سے رودی تھی۔

****

ویسے آپ نے اس کا علاج کیوں کروایا ابھی تو دلہن بیاہ کر آئی ہے ہفتہ دو ہفتے ہوئے ہیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ مشکوک نگاہوں سے ذر بی بی کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔پرخہ نے اپنی بے بسی پہ سختی سے آنکھیں میچی تھی۔

آپ کا کام جتنا ہے اتنا ہی کیا کریں فضول کی باتوں کیلیے آپ کو ہم یہاں نہیں بلاتے۔جتنی حدیں قائم ہیں اسی میں رہیں۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی دروازے پہ ایستادہ نوفیل سرعت سے دروازہ کھولتے اندر آیا اور غصے کے ابال کو اندر دباتے تند لہجے میں دھاڑا۔اس کی اچانک آمد پہ وہ بھی گڑبڑا گئی۔

نوفیل ام بات کررہے ہیں نا۔

زر بی بی نے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ ان کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے پرخہ کی جانب بڑھا جس کے چہرے پہ خوف کے سائے لہرارہے تھے۔

مورے معذرت مگر آپ نے اگر ان لوگوں کو آج حد میں رکھا ہوتا تو یہ کبھی بھی بے وجہ منہ نا کھولیں۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ کھولتے لہجے میں بولا تو وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

ام نے علاج کردیا دیا ہے بڑی بیگم صاحبہ بھوکا۔بس کچھ الٹا سیدھا کھانے کی بدولت ایسا ہوگیا ہے مزید کوئی بات نہیں ہے آپ پریشان مت ہو۔جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔

پرخہ جو نوفیل کے شانے پہ سر رکھے خاموش آنسو بہارہی تھی ان کی بات پہ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا اور بھیگی نگاہوں سمیت مسکرادی تھی۔نوفیل نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے اسے ہنسنے سے ٹوکا تو وہ چہرہ جھکاگئی۔ان کے جاتے ہی وہ ایک بار پھر کھل کر مسکرادی تھی۔

بول رہا تھا نا پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے امارے پہ یقین ہی نہیں ہے۔

آپ پہ یقین ہیں تبھی تو یہ حوصلہ پڑا ہے امارے میں ورنہ ام توکب سے اسی بدنامی کے خوف سے مرجاتے۔

Fb page/Aan Fatima writes
All rights reserved to novelslounge.com

وہ اس کی بات کے جواب میں روتے ہوئے بولی تو نوفیل نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا۔

ایسے ہی ام تمہیں مرنے دیتے ابھی تو تمہیں بہت جینا ہے اور امارے سنگ جینا ہے۔

وہ اس کی سرخ متورم آنکھوں کو چھوتے محبت سے گندھے لہجے میں بولتے اسے مسکرانے پہ مجبور کرگیا۔پرخہ نے آسودگی سے مسکراتے اس کے سینے پہ سر رکھا تو وہ مزید شدت سے خود میں بھینچ گیا تھا۔

All rights reserved to novelslounge.com